تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

شمس العارفین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

بحکم و اجازت

خادم سلطان الفقر حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری

ایم ایس سی (باٹنی)

Marfat.com

Marfat.com

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

شمس العارفین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

بحکم و اجازت

خادم سلطان الفقر حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمٰن

سروری قادری

ایم ایس سی (باٹنی)

Marfat.com

© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب شمس العارفین (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

مترجم حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری ایم ایس سی (باٹنی)

ناشر سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

297-62
ب 22 س
۱۳۲۱۲۵

بارِاوّل جولائی 2015ء

تعداد 1000

ISBN: 978-969-9795-24-4

سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطانُ الفقر ہاؤس

A-4-5/ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

Marfat.com

انتساب

یہ عاجز اور غلام نہایت ادب واحترام اور عاجزی سے

کتاب

شمس العارفین

کے اُردو ترجمہ کو اپنے آقا، اپنے ہادی، اپنے رہبر و رہنما،

رخِ زماں خادم سلطان الفقر

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اقدس میں

اس التجا سے پیش کرتا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول و منظور فرما کر اسے اُمتِ محمدیہ کے لیے مشعلِ راہ بنائیں اور اس عاجز کو ہمیشہ اپنی غلامی میں رکھ کر نظرِ کرم سے منور فرمائیں۔

1151-15-15

صفحات/نمبر

Marfat.com

فہرس

نمبر شمار	باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1		پیش لفظ	05
2		میرے تاثرات	10
3		پرتوِ جان	12
4		سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ	14
5	شمس العارفین	(اُردو ترجمہ)	23
6	باب اوّل	اس کتاب کو پڑھنے اوراس پر عمل کرنے کے بیان میں	25
7	باب دوم	ذکر شروع کرنے کے بیان میں	35
8	باب سوم	ذکرِ مراقبہ شرح مراقبہ	68
9	باب چہارم	فنافی الشیخ ،فنافی اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فنافی اللہ کا بیان	79
10	باب پنجم	مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان	85
11	باب ششم	اہلِ قبور پر دعوت پڑھنے کا بیان	92
12	باب ہفتم	متفرق مضامین کا بیان	106
13	شمس العارفین	فارسی متن	118
14		ضمیمہ	164

Marfat.com

پیش لفظ

تمام حمد وثنا اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے ہے جس کی شان "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" ہے جس نے مومنین کے قلوب کو اپنا عرش بنا رکھا ہے اور لامحدود درود وسلام ہو اسرار ربانی کے امین، صاحبِ مقامِ محمود، وجۂِ تخلیقِ کائنات، وجۂِ وجودِ کائنات، روحِ کائنات، رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اُتم ہیں جن کی بدولت اُمتِ محمدیہ کو لقائے الٰہی کی نعمت بخشی گئی۔ لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ اطہار پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور اصحابؓ کبار پر جو ہدایت کے لیے ستاروں کی مانند ہیں۔

شمس العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کلید التوحید، قربِ دیدار، مجموعۃ الفضل، عقلِ بیدار، جامع الاسرار، نور الہدیٰ، عین نما، فضل اللقاء وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے شمس العارفین کو طالبانِ مولیٰ کی تربیت کے لیے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا۔ اس ترتیب کا مقصد سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو فقر کی منازل یا موضوعات کے لحاظ سے ایک جگہ جمع کرنا تھا۔ انہوں نے اپنی طرف سے اس میں ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کیا بلکہ عبارت کو اصل کتاب سے لے کر اسی طرح اس کتاب میں جمع کر دیا۔ گویا یہ کتاب سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اس لیے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف شمار ہوتی ہے۔

شمس العارفین سلسلہ سروری قادری اور طالبانِ مولیٰ میں بہت مقبول ہے کیونکہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تعلیمات ان کی ایک ہی کتاب میں مل جاتی ہیں۔

سلطان الوھم کے ترجمہ کے بعد اس عاجز کو مرشد پاک خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے شمس العارفین کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کے لیے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے تحریر

Marfat.com

کردہ قلمی نسخہ عطا فرمایا۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل اکمل مکمل نور الہدیٰ ہیں اور آپ رحمتہ اللہ علیہ تک سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے سلسلہ اس طرح پہنچتا ہے:

1۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

2۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

3۔ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ

4۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ[1]

آپ رحمتہ اللہ علیہ چالیس برس تک دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ پر معتکف رہے اور اس دوران آپ رحمتہ اللہ علیہ کے روزمرہ امور میں سلطان العارفین کی کتب کو نقل کرنا بھی شامل تھا اس لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا قلمی نسخہ سب سے مستند اور اعلیٰ ہے۔

شمس العارفین کے قلمی نسخہ جات

1۔ شمس العارفین از شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ۔ یہ نسخہ 1330ھ کا ہے۔

2۔ شمس العارفین از حافظ میاں عبداللہ گل محمد 1225ھ۔

3۔ شمس العارفین کے اس نسخہ پر کاتب کا نام موجود نہیں البتہ یہ ذوالحجہ 1214ھ میں لکھا گیا۔

4۔ شمس العارفین از امیر حیدر، محرم الحرام 1301ھ مملوکہ مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی۔

مطبوعہ متن مع اُردو ترجمہ

1۔ شمس العارفین فارسی متن مع اُردو ترجمہ از سید امیر خان نیازی۔ یہ کتاب مختلف اوقات میں تین

---

[1] آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مفصل سوانح حیات کے لیے ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order کا مطالعہ فرمائیں۔ (تصانیف: خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

اداروں سے شائع ہو چکی ہے اس کا بارِ اول 2002ء میں انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھُو سلطان نے دربار سلطان باھُو ضلع جھنگ سے شائع کیا۔ دوسری بار 2004ء میں مکتبہ العارفین 4/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور نے شائع کیا۔ تیسری بار العارفین پبلیکیشنز لاہور نے اسے 2012ء میں شائع کیا۔ ان تمام ایڈیشنز میں فارسی متن بالکل ایک جیسا ہے۔ یہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کا نسخہ ہے۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ قلمی نسخہ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کو دیا جنہوں نے یہی قلمی نسخہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو عطا کیا۔ سید امیر خان نیازی نے یہ قلمی نسخہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر اس کا ترجمہ کیا اور ترجمہ کرنے کے بعد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو واپس کر دیا۔ سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ نے اس قلمی نسخہ کا عکس میرے آقا خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو عطا کیا جنہوں نے اس بندۂ عاجز کو عطا کیا اور ترجمہ کا حکم و توفیق عطا فرمائی۔ یہ وہی قلمی نسخہ ہے جس سے سید امیر خان نیازی نے ترجمہ کیا اور اسے طبع کروایا۔ سید امیر خان نیازی مرحوم نے ترجمہ کے دوران بعض مقامات پر فارسی متن میں تبدیلی کی یا کچھ مقامات پر عبارت کو حذف کر دیا یا اصل عبارت میں اضافہ کر دیا جس کی تفصیل فارسی متن کے آخر میں دیئے گئے ''ضمیمہ'' میں موجود ہے میں نے یہ تفصیل اس لیے مرتب کی ہے تاکہ اس عاجز کے فارسی متن کی صحت اور سند برقرار رہے کیونکہ اصل عزت و وقار اور عظمت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات اور شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے قلمی نسخہ کو حاصل ہے کسی مترجم کو نہیں۔

2۔ شمس العارفین فارسی متن مع اردو ترجمہ از ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔ اسے باھُو پبلیکشنز لاہور، دربار سلطان باھُوؒ نے جنوری 2010ء میں شائع کیا۔ یہ حافظ میاں عبداللہ کے نسخہ کا ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے فارسی ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نہایت سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔

Marfat.com

شمس العارفین کے مرتبین پر تحقیق کرتے ہوئے ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ شمس العارفین کو سلطان حافظ محمد سجادہ نشین کے دور میں حضرت سخی سلطان باھُو قدس سرہٗ کے عقید تمندان خلیفہ صاحبڈ نہ لنجار اور مولوی عبدالشکور شیخ نے مرتب کیا۔ لیکن میری رائے میں شمس العارفین کو حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے اور پہلے سجادہ نشین سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا تھا۔

مطبوعہ اُردو تراجم (فارسی متن کے بغیر)

شمس العارفین کے اب تک درج ذیل تراجم بغیر فارسی متن کے شائع ہو چکے ہیں اور یہ سب تقریباً حافظ عبداللہ کے قلمی نسخہ کے تراجم ہیں۔

نمبر شمار	نام	مترجم	سال اشاعت	ناشر
1	شمس العارفین	حافظ محمد رمضان	سال اشاعت درج نہیں اشاعت قدیم طرز کی ہے	حافظ محمد رمضان خطیب دربار حضرت سخی سلطان باھُو ضلع جھنگ
2	شمس العارفین	اللہ والے کی قومی دکان	ایضاً	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
3	شمس العارفین	حافظ محمد عبدالرشید	ایضاً	مکتبہ سلطانیہ باھُو پبلیکیشنز گکھڑ منڈی
4	شمس العارفین	محمد علی چراغ	1998ء	نذیر سنز لاہور

ان تمام مطبوعہ تراجم اور نسخہ جات میں صرف سید امیر خان نیازی نے ہی شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے۔ چونکہ اس عاجز نے بھی اس قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے اس لیے صرف سید امیر خان نیازی کے فارسی متن جس کی اشاعت اگست

Marfat.com

2007ء میں العارفین پبلیکیشنز لاہور سے ہوئی، کا تقابلی جائزہ لیا ہے اور اس جائزہ کو فارسی متن کے آخر میں ضمیمہ میں تحقیق کاروں کے لیے درج کر دیا ہے۔ لیکن ترجمہ کرتے ہوئے دیگر نسخہ جات کو بھی سامنے رکھا ہے۔

یہ عاجز اپنے مرشد پاک خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا انتہائی مشکور ہے کہ اس خاکسار کو اس قابل بنایا کہ عارفین کے سلطان کی کتاب شمس العارفین کا ترجمہ فارسی متن کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے کر سکوں اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے تحقیق کی ذمہ داری مجھ پر چھوڑ دی۔

میں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے میری اس کاوش میں نکھار پیدا کیا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

میں ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا مشکور ہوں جنہوں نے دیگر تصانیف کی طرح شمس العارفین کے ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور کئی قیمتی قلمی مخطوطات سے نوازا۔ اللہ ان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

میں ڈاکٹر اقبال شاہد صدر شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کا انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے شمس العارفین کے فارسی متن و ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور قلمی نسخہ جات عطا کیے۔ اللہ ان کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

میں سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی تمام ٹیم کا مشکور ہوں جن کی ہمہ وقت محنت سے اس عظیم تصنیف کا ترجمہ قارئین کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے اور قیامت تک لوگوں کے لیے اس کتاب کو ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

خاکسار

حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری

ایم۔ایس۔سی (باٹنی)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ - 17-03-2015

Marfat.com

میرے تاثرات

رسالہ ''شمس العارفین'' کو حضرت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو قدس سرہٗ کے عقید تمندان خلیفہ صاحبڈ نہ لنجار اور مولوی عبد الشکور شیخ نے آپؒ کے چند رسائل سے منتخب کر کے مرتب کیا تھا جسے انہوں نے پیر موسیٰ شاہ جیلانیؒ (المعروف موسن شاہ جیلانیؒ) گھوٹکی سندھ والے کے پوتے کو سلطان حافظ محمد سجادہ نشین کے دور میں پیش کیا تھا جو حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کے بعد تیسرے سجادہ نشین تھے۔ اس کتاب میں سالک کے لیے ذکر و مراقبہ کے علاوہ فنافی الشیخ، فنافی اسمِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) و فنافی اللہ کے درجات اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقامات و آداب سے آگہی دی جاتی ہے۔ دعوتِ قبور اور تصور کے مختلف منازل و مدارج کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔

حافظ حماد الرحمٰن لاہوری سروری قادری نے حال ہی میں رسالہ کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے جسے اشاعت سے پہلے انہوں نے میرے مطالعہ یا نظر ثانی کے لیے ارسال فرمایا۔ ان کی تمام ترکاوش پسندیدہ ہے اور ان کا ترجمہ اپنا ہی رنگ اور سٹائل رکھتا ہے۔ اس سے پہلے راقم الحروف نے بھی اس رسالہ کی تحقیق و تدوین و اُردو ترجمہ پر پوری محنت سے کام کر کے شائع کرا دیا جو وہ دیکھ چکے ہوں گے۔ سب سے پہلے مرحوم سید امیر خان نیازی نے ترجمہ کیا اور پھر سلطان فیاض الحسن سے منسوب بھی ایک ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ میرے خیال سے رسالہ شمس العارفین پر ان چار ترجموں کے آجانے کے بعد کوئی مشکل نہیں رہ سکتی۔

عصرِ حاضر میں جسقدر انسان ذہنی اور روحانی کرب میں مبتلا ہو چکا ہے اس سے پہلے اس کی مثالیں عہدِ یزید، جنگِ عظیم اوّل اور جنگِ عظیم دوم کی ہی دی جا سکتی ہیں۔ آج کا انسان دینِ اسلام

Marfat.com

کو اور بالخصوص روحِ اسلام کو جو تصوف ہے، سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسلیئے صوفی اور تصوف کی ہر کتاب کو زیادہ سے زیادہ بہتر اور واضح انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ علمِ صوفی کے بیان میں دقیق افکار اور غیر متفقہ گروہی توضیحات لانے سے اسلام میں رخنہ اندازی کے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

الطاف علی

دربار سلطان باھُو جھنگ

تاریخ - 2015-01-08

Marfat.com

پرتوِ جان

آ گہی روشنی ہے، نور ہے جو دنیا سے' کائنات سے روشناس کرواتی ہے۔ خود سے، اپنے اندر سے آشنا کرے تو خود آ گہی ہے اور وجود سے، اپنے آپ سے گزر کر جہانِ دیگر سے اور جانِ دیگر سے واصل کر دے تو عرفان؛ وجودِ کائنات سے عرفانِ ذات تک کا سفر نسبتوں کا اور سلسلوں کا متقاضی ہے۔ اس بات کا عرفان مجھے ''شمس العارفین'' کے وسیلے سے ہوا۔ شمس سے میرے ذہن میں جلال الدین رومی (مولوی) کے مرشد شمس تبریزی اور مولانا کا یہ شعر آیا:

شمس تبریزی کہ نور مطلق است
آفتاب است و ز انوار حق است

نورِ مطلق، آفتاب اور انوارِ حق نسبتوں کا سلسلہ ہے اور ''شمس العارفین'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے آثارِ جلیلہ اور جمیلہ کا ماحصل وگزیدہ وانتخاب ہے جو حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے صاحبزادے حضرت سلطان ولی محمدؒ کی ترتیب اور حضرت سخی سلطان سیّد پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کی کتابت، نسبت اور وسیلے سے جویانِ عرفان کے لیے شمس ہے، روشنی ہے، نورِ مطلق ہے۔

نسبتوں کے سلسلے عقیدتوں اور خود سپردگیوں کے سلسلے ہوتے ہیں۔ اقبالؒ ایسے ہی تو نہیں کہتے کہ رومیؒ نے میری خاک کو اکسیر بنا دیا ہے، مجھ پر رازِ معانی کے دروازے کھول دیئے ہیں، میری فکر اس کے آستانے پر سجدہ کرتی ہے اور میں تو اس کی سانسوں سے جیتا ہوں:

من کہ مستی ھا ز صہبایش کنم
زندگانی از نفس ھایش کنم

خود سپردگی بہت بڑا انعام ہے، توفیق ہے، فیض ہے، عرفان ہے؛ جو نور کا ہو گیا، وہ نور

Marfat.com

ہو گیا۔ سورج کی کرنیں جہاں سورج کی روشنی کی پیغامبر ہیں وہیں سورج کا شناس نامہ اور سببِ عرفانِ آفتاب بھی ہیں۔ نور کی کرنیں، سوتے اور منابع، نور ہی ہیں اور نورِ مطلق، انوارِ حق سے وصل کا نام ہے۔ عرفاء کے لیے شمس کا درجہ والی تصنیف ''شمس العارفین''، ''سلطان العارفینؒ'' حضرت سخی سلطان باھوؒ تک اور سلطان العارفین؛ مطلوبِ عارفین کی مجالس (مجالسِ محمدیؐ) کے وسیلے اور فیض سے ذاتِ حق کے عرفان اور وصل کا وسیلہ ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھوؒ کے سبھی آثار طالبین اور عرفاء کے لیے نور اور چراغِ راہ ہیں بلکہ جلوۂ حق ہیں، قربؔ دیدار اور معرفت اسرار ہیں۔ ''شمس العارفین'' روشن ترین نور، روشنیٔ دل وجاں اور پرتوِ جانِ جہان ہے۔

حماد الرحمٰن سروری قادری نسبتوں، وسیلوں اور نور کے سلسلوں سے وابستہ ہے۔ نور کے چشموں سے سیراب ہوتا ہے اور نور کا پیغامبر ہے۔ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فیضِ خاص اور اذنِ سلطانی؛ میری مراد فیضِ باطنی حضرت سلطان العارفینؒ ہے۔ حضور کے آثار کے تراجم کی سعادت سے مشرف ہے۔ باٹنی کے اس طالب علم کا سائنسی علوم نے حقیقی اور روحانی علوم سے نسبت اور سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ نور ہی راہنمائے نور ہو سکتا ہے۔ اس بات کی تفہیم کے لیے کسی اہلِ دل کی، رازِ درونِ خانہ کے امین کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری پر توجہ ہو گئی ہے اور ''شمس العارفین'' کا خوبصورت ترجمہ، جس میں محبت کی، عقیدت کی، نسبت اور خودسپردگی کی چاشنی ہے؛ حماد الرحمٰن پر سلطان العارفین کی عنایت کی سند اور پروانہ ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد

صدر شعبۂ فارسی

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ۔ 25-02-2015

Marfat.com

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سکیسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے ہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفینؒ کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی دادی اور نانی کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے والدِ محترم کا اسمِ گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمتہ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر رکھی تھی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی مائی راستی رحمتہ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

''مائی راستی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھُو

Marfat.com

(رحمۃ اللہ علیہ) رکھا ہے“۔

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستیؒ از راستی آراستی
رحمت وغفران بود بر راستیؒ

ترجمہ: راستی رحمتہ اللہ علیہا راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت ومغفرت ہو راستی رحمتہ اللہ علیہا پر۔

آپؒ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقتِ فجر شاہجہان کے عہدِ حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ نے آپؒ کا نام حکمِ خداوندی سے باھو رکھا۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسمِ ھُو کے عین مظہر ہیں اسی لیے آپؒ کا اسم بھی باھو ہے۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولی کامل تھے اسی لیے آپؒ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپؒ کی پیشانی نورِ حق سے منور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانہ شیرخواری میں حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح ماہِ رمضان کے ایام میں دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن میں ہی آپؒ میں نورِ حق اس قدر جلوہ افروز تھا کہ آپؒ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپؒ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپؒ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ”میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو“۔ جب آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفینؒ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرماتے ہیں:

''مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔ ایک دن دیدارِ الٰہی میں مستغرق آپ رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحب نورٗ صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کم عمر تھے، کم علم نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپ رضی اللہ عنہ پر نثار کر دیتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا ''فرزند آج تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں طلب کیے گئے ہو''۔

پھر جیسے وقت تھم گیا ہر شے ساکت ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مجلس سے اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعدازاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں صرف اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر خاموش تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا ''میرے ہاتھ پکڑو'' اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہوگیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ''تو میرا فرزند ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدالاباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکمِ سروری و سرمدی ہے''۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غوث الاعظم، محبوبِ سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین و ارشاد کا حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کرلیا''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔''

رسالہ روحی شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰؐ　　خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰؓ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰؐ　　خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خوانده است مارا فاطمہؓ　　معرفتِ فقر است برمن خاتمہ

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر کی مجھ پر انتہا ہوگئی۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ، سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپؒ نے سید عبد الرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے بہت سے سفر کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر سفر وادی سون سکیسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور بلوچستان کی طرف کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کی تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپؒ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ "سلطان الفقر" کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اعلان قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ہے اسی طرح سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا:

"تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازیٔ عینِ عنایت حق الحق حاصل شده واز حضور فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم حکم ارشادِ خلق شده، چه مسلم، چه کافر، چه بانصیب، چه بےنصیب، چه زنده و چه مرده۔ بزبانِ گوہر فشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی فرموده۔" (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بےنصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

Marfat.com

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پَر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفینؒ اور آپؒ کے سلسلہ کا کوئی امام آپؒ کی تعلیمات کو عام کر کے آپؒ ہی کے سلسلۂ فقر کے ذریعے اسے نیست و نابود کر کے دینِ حق کا پھر سے بول بالا کر دیں گے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب علمِ لدّنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

''اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشدِ کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔''

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپؒ کی ہر کتاب میں الفاظ کی ردو بدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے آقا خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دورانِ مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدقِ دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی روحانی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں ضرورت کے مطابق آیاتِ قرآنی، احادیثِ مبارکہ اور احادیثِ قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں

Marfat.com

سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیات قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے عبارت کا اثر دوچند ہو جاتا ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ ابیات سلطان باھُو (پنجابی) ۲۔ دیوانِ باھُو (فارسی) ۳۔ عین الفقر ۴۔ مجالستہ النبیؐ ۵۔ کلید التوحید (کلاں) ۶۔ کلید التوحید (خورد) ۷۔ شمس العارفین ۸۔ امیر الکونین ۹۔ تیغ برہنہ ۱۰۔ رسالہ روحی شریف ۱۱۔ گنج الاسرار ۱۲۔ محک الفقر (خورد) ۱۳۔ محک الفقر (کلاں) ۱۴۔ اسرارِ قادری ۱۵۔ اورنگ شاہی ۱۶۔ جامع الاسرار ۱۷۔ عقلِ بیدار ۱۸۔ فضل اللقاء (خورد) ۱۹۔ فضل اللقاء (کلاں) ۲۰۔ مفتاح العارفین ۲۱۔ نور الہدیٰ (خورد) ۲۲۔ نور الہدیٰ (کلاں) ۲۳۔ توفیقِ ہدایت ۲۴۔ قربِ دیدار ۲۵۔ عین العارفین ۲۶۔ کلیدِ جنت ۲۷۔ محکم الفقراء ۲۸۔ سُلطانُ الوَھم ۲۹۔ دیدار بخش ۳۰۔ کشف الاسرار ۳۱۔ محبت الاسرار ۳۲۔ طرفتہ العین یا حجتُ الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے معروف ہے)

''مناقبِ سلطانی'' اور ''شمس العارفین'' سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک نایاب ہیں۔ (۱) مجموعۃ الفضل (۲) عین نما (۳) تلمیذ الرحمٰن (۴) قطب الاقطاب (۵) شمس العاشقین (۶) دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ ایک ہی دیوانِ باھُو (فارسی) دستیاب ہے یہ یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اپنی تعلیم کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ''فقر'' کا نام دیا ہے اور ''راہِ فقر'' اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور راہِ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد بھی وہ جو پہلے دِن ہی طالبِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی' کرم اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدارِ حق تعالیٰ اور دائمی حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے بڑے اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ یہ مقامات

Marfat.com

صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔[1]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے بانی ہیں۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک وطیب سلسلہ میں رنج ریاضت، چلہ کشی، حبسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر وفکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا وتسبیح وجبہ ودستار وغیرہ سے بے زار ہے۔[2]

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (ضلع جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجع خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحِ حیات کو قارئین کی نذر کرنے کے لیے اس عاجز نے اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی

---

[1] [2] سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف شمس الفقرا اور مجتبیٰ آخر زمانی کا مطالعہ فرمائیں

Marfat.com

تصانیف شمس الفقرا اور مجتبیٰ آخر زمانی سے استفادہ کیا ہے۔ اگر آپ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحِ حیات اور تعلیمات کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو متذکرہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

۱۳۲۱۳۰

Marfat.com

شمس العارفین

(اُردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَتَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ ٥ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ نَوَّرَ قُلُوۡبَ الۡعَارِفِیۡنَ بِالۡھِدَایَۃِ وَالۡعِرۡفَانِ وَشَرَحَ صُدُوۡرِ الصّٰدِقِیۡنَ بِالصِّدۡقِ وَالۡاِیۡقَانِ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلٰمُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ کُلِّھِمۡ صَاحِبِ الۡمَغۡفِرَۃِ وَالرِّضۡوَانِ ٥

ترجمہ: یا اللہ میرا کام آسان کر اور اسے مشکل نہ بنا اور اسے خیر سے مکمل فرما۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہدایت اور اپنی معرفت سے عارفوں کے قلوب کو منور کیا اور صدیقین کے سینوں کو صدق اور یقین سے کشادہ فرمایا۔ صلوٰۃ وسلام ہو نبی آخر الزماں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر جو تمام اہلِ مغفرت ہیں اور اللہ ان سے راضی ہوا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس رسالہ کو شروع کرتا ہوں کہ جس کا انتخاب میں نے سلطان العارفین شیخنا حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ''کلید التوحید، قربِ دیدار، مجموعۃ الفضل، عقلِ بیدار، جامع الاسرار، نور الھدیٰ، عین نما اور فضل اللقاء'' سے کیا ہے، جو علمِ تصوف اور مالک المنان[1] اللہ تعالیٰ کا وصال نصیب کرنے والے طریقہ قادریہ، اللہ اس پر رحمت اور مغفرت کرے، پر مبنی ہیں۔ اس رسالہ کو شمس العارفین اور مشکل کشا اور حضور نما کا خطاب دیا گیا ہے۔

پہلے باب میں اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے

---

[1] اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ بہت احسان کرنے والا

Marfat.com

باب میں ذکر وفکر کے آغاز، تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کی ترتیب، ان کے مقامات اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر قبول نہ کرنے والے سیاہ دل کا علاج بیان ہوا ہے۔ تیسرے باب میں مراقبہ، مکاشفہ اور ان کے احوالات کا بیان ہے۔ چوتھا باب فنافی الشیخ، فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنافی اللہ کے بیان میں ہے۔ پانچویں باب میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری و ملازمت اختیار کرنے اور اس کے فضائل کا بیان ہے۔ چھٹے باب میں دعوتِ قبور پڑھنے کی ترتیب بیان کی گئی ہے جو تمام دعوتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ ساتویں باب میں متفرق مضامین کا بیان ہے۔

جان لے کہ ہر طالب قادری مرید پر فرضِ عین ہے کہ سب سے پہلے اس رسالہ کو ابتدا سے انتہا تک پڑھ کر اس طریق[1] کو سمجھے اور اس کے بعد باطن میں توفیقِ الٰہی سے حق کی رفاقت حاصل کرے۔

اے عزیز اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اپنی عبادت، معرفت اور پہچان کے لیے پیدا کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات-56) ''اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ''[2]

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔ ''یعنی اپنی معرفت کے لیے''۔

---

[1] طریقہ سروری قادری

[2] حضرت ابنِ عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ''لِیَعْبُدُوْنِ'' (عبادت کے لیے) کی وضاحت میں یہاں ''اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ'' (یعنی اپنی معرفت کے لیے) کا اضافہ فرمایا۔

Marfat.com

باب اوّل

(1)

اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بیان میں

اگر کسی کا نفس سرکش ہو اور شیطان کی طرح ہوا[1] میں غرق ہو کر اللہ کا مخالف ہو، کسی بھی طرح کا علاج کرنے سے گناہوں سے باز نہ آتا ہو اور اللہ کی طرف رجوع نہ کرتا ہو، بہت زیادہ غفلت کی وجہ سے اس کا دل مردہ ہو چکا ہو اور شیطان کی قید میں پھنس کر زندہ نہ رہا ہو اور اس کے قلب میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر بھی تاثیر نہ کرتا ہو، وہ غریب[2]، مظلوم، عاجز، محتاج اور پریشان ہو، دنیاوی روزگار کے غم میں نڈھال ہو کر ہلاک ہو چکا ہو، زیادہ اولاد کی وجہ سے مستحق ہو، اس کے حالات بہت ہی کمزور ہوں، اس کے پاس کوئی طاقت اور قوت باقی نہ رہی ہو، وہ فقر و فاقہ سے گزراوقات کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کتاب، جس میں دین اور دنیا کے تمام خزانے موجود ہیں، سے ظاہری اور باطنی خزانوں کو معلوم کرے تاکہ مخلوق اس کی خادم اور وہ ان پر مخدوم بن جائے۔ وہ اس کتاب سے اپنے تمام مطالب حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے اپنی دسترس میں لے آئے اور علمِ تصوف کے مشکل نکات کو طریقِ تحقیق سے کھول لے۔

جو شخص اس کتاب کو مطالعہ میں رکھے گا اور اس پر عمل بھی کرے گا وہ عارف باللہ اور صاحبِ توفیق ہو جائے گا، ہمیشہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف رہے گا، تمام

1۔ ہوس، نفسانی لذات و شہوات۔

2۔ یہاں غریب سے مراد وہ شخص ہے جس کے اعمالِ صالح نفس و شیطان کی پیروی سے غارت ہو گئے ہوں اور مظلوم و عاجز وہ ہے جو نفس و شیطان کے خلاف قوتِ فیصلہ اور قوتِ نافعہ کی کمی کا شکار ہو۔

Marfat.com

انبیاء اور اولیاء کی ارواح اس سے ملاقات کریں گی، اور ظاہر و باطن کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں رہے گی۔

یہ کتاب طریقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (کے مطابق لکھی گئی) ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا، فضل اور فیض اور طریقِ تحقیق ہے۔

یہ کتاب ابتدائی اور انتہائی مقام کے سالک دونوں کے لیے کافی ہے۔ اگر اس کتاب کو کوئی عالم فاضل صاحبِ تفسیر پڑھے گا تو اسے اس کتاب سے چار علم حاصل ہوں گے: علمِ کیمیا اکسیر[1]، علمِ دعوت تکسیر[2]، روشن ضمیر کرنے والا علمِ ذکر اَللّٰہُ اور علمِ استغراق، جن کی تاثیر سے وہ صاحبِ نظر اور اپنے نفس پر حکمران ہو جائے گا۔

یہ کتاب مریدانِ صدیق، طالبانِ تصدیق، عارفانِ تحقیق، واصلانِ حق رفیق، باتوفیق علماء اور فنا فی اللہ فقیر جو وحدانیت کے دریائے عمیق میں غرق ہوں، کے لیے کسوٹی ہے۔ جس نے اس کتاب سے اسمِ اعظم اور بے ریاضت ومشقت (قربِ الٰہی کا) خزانہ نہ پایا تو اس کے سوال کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔ کیونکہ یہ تصرف[3] کا علم ہے۔ اگر کوئی ان مراتب کو پالے تو اس (کتاب) کی تاثیر سے عرش سے تحت الثریٰ تک کے ستر ہزار مراتب اُس پر روشن اور واضح ہو جاتے ہیں۔ لوحِ محفوظ دائمی طور پر اس کی چشمِ ظاہر کے مطالعہ میں رہتی ہے۔ اس کی نظر سے خاک' سونا اور چاندی بن جاتی

---

1. کمتر دھاتوں مثلاً لوہے کو سونے میں ڈھالنے کا عمل، تصوف و فقر میں اس سے مراد ایک عام و خام انسان کو تزکیۂ نفس کے ذریعے کامل اکمل اور ولی اللہ بنانے کا عمل ہے۔

2. راہِ فقر میں مرشد کامل کی مہربانی سے ابتدائی درجہ کا طالب علمِ دعوت کے ذریعے انبیاء و اولیاء سے ملاقات کرتا ہے۔ علمِ دعوت کے ذریعے وہ قربِ الٰہی میں ترقی کرتا ہے اور انتہائی درجہ پر "ھُو" سے ملاقات و دیدار کرتا ہے۔ لحہ بہ لحہ ترقی کرنے والے اس عمل کو علمِ دعوتِ تکسیر کہتے ہیں۔

3. اس سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں پایا جانے والا علم تصرف و قوت رکھتا ہے اور طالب کو دیدار و قربِ الٰہی کے خزانہ اور اسمِ اعظم تک پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جو اس کو حاصل نہ کر سکے، کمی اور خامی اس میں ہے نہ کہ کتاب کے علمِ تصرف میں۔

Marfat.com

ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کشف و کرامت سے اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ مٹی کی دیوار یا پہاڑ یا درخت پر سوار ہو جائے تو وہ بہتے ہوئے پانی کی طرح چلنے لگتے ہیں۔ اگر وہ قبرستان میں چلا جائے تو روحانی حاضر ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ خشک درخت کی طرف دیکھ لے تو وہ سرسبز ہو جاتا ہے، اس پر اسی لمحے پھول لگ جاتے ہیں اور پھل پک کر کھانے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ زمین سے پانی طلب کرے تو زمین فوراً اسے پانی دیتی ہے۔ اگر وہ آسمان کی طرف نظر ڈالے تو فوراً بادل چھا جاتے ہیں اور اتنی ہی بارش برستی ہے جتنی لوگوں کو ضرورت ہے۔ اگر وہ پانی کی طرف نگاہ کرے تو وہ گھی بن جاتا ہے اور اگر وہ ریت پر نظر ڈال دے تو وہ سفید چینی میں بدل جاتی ہے اور اسی طرح کے دیگر کام (وہ بآسانی کر لیتا ہے)۔ یہ تمام مراتب فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت دور اور معرفتِ الٰہی سے محروم ہیں۔

مرشد کو ایسا صاحبِ نظر ہونا چاہیے کہ جیسے میرے پیر محیّ الدینؓ ہیں جو ایک ہی نظر میں ہزاروں ہزار مریدوں اور طالبوں میں سے بعض کو معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ[1] میں غرق کرتے ہیں اور بعض کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (مجلس کی) حضوری سے مشرف کر دیتے ہیں۔

پیر کو ایسا گنج بخش ہونا چاہیے کہ اپنے طالب کے دل کو بغیر کسی رنج اور ریاضت کے ایک ہی نگاہ سے ذکرِ اَللّٰہُ کے ذریعے چاک کر دے، نفس کو ہلاک اور روح کو پاک کر دے۔ طالب کو رحمٰن سے موافقت رکھنے والا اور شیطان کی مخالفت کرنے والا بنا دے۔

اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آ جائے تو شیخ محیّ الدینؓ کی طرف یہ کہہ کر رجوع کرے کہ:

"اُحْضُرُوْا بِمَلَكَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَيُّ الْحَقِّ یا شیخ عبدالقادر جیلانی حاضر شو"

اور تین دفعہ دل پر کلمہ طیب کی ضرب لگائے تو اسی وقت پیر صاحب تشریف لا کر اس کی امداد

---

[1] معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ سے مراد اس حقیقت کا عرفان حاصل کرنا ہے کہ سوائے اللہ کے کچھ موجود نہیں یعنی واحدانیتِ حق تعالیٰ کا ادراک حاصل کر لینا۔

Marfat.com

فرمائیں گے اور مشکل حل ہو جائے گی۔

اگر کسی کو مکمل عقل، شعور اور دانشمندی حاصل ہے تو جان لے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے حکم اور نظرِ رحمت سے لکھی گئی اور منظور ہوئی ہے اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور اجازت سے لکھی گئی ہے۔

سالک کو چاہیے کہ سب سے پہلے عالم باعمل صاحبِ شریعت مرشد کامل مکمل سروری قادری کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کے بعد راہِ سلوک پر چلے۔ کسی بھی (روحانی) طریقہ کی انتہا کامل قادری سلسلہ کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی اگرچہ (اس طریقہ کا طالب مرید) تمام عمر ریاضت کرتے کرتے پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ قادری مرشد جامع مجمل ہوتا ہے۔ ظاہر اور باطن میں ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتا ہے۔ قادری طریقہ میں ظاہری و باطنی قرب و وصال، معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری پائی جاتی ہے۔

مطلب یہ کہ قدرتِ سبحانی، محبوبِ ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ اپنی ظاہری حیات کے دوران اپنے پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو کفر و شرک سے نجات دلا کر بابرکت عارف باللہ بناتے رہے۔ ان میں سے تین ہزار کو معرفتِ نور میں غرق کر کے مشاہدہ کے ذریعے واحدانیتِ اِلَّا اللّٰہُ کے مقام تک یوں لے جاتے کہ ان تین ہزار میں سے ہر ایک اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے مراتب پر پہنچ جاتا اور دو ہزار کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کرواتے رہے۔ اسم اَللّٰہُ ذات کی حاضرات اور کلمہ طیبہ کے ذکر کی ضرب سے باطنی توجہ کے ذریعے ذوق وسخاوت، تصور و تصرف اور حضوری عطا کرنے کی یہ خاص راہ اور سلوک طریقہ قادری میں ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتا رہے گا اور قیامت تک نہ رُکے گا۔ یہ طریقہ آفتاب کی طرح روشن ہے جس کی تب و تاب نے دونوں جہانوں کو اپنے فیض سے روشن کر رکھا ہے۔

باھُوؒ این کیمیائے گنج مفلس را نمود ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

Marfat.com

ترجمہ: باھُوؒ نے علمِ کیمیا کا یہ خزانہ مفلس[1] لوگوں کو دکھا دیا ہے۔ جس میں بھی عقل ہوگی وہ اسے جلد ہی حاصل کرلے گا۔

باسم اعظم انتہا با ھُو بود
ورد باھُوؒ روز و شب یاھُو بود

ترجمہ: اسمِ اعظم سے ھُو کے قرب کی انتہا نصیب ہوتی ہے اسی لیے باھُوؒ کا ورد دن رات یاھُو رہتا ہے۔

کور چشم کے بہ بیند آفتاب
کور را از آفتابش صد حجاب

ترجمہ: اندھا سورج کو کیسے دیکھ سکتا ہے کیونکہ سورج اور اندھے کے درمیان سینکڑوں حجاب ہیں۔

جان لے قادری[2] کو جو کچھ بھی ملے گا قادری[3] سے ہی ملے گا۔ اگر قادری کسی دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے گا تو گنہگار، گمراہ اور بے برکت ہوجائے گا اور اس کے تمام مراتب سلب ہوجائیں گے۔ البتہ سالک کے لیے مرشد پکڑنا ضروری ہے، جو کام مرشد کی رضا کے بغیر کیا جاتا ہے اس سے طالب کو کوئی فائدہ اور نتیجہ حاصل نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہ اسے کسی مقام اور منزل تک پہنچاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ (سورۃ المائدہ-35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

1۔ یہاں مفلس سے مراد معرفتِ الٰہی کی دولت سے محروم لوگ ہیں۔

2۔ قادری طالب مرید۔

3۔ سروری قادری مرشد کامل اور طریقہ سروری قادری

Marfat.com

اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ

ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راہ پر چلو۔

اگر کسی کو کامل قادری مرشد نہ مل رہا ہو تو اس کے لیے لازم ہے کہ اس کتاب کو دن رات اپنے مطالعہ میں رکھے، اسے خلوص کے ساتھ پڑھے اور اس پر صادق یقین رکھے تاکہ یہ کتاب اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچائے، اس پر اللہ کے راز منکشف کردے اور اس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہ رہے۔ اس کتاب کو پڑھنے والا حق تعالیٰ کا عارف اور مخلوق کا رہنما بن جائے گا۔ اگر کوئی محتاج اس تحریر کو پڑھے گا تو وہ لایحتاج ولی بن جائے گا۔ اگر کوئی مفلس پڑھے گا تو غنی ہو جائے گا اور اگر کوئی پریشان حال پڑھے گا تو وہ صاحبِ جمعیت[1] ہو جائے گا۔ جو شخص اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک پڑھے گا اسے کسی مرشد سے ظاہری بیعت کرنے کی حاجت نہیں رہے گی، اگر کسی کو (روحانی مقام سے) رجعت ہوگئی ہو تو اس کتاب کو پڑھنے سے اس کو رجعت سے نجات مل جائے گی، اگر کوئی مردہ دل اس کتاب کو پڑھ لے تو وہ زندہ دل ہو جائے گا اور اگر کوئی جاہل اس کتاب کو پڑھے گا تو وہ علومِ کشف کے علم کے ذریعے احوالاتِ[2] حیّ و قیوم تک رسائی حاصل کرلے گا۔ اسے ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اصل یقین است یقین یار کن
محرم اسرار شوی از کنہہ کن

ترجمہ: یقین سے دوستی کر لے کیونکہ اصل چیز یقین ہے۔ اسی یقین سے تُو کُن کے راز کا محرم ہو جائے گا۔

اصل یقین است یقینِ مصطفیؐ
اصل یقین است یقینِ مرتضیٰؓ

---

1. جمعیت: تمام ظاہری و باطنی مراتب کا طالبِ حق کے باطن میں جمع ہو جانا۔
2. معرفتِ حق تعالیٰ کے احوال

Marfat.com

ترجمہ: اصل یقین، یقینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اصل یقین، یقینِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ ہے۔

اصل یقین است یقین گر شود

کار تو از ہفت فلک بگذرد

ترجمہ: اصل چیز یقین ہے اور اگر تجھے یہ یقین حاصل ہو جائے تو تیرا معاملہ سات آسمانوں سے بھی آگے بڑھ جائے گا۔

مطلب یہ کہ مرشد کامل کو چاہیے کہ طالبِ مولیٰ کو شروع میں ہی تصور اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعے دیدارِ الٰہی اور حضوری سے مشرف کر کے مرتبہ نور فی اللہ تک پہنچا دے تاکہ طالبِ مولیٰ کو چلہ کشی، خلوت نشینی اور ریاضت کی حاجت نہ رہے۔ لایحتاج اہلِ حضور کو ورد و وظائف اور دعوت پڑھنے کی کیا حاجت؟ آدمی نفس اور شیطان کی قید سے ہرگز چھٹکارا نہیں پا سکتا اور نہ ہی اس کا دل دنیا سے اچاٹ ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ مرشد کامل اکمل نہ پکڑ لے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے متبرکات میں مشغول نہ ہو جائے۔ کیونکہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اس کے غرقِ ربوبیت کرنے والے ذکر سے ایسا نور ظاہر ہوتا ہے کہ طالبِ مولیٰ پر تمام حقائق اس نورِ حضور سے واضح ہو جاتے ہیں اور لوحِ محفوظ کا ظاہر و باطن اس کی لوحِ ضمیر میں سما جاتا ہے۔ تصورِ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے طالب پر غیبی پاک ذکر کھل جاتا ہے۔ یہ پاک ذکر طالبِ مولیٰ کو دونوں جہانوں میں نفع پہنچاتا اور ہر مطلب سے بہرہ ور کرتا ہے۔

مرشد کامل طالبِ صادق پر حاضرات کے سات قفل ان سات چابیوں سے کھول دیتا ہے اور ایک ہی دم اور ایک ہی قدم میں طالبان کو دو جہانوں کے مطالب و مقصود کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ وہ (سات چابیاں) یہ ہیں: تصرفِ ظاہری، تصرفِ باطنی، تصرفِ ازلی، تصرفِ ابدی، تصرفِ دنیا و عقبیٰ، تصرفِ غرق فنا فی اللہ مولیٰ اور تصرفِ توحیدِ معرفت جو تمام مراتبِ قرب سے اعلیٰ اور اولیٰ ہے۔ یہی وہ بغیر ریاضت کے حاصل ہونے والا راز اور بغیر رنج کے حاصل ہونے والا خزانہ ہے جو تمام فضائل کا جامع مجموعہ سروری قادری مرشد (اپنے طالبوں کو) عطا کرتا ہے۔

Marfat.com

جان لے! حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات پر اختیار رکھنے والے فقراء کو اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت بخشی ہوتی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو مؤکلات سے علمِ کیمیا کی تفصیل یا سنگِ پارس کہ جسے لوہے سے رگڑا جائے تو لوہا سونا بن جائے، طلب کریں تو مؤکلات اسمِ اعظم کے کلام کی برکت سے غیب الغیب سے لاکر فوراً حاضر خدمت کر دیں۔ لیکن اہلِ اللہ فقراء، جو دائمی طور پر ذاتِ حق تعالیٰ میں غرق رہتے ہیں، باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتے ہیں اور ظاہر میں ان کا دل اس قدر غنی ہوتا ہے کہ وہ مرتبۂ مؤکل[1]، دنیا کے تمام مراتب، کیمیا گری اور سنگِ پارس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے بھی نہیں دیکھتے چاہے وہ فقر و فاقہ کی بدولت خونِ جگر ہی کیوں نہ پی رہے ہوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً (القصص-42)

ترجمہ: اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے۔

جان لے کہ ایک دفعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب اور یاروں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ بہترین چیز کونسی ہے جس سے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور وہ کون سی کمتر چیز ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب بنتی ہے اور ذلت کا باعث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا ''اللہ کی معرفت اور فقر کو دوست رکھو کہ ان دونوں سے سرفرازی کی نعمت اور دو جہان کا فخر نصیب ہوتا ہے اور دنیا کی طرف مت دیکھو سوائے حقارت کی نظر سے، کیونکہ وہ شیطان کا ورثہ ہے۔''

اے عزیز! ظاہری اعمال سے آدمی کا دل ہرگز پاک نہیں ہوتا اور نہ اس میں سے نفاق نکلتا ہے۔ جب تک دل کو آتشِ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق سے جلایا نہ جائے اس سے زنگار دور نہیں ہوتا اور اس کے ذکرِ خاص کے بغیر اخلاص پیدا نہیں ہوتا۔ ذکر کے بغیر دل ہرگز زندہ نہیں ہوتا اور نفس ہرگز

---

[1] راہِ فقر یا تصوف سے وابستہ طالب حق کے مطابق نبی یا ولی کی ایسی روحانی معاونت جو اس دنیا میں کارآمد ہو، عام طور پر اسے مؤکل سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (از ڈاکٹر سلطان الطاف علی) عام لوگوں کے نزدیک مؤکل ایک مخلوق ہے جو مختلف حالات اور کاموں کا پتہ دیتے ہیں۔

Marfat.com

نہیں مرتا اگر چہ تمام عمر قرآنِ پاک کی تلاوت کی جائے یا فقہ کے مسائل پڑھے جائیں یا زہد و ریاضت کی کثرت سے کمر کبڑی ہو جائے یا سوکھ کر بال کی طرح باریک ہو جائے دِل اسی طرح سیاہ رہتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی مشق کے بغیر (زہد و ریاضت کا) کوئی فائدہ نہیں' چاہے سر کو ریاضت کرتے کرتے پتھر سے پھوڑ لیا جائے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی مشق کرنے والا معشوق بے مشقت اور محبوب بے محنت ہوتا ہے یہ مراتب اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔

اگر کوئی شخص زمین کو چند قدم میں طے کر لیتا ہے اور ہمیشہ خانہ کعبہ میں نمازِ پنجگانہ با جماعت ادا کرتا ہے یا ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتا ہے اور ان سے تحصیلِ علم کرتا ہے یا حضرت آدمؑ سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر قیامت تک تمام انبیاء و اولیاء اللہ اور صاحبِ مراتب مومن اور مسلمانوں کی ارواح سے دستِ مصافحہ و ملاقات کرتا اور ان سے ہم مجلس رہتا ہے اور ان سب ارواح کو ان کے نام سے جانتا پہچانتا ہے اور روئے زمین پر موجود تمام ورد و وظائف کرنے والوں، دعوت پڑھنے والوں، دن رات طہارت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے حفاظ اور اس شخص سے کہ جس نے تمام دنیا کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے اور دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اور سخاوت کر کے مسلمانوں کو نفع پہنچاتا ہے، ان تمام سے بہتر یہ ہے کہ اسمِ اَللّٰہُ کے تصور میں غرق ہوا جائے اور مجلسِ سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملازمت[1] سے مشرف رہا جائے۔

اور جاننا چاہیے کہ بندے کو ایک سانس کے لیے بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ وَّ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں اور جو سانس اَللّٰہُ کے ذکر کے بغیر نکلتا ہے وہ مردہ ہے۔

---

[1] حضور سلطان العارفینؒ نے فارسی متن میں ''ملازم'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کا مطلب فطری وابستگی ہے۔

Marfat.com

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق

زیر پایش عرش و کرسی ہر طبق

ترجمہ: جو کوئی حق تعالیٰ کے ذکر میں دیوانہ ہو جاتا ہے، تمام طبقات، عرش اور کرسی اس کے قدموں کے نیچے آجاتے ہیں۔

ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا

نفس او فربہ شود کفر از ریا

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے اس کا نفس کفر اور ریا میں مبتلا ہو کر مزید موٹا اور طاقتور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

باب دوم

ذکر شروع کرنے کے بیان میں

جان لے کہ مرشد کامل پر سب سے پہلے فرضِ عین ہے کہ وہ طالب کو مقامِ خوف ورجا، مقامِ کشف القبور اور مقامِ حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دکھائے اور اس کے بعد طالبِ مولیٰ کو علمِ معرفت کی تلقین کرے۔ چنانچہ آغاز میں طالب کو تصور اسمِ اَللّٰہُ سے حضوری عطا کرنے کے سوا کسی ذکر، فکر، مراقبہ اور وردو وظائف میں مشغول نہ کرے کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ کے تفکر سے ہی باطن معمور ہوتا ہے۔

مرشد کامل کو چاہیے کہ سب سے پہلے خوشخط اسمِ اَللّٰہُ لکھ کر طالبِ مولیٰ کو دے اور کہے کہ اے طالب! اسمِ اَللّٰہُ کو اپنے دل پر لکھ۔ جب اسمِ اَللّٰہُ طالب کے دل میں سکونت اور قرار پکڑ لیتا ہے تو مرشد کہتا ہے اے طالب! (دیکھ) اسمِ اَللّٰہُ کے حروف سے سورج کی طرح تجلیٔ نور اور روشنی ظاہر ہوتی ہے جس سے طالب کو اس کے دل کے گرداگرد ایک وسیع ولازوال سلطنت اور چودہ طبق سے اس قدر وسیع تر میدان نظر آتا ہے کہ اس میدان میں چودہ طبق اسپند[1] کے دانے کی مانند سما جائیں۔ اس میدان میں اسے ایک سبز گنبد والا روضہ نظر آتا ہے۔ اس روضہ کے دروازے پر کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا قفل موجود ہوتا ہے۔ اس کلمہ طیب کے قفل کی چابی اسمِ اَللّٰہُ ہے۔ جیسے ہی طالب اسمِ اَللّٰہُ پڑھتا ہے تو یہ قفل کھل جاتا ہے اور طالب روضہ کے اندر داخل

---

[1] اسپند: ویرانوں میں پائی جانے والی حرمل بوٹی کا بیج۔ یہاں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے طالبِ مولیٰ کی وسعتِ نظر کو بیان کیا ہے کہ اس مقام پر پہنچ کر طالبِ مولیٰ کو دونوں جہان اسپند کے دانے کے برابر دکھائی دیتے ہیں۔

Marfat.com

ہو جاتا ہے جہاں وہ حضور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلسِ عظیم کو دیکھتا ہے جس میں صراطِ مستقیم پر چلنے والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب بھی موجود ہوتے ہیں۔ طالبِ مولیٰ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اختیار کر لیتا ہے اور اسے قربِ حبیب نصیب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مرشد کامل کی توفیق سے طالبِ مولیٰ صادق اور صدیق بن کر مرشد کامل کا رفیق ہو جاتا ہے۔

اگر کسی (طالب) کا دل ان شیطانی وساوس اور وہماتِ نفسانی کے سبب سے سیاہ، مردہ اور افسردہ ہے جن کے ہزاروں ہزار آثار آدمی کے وجود میں موجود ہیں، جن کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے اور جن کے زنار[1] کا وجود سے رشتہ یہود و نصاریٰ کے آپس کے رشتہ سے بھی سخت تر ہے تو مرشد کو چاہیے کہ ایسے طالب کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمائے اور اپنے تفکر اور توجہ سے طالب کے دل کے گرد اسمِ اَللّٰہُ ذات اور کلمہ طیب کے حروف لکھ دے۔ ان حروف کے لکھنے سے طالب کے سر سے پاؤں تک انوارِ قرب اور دیدارِ معرفتِ پروردگار کی ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ طالب کے وجود سے ایک ہی دفعہ میں تمام بد کردار زنار جل جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ صفاتِ قلب[2] اور حق الیقین رکھنے والا حقیقی مسلمان بن جاتا ہے۔ وہ دیدارِ پروردگار اور توحیدِ باری تعالیٰ میں غرق ہو کر کفر اور شرک سے بیزار ہو جاتا ہے۔

اے میری جان سن! مرشدوں اور طالبوں کے لیے یہی ایک بات کافی ہے کہ تمہارے بائیں پہلو میں مقامِ نفس ہے اور دائیں پہلو میں مقامِ شیطان ہے۔ ان دونوں دشمنوں سے تیری جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ پس جس شخص کے دونوں پہلوؤں میں اس کے یہ دشمن تیر یا کانٹے کے زخم کی طرح چبھتے ہوں اور اس کے باطن کو خوار کر رکھا ہو اسے نیند اور سکون کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ اے عقلمند! ہوش کر اور ہر لمحے باخبر رہ کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں، وہ جب چاہے آ سکتی ہے۔ پس طالب کو چاہیے کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور میں مشغول رہے اور اسمِ اَللّٰہُ کے حروف سے پیدا ہونے والی تجلیٰ

---

1. زنار: وہ دھاگہ جو ہندو برہمن گلے اور بغل کے درمیان ڈالتے ہیں یا وہ زنجیر جو عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔
2. قلب سے مراد یہاں روح ہے۔ یعنی اس کی بشری و جسمانی صفات پر قلبی و روحانی صفات غالب آ جاتی ہیں۔

Marfat.com

انوار کے شعلوں میں غرق ہو کر اس طرح اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف رہے کہ اسے نہ تو جنت کی بہاریں یاد رہیں اور نہ ہی دوزخ کی آگ یاد رہے۔ فرمایا گیا ہے کہ:

❁ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا[1] کے درمیان ہے۔

جب فقیر تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے وجود کے ہر بال کو زبان مل جاتی ہے اور وہ جوش میں آ کر ''اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ'' پکارنے لگتے ہیں اور اس کا قلب ''ھُو، ھُو، ھُو'' کے نعرے لگاتا ہے، اور اس کی روح ''ھُوَ الْحَقُّ، ھُوَ الْحَقُّ، ھُوَ الْحَقُّ'' کی فریاد کرنے لگتی ہے۔ اور اس کا نفس رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا کا ورد کرنے لگتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے نقش کی مشقِ وجودیہ سے اسے مراتبِ محبوبیت اور مراتبِ معشوقی حاصل ہوتے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا خوشخط نقش اس طرز کا ہوتا ہے:

یا اَللّٰہُ

آدمی کے وجود میں دو سانس ہیں۔ ایک سانس اندر آتا ہے اور دوسرا سانس باہر نکلتا ہے۔ اندر جانے والے سانس پر مؤکل فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتا ہے کہ یا اللہ! اس سانس کو اندر ہی قبض کر لوں یا باہر آنے دوں اور باہر آنے والے سانس پر مؤکل فرشتہ بھی یہی عرض کرتا ہے۔ پس ہر سانس پر مؤکل فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض کرتے ہیں۔ جو سانس تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ساتھ وجود سے باہر آتا ہے وہ اسی لمحے ایک خاص نوری صورت اختیار کر کے ''اِلٰہ'' کی بارگاہِ اقدس میں پہنچتا ہے اور ایک موتی بن جاتا ہے۔ اگرچہ دونوں جہانوں کے تمام عالم اور دنیا و بہشت کی تمام دولت اکٹھی کر لی جائے تو بھی اس سانس کی قیمت کے برابر نہ ہوگی کیونکہ یہ

---

[1] اللہ کی ناراضگی کا خوف اور اس کی رحمت کی اُمید۔

Marfat.com

موتی انمول ہے۔ اسی لیے تو فقیروں کو اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی کہا جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

لیکن طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ پہلے وضو کرے، پاک لباس پہنے اور کسی خالی جگہ قبلہ رُخ ہو کر قعدہ[1] کی حالت میں بیٹھ جائے۔ جب حالتِ استغراق اختیار کر کے توجہ کے ساتھ اشتغالِ[2] اللہ شروع کرنا چاہے تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تفکر کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ طالب کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت ظاہر و باطن میں شیطان کا راستہ بند کر دے اور نفسانی خطرات کو خود سے دور کر لے۔ پھر تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھے، تین مرتبہ درود شریف پڑھے، تین مرتبہ تسمیہ پڑھے، تین مرتبہ ''سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ'' پڑھے، تین مرتبہ چاروں قل پڑھے، تین مرتبہ سورۃ فاتحہ، تین مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' پڑھے، ہزار بار استغفار پڑھے، تین مرتبہ کلمہ شہادت، تین مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور خود پر دم کر لے۔ پھر طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور شروع کر کے اسمِ اَللّٰہُ کو تفکر سے دل پر لکھے۔ اسمِ اَللّٰہُ کی تاثیر سے قلب صاف ہو جاتا ہے اور خناس[3] اور خرطوم[4] مر جاتے ہیں۔ اس کے بعد اپنی آنکھوں میں دل کے اردگرد موجود وسیع میدان کا تصور لائے اور مراقبہ میں نگاہ سے پرواز کر کے اس میدان میں

1۔ قعدہ: دوزانو ہو کر بیٹھنا۔

2۔ اشتغالِ اللہ: اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کرنا۔ اللہ کی ذات میں فنا ہو کر مشاہدہ کرنا۔

3۔ خناس کے لفظی معنی ہیں ''چھپ کر حملہ کرنے والا''۔ سورۃ الناس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں ''خناس'' کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ (سورۃ الناس) حدیثِ نبویؐ ہے ''جن شیطان سے انسانی شیطان زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔'' خناس دل میں راہِ فقر کے خلاف وسوسہ ڈالنے والے کو کہتے ہیں خواہ وہ کوئی انسان ہو یا شیطان۔

4۔ خرطوم کے لغوی معنی تیز نشے والی انگوری شراب کے ہیں۔ اس سے مراد کوئی بھی ایسا خلافِ شریعت و طریقت و فقر خبط ہے جو ذہن پر اس طرح چھا جائے کہ ہر روحانی اور اخلاقی احساس کو ختم کر ڈالے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

داخل ہو کر مجلسِ محمدی ﷺ میں پہنچ جائے۔ اور اس وقت تک لاحول اور سبحان اللہ اور درود شریف پڑھتا رہے جب تک کہ مجلسِ محمدی ﷺ سے اُسے حکم ہو جائے کہ: اے تصور کرنے والے! یہ خاص مجلسِ محمدی ﷺ ہے، شیطان کو قدرت حاصل نہیں کہ اس مقام تک پہنچے۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ نگاہ سے حق اور باطل کی تحقیق کرے۔ اس کے لیے طالب سب سے پہلے اپنے دل کے گرد موجود چار میدانوں کا تحقیق سے معائنہ کرے۔ چنانچہ میدانِ ازل کا مشاہدہ، میدان ابد کا مشاہدہ، عرش سے تحت الثریٰ تک دنیا کے تمام طبقات کے میدان کا مشاہدہ اور میدانِ عقبیٰ کا مشاہدہ کرے۔ پھر دل میں قلب، قلب میں سرّ اور سرّ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت، نورِ حضور، قرب اور دیدارِ الٰہی کے اسرار کا مشاہدہ کرے۔ کامل مرشد پہلے ہی دن ذوق رکھنے والے طالب کو مشاہدۂ دل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور ناقص مرشد طالب کو دن رات ریاضت اور چلہ کشی میں مصروف رکھتا ہے۔ مرشد کامل طالب کے تصورِ دل کے میدان کو کشادہ کر دیتا ہے اور طالب کو سب کچھ دکھا دیتا ہے۔ یَا فَتَّاحُ (کی صفت) عطا کرنے والی کنجی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اس کے بعد طالب کو اسمِ ''اَللّٰہُ'' اور اسمِ مُحَمَّد ﷺ کا تصور نصیب ہوتا اور طالب انہی دونوں اسماء پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے بعد توحیدِ الٰہی کے دریا میں غوطہ لگاتا ہے اور ذکرِ اَللّٰہُ کے غلبات سے اس میں غرق ہو جاتا ہے۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ کے موافق خود سے بے خود ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں اسماءِ اعظم یہ ہیں:

اَللّٰہُ

مُحَمَّدٌ

ا۔ اللہ کا صفاتی نام جس کے معنی ''کھولنے والا، کشادہ کرنے والا'' کے ہیں۔

۲۔ اپنے ربّ کا ذکر اس طرح کرو کہ تمہیں اپنی خبر نہ رہے۔

Marfat.com

جان لے کہ معرفتِ محبت، روحانی ملاقات، قربِ حضور، اللہ تعالیٰ کے رازوں کا مشاہدہ، فقر فنا فی اللہ بقا باللہ کے مراتب، ابتدا سے انتہا تک توحیدِ سبحانی، تصور، تفکر، تصرف، توجہ اور توکل کی بنیاد اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق ہے۔ ہر قسم کا ذکر، حضوری، کلماتِ ربانی کا علم، الہام اور تصورِ مذکور[1] اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق کی تاثیر سے حاصل ہوتا ہے جس میں انگلی سے تفکر کے ساتھ دِل پر اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھتے ہیں۔ اسی اسمِ اَللّٰہُ ذات کی بدولت تمام علوم معلوم ہو جاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل تمام باتوں کا علم:

- وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرہ-31)

ترجمہ: اور (اللہ نے) آدمؑ کو تمام اسماء کا علم سکھایا۔

- اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ (سورۃ العلق-1 تا 5)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ربّ کے اسم (اَللّٰہُ) سے پڑھیئے کہ جس نے (ہر شے کو) کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیئے! اور آپ کا ربّ ہی سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ربّ کہ جس نے قلم سے علم سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو انسان پہلے نہیں جانتا تھا۔

- اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ (الرحمٰن-1 تا 4)

ترجمہ: وہ رحمٰن ہی ہے جس نے قرآن کا علم عطا کیا۔ انسان کو تخلیق کیا اور اسے بیان کرنے کا علم عطا کیا۔

- وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (بنی اسرائیل-70)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا کی۔

- اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (البقرہ-30)

---

[1] مذکور سے مراد ذات ''ھُو'' ہے، جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: بے شک میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

✿ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ (الاعلیٰ-15)

ترجمہ: اور وہ اپنے ربّ کے اسم (اَللّٰہُ) کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

✿ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ

ترجمہ: علم دو قسم کے ہیں علمِ معاملہ اور علمِ مکاشفہ۔

چونکہ علمِ مکاشفہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوتی ہے اس لیے یہی علمِ معاملات بھی ہے یعنی علمِ معاملات، علمِ مکاشفات میں ہی پایا جاتا ہے کیونکہ محنت سے تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق کرنے سے کتبُ الاکتاب بے حجاب ہو جاتی ہے اور ہر ظاہری اور باطنی علم کے ساتھ کلمات الحق کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✿ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ (الکہف-109)

ترجمہ: (اے محبوب ﷺ)! آپ فرما دیں کہ کلماتِ ربانی لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائیں تو بے شک سمندر ختم ہو جائیں گے مگر کلماتِ ربانی ختم نہ ہوں گے چاہے ہم امداد کے لیے ان جیسے مزید (سمندر) ہی کیوں نہ لا دیں۔

اس علم (مکاشفہ) اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ کی مشق سے تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب، تجلیۂ روح اور تجلیۂ سِرّ حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص ان مراتب تک پہنچ جاتا ہے اس کا جسم قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے، اور روح سِرّ کا لباس پہن لیتی ہے۔ جب یہ سب ایک ہو جاتے ہیں تو طالب کے وجود سے اوصافِ ذمیمہ[1] نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواسِ خمسہ بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب کا دل ''وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ'' (الحجر-29)

---

[1] اوصافِ ذمیمہ: برائی اور شر کے اوصاف

Marfat.com

(ترجمہ: اور اس میں ہم نے اپنی روح پھونکی) کے علم تک پہنچ جاتا ہے۔ جب حضرت آدم صلوٰت اللہ علیہ کے وجودِ معظم میں یہ روحِ اعظم داخل ہوئی تو اس روح نے وجود میں سب سے پہلے ''یَـا اَللّٰہُ'' کہا جس سے عبد اور ربّ کے درمیان ھو کے سوا کوئی شے موجود نہ رہی اور تمام حجابات قیامت تک کے لیے اٹھ گئے۔ اس کے باوجود اب تک کوئی بھی اسمِ اَللّٰہُ کی کنہ تک نہیں پہنچ پایا۔

ہر چہ خوانی از علم اَللّٰہُ بخوان

اسم اَللّٰہُ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تجھے جو بھی علم حاصل کرنا ہے علمِ اَللّٰہُ سے حاصل کر۔ اسم اَللّٰہُ ہمیشہ تیرے ساتھ ہے۔

جو فقیر ظاہری علم سے دوستی نہیں رکھتا وہ (فقیری سے) خارج[1] ہے اور جو عالم ظاہر اور باطن میں کامل فقیر سے معرفتِ اَللّٰہُ اور ذکرِ اَللّٰہُ طلب نہیں کرتا وہ عاقبت میں معرفتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طلب کیے بغیر دنیا کی محبت دِل سے باہر نہیں نکل سکتی۔

از دِل بدر کن بیشہ خطرات را

تا بیابی وحدت حق ذات را

ترجمہ: اپنے دِل سے خطرات کے جنگل کو باہر نکال دے تاکہ تجھے ذاتِ حق کی وحدت مل سکے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

تصور اسم اَللّٰہُ ذات کی مشق دِل کو اس طرح زندہ کر دیتی ہے جس طرح بارانِ رحمت کے قطرے

---

[1] راہِ فقر پر چلنے کیلئے راہِ فقر کا ظاہری علم رکھنا بھی ضروری ہے۔ جو شخص راہِ فقر کا علم حاصل نہیں کرتا وہ راہِ فقر پر نہیں چل سکتا اور اس راہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

خشک گھاس اور خشک زمین کو زندہ کر دیتے ہیں اور زمین سے سبزہ اُگ آتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ کا زیادہ تصور کرنے والے کے جسم کے ہر بال کی زبان ذکرِ اَللّٰہُ میں مصروف رہتی ہے اور اسم ''یَااَللّٰہُ''، ''یَااَللّٰہُ'' کا ورد کرتی ہے۔ مشق کرنے والے کے لیے تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات شیاطین اور اہلِ شیاطین کے شر سے تمام عمر کے لیے حصار بن جاتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی مشق کرنے والا دوزخ کی آگ سے نجات پالیتا ہے اور مشق کرنے والے صاحبِ تصور کی قبر اس کے لیے خلوت خانہ اور دلہن کی خواب گاہ بن جاتی ہے۔ منکر نکیر اسے دیکھ کر آداب بجا لاتے ہیں، حیرانی سے ان کے ہونٹ سِل جاتے ہیں اور بس اتنا ہی کہہ پاتے ہیں ''آفرین ہے تم پر! تمہارا یہاں آنا مبارک ہو''۔ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق کرنے والے کو سلک سلوک کی سب سے مختصر راہ یعنی فقر نصیب ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ ارواحِ انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے جن میں سے بعض کو یہ جانتا ہے اور بعض کو نہیں جانتا۔ جنہیں یہ جانتا ہے وہ اولیاء اللہ ہیں جو ذکرِ جلالیت کے وجد کے باعث شوریدہ حال اور جوش میں رہتے ہیں، جنہیں یہ نہیں جانتا وہ اس حدیثِ قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قبا کے نیچے چھپے ہوئے ہیں:

۞ اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: بے شک میرے کچھ ولی میری قبا کے نیچے اس طرح پوشیدہ ہیں کہ انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق کرنے والے صاحبِ تصور سے دوزخ کی آگ ستر سال کی دوری پر رہتی ہے۔

جان لے اسمِ اَللّٰہُ کے چار حروف ہیں۔ ''ا، ل، ل، ہ'' پس ان چاروں حروف میں چار عالم پائے جاتے ہیں۔ ایک ازل، دوسرا ابد، تیسرا دنیا اور چوتھا جنت۔

Marfat.com

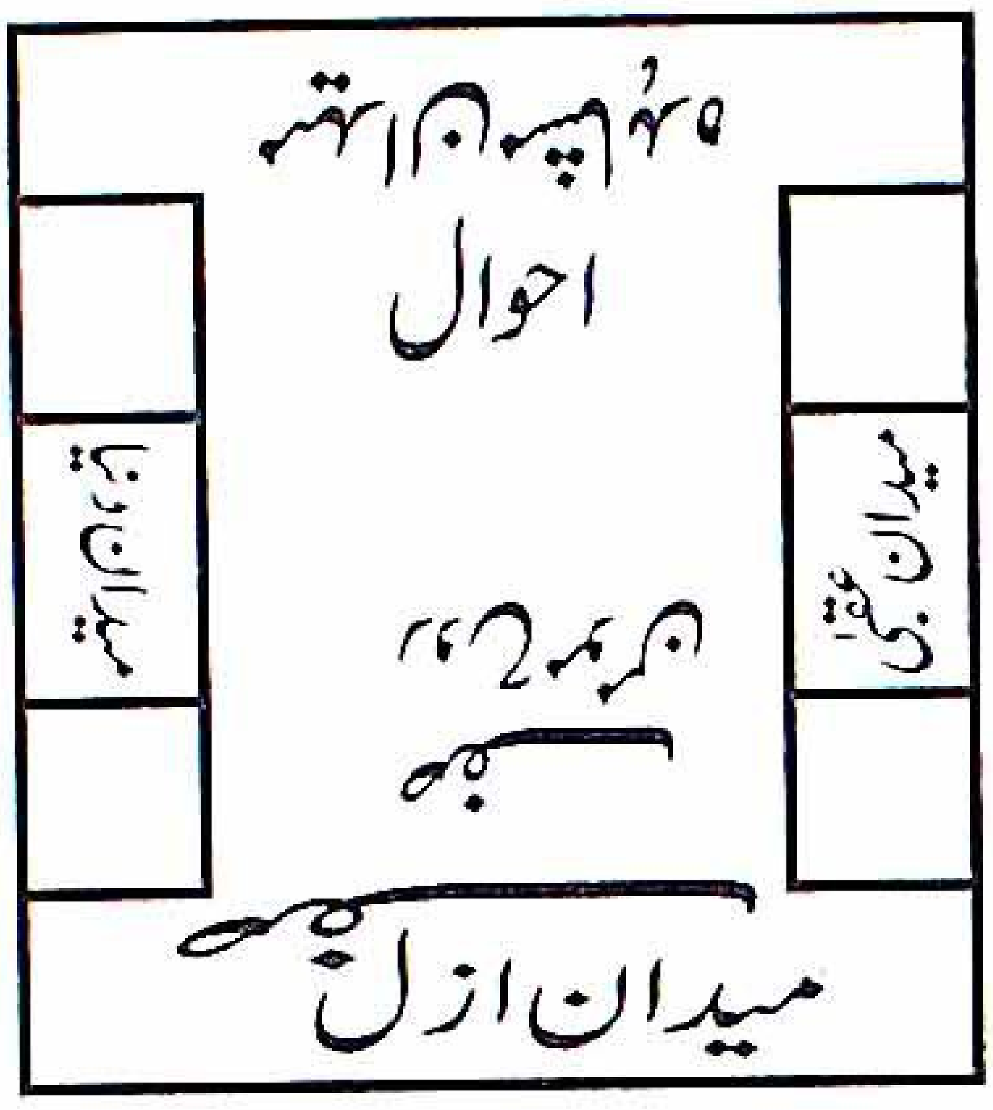

جس کا دِل حرف ''الف'' سے روشن ہو جاتا ہے اس کا دل جامِ جہاں نما بن جاتا ہے اور سکندر کے آئینہ کی طرح اتنا صاف ہو جاتا ہے کہ وہ اس میں اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھتا ہے اور عالمِ احدیت تک پہنچ جاتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ کے پہلے ''ل'' سے لاھوت کے مقام اور دوسرے ''ل'' سے لامکان کے لامحدود عالم تک پہنچ جاتا ہے اور حرف ''ہ'' سے ہدایت کے عالم میں پہنچ کر صاحبِ ہدیٰ[1] بن جاتا ہے۔ جس کے یہ احوال نہیں اس پر اسمِ اَللّٰہُ تاثیر نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اسمِ اَللّٰہُ کی کوئی خبر ہوتی ہے۔

جب طالبِ مولیٰ کے وجود میں اسمِ اَللّٰہُ ذات تاثیر کرتا ہے تو اس پر معرفت کا رنگ چڑھ جاتا ہے، وہ کمال کو پہنچ جاتا ہے، اس کے وجود سے دوری ختم ہو جاتی ہے اور وہ اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے۔ جب وہ اپنے دل کی طرف چشمِ عیاں سے نظر کرتا ہے تو دیکھتا ہے اس کے سر سے پاؤں تک ہر بال پر اسمِ اَللّٰہُ نقش ہے اور اس کے تمام وجود پر اسمِ اَللّٰہُ لکھا ہے۔ اس کے ہر بال، گوشت پوست، ہڈیوں، رگوں، مغز اور دل کو زبان مل گئی ہے (جن سے وہ ذکرِ اَللّٰہُ کر رہے ہیں)، وہ در و دیوار، بازار اور درختوں پر جس طرف بھی دیکھتا ہے اسے اسمِ اَللّٰہُ کا نقش ہی نظر آتا ہے۔ وہ جو کچھ سنتا یا بولتا ہے اسے اسمِ اَللّٰہُ کی آواز ہی سنائی دیتی ہے۔

دوزخ کی آگ اس سے ستر سال کے فاصلے کی دوری سے گزرتی ہے اور جنت ستر سال کا فاصلہ طے کر کے اس کا استقبال کرتی ہے۔ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق چھ قسم کی ہے۔ یعنی اسم

---

[1] ہدایت عطا کرنے والا، حقیقتِ محمدیہ تک پہنچ جاتا ہے، صاحبِ لولاک ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

''اَللّٰہُ''۔اسمِ ''لِلّٰہِ''۔اسمِ ''لَہٗ''۔اسمِ ''ھُوْ''۔اسمِ ''مُحَمَّدْ'' مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کلمہ ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ''۔جب کوئی ان میں سے کسی بھی اسمِ ذات یا اسمِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا کلمہ طیب کے تصور میں محو ہوتا ہے تو اس کا ہر گناہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے نور کے لباس کے نیچے چھپ جاتا ہے۔

''اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ''[1] کے یہ مراتب بھی سروری قادری مرشد سے حاصل ہوتے ہیں۔مرتبۂ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا[2] یہ ہے کہ موت کے تمام مراتب دنیاوی زندگی کے دوران ہی دیکھ لے یعنی (جان لے کہ) زندگی کی حقیقت کیا ہے اور مراتبِ موت کیا ہیں۔مراتبِ موت یہ ہیں کہ بندہ جان کنی کی حالت، حساب، عذاب وثواب اور پل صراط سے گزر جائے اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ سے حوضِ کوثر پر شراباً طہورا پیئے پھر ربّ العالمین کے حضور پانچ سو سال سجدے کی حالت میں رہنے اور بعد میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرنے والوں کی صف میں کھڑے ہو کر صف میں موجود تمام روحانیوں کے ساتھ کلمہ طیبات لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ذکر کرے، پھر ظاہری آنکھ سے دیدار و رویئت ربّ العالمین سے مشرف و معزز ہو اور دِل کی آنکھ ہمیشہ دیدار و لقاء کے راز پر رکھے۔جامع مرشد اسمِ اَللّٰہُ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے تصورات اور حاضرات سے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے یہ مراتب کھول کر دکھاتا ہے۔مرشد جامع سروری قادری ایسا ہی ہونا چاہیے۔

اے عزیز! ذکر کرنے والوں کا ذکر اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ ذکر کی کلید حاصل نہ کر لیں۔ذکر کی کلید اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور ہے۔اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے ذکر اس حد تک جاری وساری ہو جاتا ہے کہ اسے شمار نہیں کیا جا سکتا۔چنانچہ جسم کا ہر ایک بال علیحدہ علیحدہ ذکرِ اَللّٰہُ کا نعرہ اس طرح لگاتا ہے کہ سر سے قدم تک وجود کے تمام اعضاء گوشت، پوست، رگ، مغز، ہڈیاں

1۔ جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔

2۔ مرنے سے پہلے مرجاؤ۔

Marfat.com

جوش وخروش سے ذکرِ اَللّٰہُ میں محو ہو جاتے ہیں۔ یہ مراتب صاحبِ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ہیں کہ ان کے مغز[1] اور پوست[2] میں اللہ ہی ہوتا ہے۔

نیز چار چیزوں کو حاصل کئے بغیر ذکر کامل نہیں ہوتا۔ پہلی چیز (مقامِ) فنافی اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہو جانا، دوسری چیز مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنا، تیسری چیز ماسویٰ اللہ ہر چیز کا وجود سے نکل جانا اور چوتھی چیز بقاباللہ کے مراتب تک پہنچنا ہے۔ ان چاروں مراتب کا تعلق ان اذکار سے ہے: چنانچہ ذکرِ خفیہ سے مرتبۂ عین العیانی[3] نصیب ہوتا ہے، ذکرِ حامل سے نفس فنا ہو جاتا ہے، ذکرِ سلطانی سے روح کو فرحت نصیب ہوتی ہے اور ذکرِ قربانی سے قلب کو زندگی عطا ہوتی ہے۔ ان تمام اذکار کے مجموعہ کا علم رحمانی ہے جس کا حساب لکھنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ اگر کوئی شخص ذکر سے دیوانہ اور بے خود ہو جائے تو اس کے جسم کو چھو کر دیکھو، اگر اس کا جسم (ذکر کی) آتش سے انگارے کی طرح تپ رہا ہو تو سمجھ لو کہ یہ شخص معرفتِ اِلَّا اللّٰہ کے مشاہدہ میں غرق ہے۔ اگر اس شخص کا جسم مردے کی طرح ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ سرد ہو تو سمجھ لو کہ وہ انبیاء اور اولیاء کی مجلس میں ان سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ پس یہی توحید کے مراتب ہیں۔ اگر اس کا وجود نہ گرم ہو نہ ہی سرد ہو اور وہ آہیں بھر رہا ہو، گریہ زاری اور شور وفغان مچا رہا ہو تو ایسا شخص اہلِ تقلید میں سے ہے۔

جان لے کہ جب قلب جنبش کرتا ہے تو صاحبِ قلب تصورِ اسمِ اَللّٰہُ سے اپنے قلب پر اسمِ اَللّٰہُ ذات کے منقش نقش کو واضح طور پر دیکھتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ہر حرف سے سورج کے نور کی طرح روشن نور کے شعلے نکلتے ہیں جو اس کے قلب کے اردگرد کو روشن اور درخشاں کر دیتے ہیں اور اس کا قلب سر سے پاؤں تک نورِ ذات کی تجلیات میں گھر جاتا ہے۔ اس کے قلب کی زبان یا اللّٰہ،

---

1. مغز سے مراد باطن ہے۔

2. پوست (کھال) سے مراد ظاہر ہے۔

3. عین العیانی سے مراد باطن کی آنکھ کھل جانے سے ہر شے کی حقیقت کا طالب پر عیاں یعنی ظاہر ہو جانا ہے۔

Marfat.com

یا اَللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ذکر کرتی ہے۔ اس کا قلب جتنی مرتبہ اسمِ اَللّٰہُ کے ساتھ کلمہ طیب کا ذکر کرتا ہے ہر مرتبہ اسے ستر ہزار ختمِ قرآن کا ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے حد و بے شمار ثواب ملتا ہے۔ ایسا صاحبِ قلب ذاکر جب اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور میں آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں غرق ہو کر اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ تجلیاتِ ذات کے نور میں غرق ہو کر حضوریٔ ربوبیت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس اللہ کے حکم سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے نور کی عصمت و برکت اور پاک کلمات کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے اس کے اسی (80) سال کے گناہ کراماً کاتبین کے دفاتر سے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ پوشیدہ اور بے ریا عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ قبول و منظور ہے کہ اللہ کی نظر ہمیشہ دِل پر ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جب صاحبِ تصور آنکھیں بند کر کے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور کلمہ طیب کی ترتیب کے ساتھ مراقبہ میں جاتا ہے تو گویا اس نے تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تلوار ہاتھ میں لے لی ہے جس سے وہ تمام عمر کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں، نفس و شیطان، خناس، خرطوم اور تمام خطرات یعنی روئے زمین پر موجود اپنے تمام دشمنوں کو قتل کر دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ

ترجمہ: لمحہ بھر کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے افضل ہے۔

ایسے ذکرِ مدام[1]، تفکرِ تمام اور مراقبۂ حضور علیہ السلام کو مجموع الحسنات کہتے ہیں جو اس آیت کریمہ کے عین مطابق ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ○ (ھود-114)

ترجمہ: بے شک حسنات[2] سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور یہ ذکر ذاکرین کے لیے ہے۔

---

[1] ذکرِ مدام سے مراد سلطان الاذکار 'ھُو' کا ذکر ہے جو ہر سانس کے ساتھ مسلسل کیا جاتا ہے۔ [2] نیکیاں

Marfat.com

جان لے جب خفیہ ذاکر آنکھیں بند کرتا ہے تو وہ مراقبہ میں غرق ہو کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے بلند آواز سے مد کھینچ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہتا ہے۔ جو اس نعمتِ عظمیٰ[1] کو پالیتا ہے وہ حافظِ ذاکر رحمانی بن جاتا ہے اور جو کوئی اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رہتا ہے اس کا دل خراب، سیاہ اور شیطانی خطرات سے پُر رہتا ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان فرق کرنے والی چیز یہی قلب ہے۔ جس کا قلبِ سلیم اَللّٰہُ کے ذکر سے جاری ہے وہ روشن ضمیر انسان ہے ورنہ حیوان ہے۔ انسان اُسے کہتے ہیں جو ظاہر میں عبودیت میں مشغول ہو اور اس کا باطن دل میں اللہ تعالیٰ کی حضوری میں غرق ہو کہ یہ دونوں (اعمال) اس کے بال و پر ہیں۔ جان لے ہر وہ طریقہ جس کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے وہ چراغ کی مثل ہے اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حاضرات اور اس سے حاصل ہونے والی حضوری کا راستہ آفتاب کی طرح ہے۔ جب نورِ توحیدِ ذات کا یہ سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی تجلیات کے شعلہ سے قلب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ جب اسمِ اَللّٰہُ ذات کی روشنی لوحِ ضمیر پر نازل ہوتی ہے تو ایسی لوحِ ضمیر رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اس علم سے اسے معرفتِ توحید کے مقامات اور حیّ القیوم ذات کے تمام علوم حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ ان تمام علوم کا مفہوم جان لیتا ہے جو لوحِ محفوظ میں درج ہیں اس لیے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی برکت سے اس کی لوحِ ضمیر آئینہ سکندری[2] کی طرح صاف وشفاف ہو جاتی ہے۔ لوحِ محفوظ پر لکھی ہر حقیقت اور ہر علم اس کی لوحِ ضمیر میں سما جاتا ہے۔ پھر وہ لوحِ محفوظ اور لوحِ ضمیر پر لکھے اللہ کے کلام کا موازنہ کرتا ہے۔ اگر ظاہر و باطن کا موازنہ کرنے سے اللہ کا کلام درست تحقیق ہو جاتا ہے اور اگر (اس کی لوحِ ضمیر پر لکھے) تمام حروف (لوحِ محفوظ سے) مقابلہ کے بعد عظمت و کرم و شرف کے لحاظ سے اللہ کے ہاں مدِنظر آ جاتے ہیں تو اسے اس بات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر عرش، کرسی اور لوحِ محفوظ

---

[1] نعمتِ عظمیٰ لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہے۔

[2] آئینہ سکندری: ایسا آئینہ جس میں دونوں جہان واضح نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

پر نہیں بلکہ لوحِ ضمیر پر رہتی ہے۔ صاحبِ لوحِ ضمیر وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس پر حکمران ہو اور دائمی اطاعت اور بندگی میں لگا رہے۔ بندگی کے بغیر زندگی شرمندگی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات-56)

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا۔

ایسا دل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حرکت کرتا ہے اور نورِ اللہ کی حضوری کے مشاہدہ میں رہتا ہے اسے معرفتِ الٰہی نصیب ہو جاتی ہے۔ ایسا دل خانہ کعبہ کے گرد طواف کرے یا عرشِ اکبر کے گرد طواف کرے یا عرشِ اکبر اس کعبۂ دل کے گرد طواف کرے (ایک ہی بات ہے) اور یہ اس آیتِ مبارکہ کے عین مطابق ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰىؕ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۝ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۝ (طٰہٰ 8-4)

ترجمہ: (تخلیق کیا) زمین کو اور بلند آسمانوں کو۔ وہ رحمٰن ہے جس کا استویٰ عرش پر ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں ہے۔ اگر تو بلند آواز سے کچھ کہتا ہے تو بے شک وہ جانتا ہے اس چیز کو بھی جو راز ہے اور جو چیز چھپی ہوئی ہے۔ اللہ کے سوا کچھ موجود نہیں۔ اسی کے ہیں سب اچھے نام۔

جو شخص اللہ کے ننانوے (99) ناموں میں سے ہر ایک نام کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو اللہ کے ان ناموں کی تاثیر سے اس کے دل سے کدورت، سیاہی اور زنگار اُتر جاتا ہے۔ ایسے ہی اوصاف رکھنے والا دلِ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور سے روشن ہوتا ہے۔ ایسا بے زنگار، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پُرنور دلِ ہی "اِلٰــــہ" کی نگاہ کے لائق اور روشن ضمیر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِذَا

Marfat.com

تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہ ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔ فقیر وہ ہوتا ہے جسے الہام بالہام[1] اور جواب باصواب نصیب ہوتے ہیں۔ اے خام! اس مقام پر مغرور نہ ہو، یہ مقام بھی ابتدائی ہے۔ جان لے کہ دل ایک نور کے خانہ کی طرح ہے جو دائمی حضوری میں رہ کر اللہ کا مدِنظر رہتا ہے۔ نورِ دِل کے خانہ میں اللہ تعالیٰ کے نور کے سات خزانے موجود ہیں۔ پہلا خزانہ ایمان ہے، دوسرا خزانہ علم ہے، تیسرا خزانہ تصدیق ہے، چوتھا خزانہ توفیق ہے، پانچواں خزانہ محبت ہے، چھٹا خزانہ فقر ہے اور ساتواں خزانہ معرفتِ توحیدِ الٰہی ہے۔ ان سات خزانوں کی حفاظت کے لیے خانۂ دل کے گرد سات قلعے ہیں اور ہر قلعہ کے اندر نورِ الٰہی کے ستر ہزار لشکر ہیں جو ہر امر پر غالب ہیں۔ ان سات قلعوں کو ہفتے کے سات دن کے مطابق دل کے گرد آراستہ کر لیا جائے تو موت اور زندگی ہر حال میں خطرات، نفسانی خواہشات، وہمات، دنیا کے وساوس اور حادثات کے لشکروں سے دنیا اور آخرت میں اللہ کی امان میں آجاتے ہیں۔ یہ مراتب حضوریٔ فقر میں فنا فی اللہ اہلِ مشاہدہ کے ہیں جنہیں عارف باللہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سات قلعے سات تصور ہیں جو محض ایک ہفتہ کی محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ پہلا قلعہ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ہے، دوسرا قلعہ تصورِ اسمِ لِلّٰہُ ہے، تیسرا قلعہ تصورِ اسم لَہٗ ہے، چوتھا قلعہ تصورِ اسم ھُوْ ہے، پانچواں قلعہ تصورِ اسمِ محمدؐ ہے چھٹا تصورِ اسمِ فقر ہے اور ساتواں قلعہ تصورِ اسمِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

جب سالک اسمِ اَللّٰہُ کا تصور کرتا ہے تو اس کے قلب اور جسم کے ساتوں اندام[2] اللہ تعالیٰ کے نورِ توحید کا لباس پہن لیتے ہیں اور سالک توحید کے گہرے دریا میں اس طرح غرق ہو جاتا ہے۔ جب وہ دریائے توحید میں ایک بار غرق ہو جاتا ہے تو پھر موت اور زندگی کسی بھی حالت میں توحید

---

[1] الہام سے مراد خیر کی وہ بات ہے جو غیب سے بطورِ فیض دل میں القا کی جاتی ہے۔

[2] لغت میں اندام سے مراد انگ (یعنی جسم کے حصے) ہیں۔ اور فقر میں اندام سے مراد سات باطنی حواس ہیں۔ سات اندام سے نفسی، قلبی، روحی، سری، خفی، اخفیٰ اور انا مراد ہیں۔

Marfat.com

سے باہر نہیں آتا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حضوری میں رہ کر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف رہتا ہے۔ دونوں جہانوں کا نظارہ کرتا ہے اور کچھ بھی اس کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا۔ اسمِ اَللّٰہُ یہ ہے:

اَللّٰہُ

اور جب سالک اسمِ ''لِلّٰہُ'' کا تصور کرتا ہے تو اسے حسن اور سرود[1] اچھا نہیں لگتا اگرچہ حُسن حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت جیسا ہو اور سرود حضرت داؤد علیہ السلام کے سرود کی مثل خوش آواز ہو۔ جو آوازِ الست کے سنتے ہی اللہ تعالیٰ کی انوار و تجلیات کے حسن کے دیدار میں مست ہو گیا ہو اسے بھلا مخلوق کے حسن سے کیا کام؟ وہ ایک کو ہی جانتا ہے اور ایک ہی سے واسطہ رکھتا ہے اور ہمیشہ توحید کی قید میں رہتا ہے۔ اسمِ لِلّٰہ یہ ہے:

لِلّٰہُ

جب سالک اسمِ ''لٗہٗ'' کا تصور کرتا ہے تو حضوری عطا کرنے والا یہ اسم، جو تمام جہان کے لیے مشکل کشا اور باطن صفا ہے، اپنے پڑھنے والے کو توحید کی معرفت تک پہنچا دیتا ہے اور اسے ہمیشہ اللہ کے مدِنظر رکھتا ہے۔ یہ اسم سالک کے نفس اور شیطان کو قتل کر کے اسے دونوں جہانوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اس کا نفس قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے اور روح سرِّ کا لباس پہن لیتی ہے اور یہ چاروں (ایک دوسرے میں) محو ہو جاتے ہیں۔ اس اسم کے

---

[1] سرود: گانے کی آواز۔

Marfat.com

مراقبہ سے سالک کو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

لَہٗ

جب کوئی سالک اسمِ ''ھُــو'' کا تصور کرتا ہے تو اسے علمِ دعوت کا راز اور خزانہ حاصل ہوتا ہے جو اسے حضوری عطا کرتا ہے، وہ معیتِ حق تعالیٰ میں بار بار قرآنِ پاک کی آیات تلاوت کرتا ہے۔ یہ مراتب دعوت کے عامل، حافظِ ربانی کے ہیں جس کا قلب زندہ، نفس فانی اور روح بابصیرت اور پُرفرحت ہے۔ جو شخص اس طریقہ سے دعوت پڑھتا ہے وہ دعوتِ قبور کا عامل اور کامل حضوری رکھنے والا ہے۔ دعوت کی انتہا یہی ہے۔

ھُوْ

یہ جامع مراتب جوہر شناس[1] لوگوں کے لیے جمعیت بخش ہیں۔ جب سالک اسمِ مُحَمَّد ﷺ کا تصور کرتا ہے تو وہ ہر بات میں اپنی زبان نورِ محمدی ﷺ سے کھولتا ہے اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ جس شخص پر اسمِ مُحَمَّد ﷺ تاثیر کرتا ہے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے، اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے، وہ صراطِ مستقیم پر قائم رہتا ہے اور اسے عظیم عظمت نصیب ہو جاتی ہے۔ وہ حضرت مُحَمَّد ﷺ کا ہم دم، ہم قدم، ہم جان، ہم زبان، ہم کلام، ہم نظر اور ہم شنو[2] ہو جاتا ہے۔ وجود پر لباسِ شریعت پہن

---

[1] جوہر شناس: وہ لوگ ہیں جو اپنے وجود میں ''مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ'' کی حقیقت پہچان لیتے ہیں۔ جو اپنے جسمانی وجود میں موجود نورِ حق کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں۔ یہاں نورِ حق کو جوہر کہا گیا ہے کیونکہ یہی انسانی وجود کا اصل جوہر ہے۔

[2] شنو سے مراد سننے کی حس ہے۔

Marfat.com

لیتا ہے۔ صاحبِ تصور اسمِ محمد ﷺ نہ دم مارتا ہے اور نہ ہی شور مچاتا ہے۔ وہ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ [1] کا مرتبہ حاصل کرلیتا ہے۔ اسمِ محمد ﷺ کے حرف ''م'' کے تصور سے معرفتِ الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ حرف ''ح'' سے مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اسمِ محمد ﷺ کے دوسرے ''م'' سے اسے دونوں جہانوں کا نظارہ کرنے کی قوت حاصل ہوجاتی ہے اور حرف ''د'' سے ورد شروع کرتے ہی اسے تمام مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ چاروں حروف کفار و یہود کو قتل کرنے والی ننگی تلوار ہیں۔

محمد ﷺ

جو سالک اسمِ فقر کا تصور کرتا ہے وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ اُسے دنیا اور عقبیٰ کے تمام خزانوں پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے اور وہ جس کام کو کہتا ہے کہ ''اللہ کے حکم سے ہوجا'' وہ ہو جاتا ہے۔ اسمِ فقر کا تصور سالک کو ''سلطان الفقر'' تک پہنچا دیتا ہے۔ اسے جزو کل کی جمعیت حاصل ہو جاتی ہے اور اسے آیت وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا [2] کے مطابق مرتبہ فنا فی اللہ بقا باللہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اسمِ فقر یہ ہے:

فَقَرْ

جب طالب کلمہ طیب کا تصور کرتا ہے تو تمام علوم اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور اُسے قرآنِ پاک سے

---

[1] ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

[2] ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

Marfat.com

اسمِ اعظم مل جاتا ہے۔ تمام انبیاء اور اولیاء اللہ کی ارواح اس سے ملاقات کرتی ہیں۔ اسے ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اسے پہاڑوں[1] سے سنگِ پارس[2] مل جاتا ہے۔ تمام جن، انسان اور فرشتے اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں اور اس کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔ اگر صاحبِ تصورِ کلمہ طیب زمین سے گزرے تو تمام درختوں اور گھاس پھوس میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس سے بات کرتے ہیں۔ اگر وہ مٹی یا پہاڑ پر توجہ کرے اور چاہے کہ یہ سونا بن جائے تو وہ پہاڑ اور مٹی فوراً سونا بن جاتے ہیں۔ اگر وہ آگ اور پانی کو پیدا کرنا چاہے تو اللہ کے حکم سے وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کافر پر توجہ کرے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے اگر جاہل پر توجہ کرے تو وہ عالم بن جاتا ہے۔ اگر مریض پر نظر ڈالے تو اسے شفا نصیب ہو جاتی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ ان تمام باتوں کی چابی اسی نقش میں ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

ذکرِ قلبی وہ ہے جو قلب کے ساتوں قلعوں میں داخل ہو کر ولایتِ قلب تک پہنچ جائے اور اس میں پائے جانے والے اللہ تعالیٰ کے ساتوں خزانوں کو بغیر کسی ریاضت اور رنج کے اپنے تصرف میں لے آئے۔ اس (ذاکرِ قلبی) کو صاحبِ ولایتِ قلب کا نام دیا جاتا ہے۔

---

1. یہاں پہاڑ سے مراد انسان کا عنصری بشری وجود ہے۔
2. پارس کو انسان کے عنصری بشری وجود میں موجود نورِ ذاتِ الٰہی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

پس مقامات تین ہیں۔ مقامِ خوفِ نفس، جو شخص خوفِ نفس کے مقام پر رہتا ہے وہ گناہوں سے توبہ کر کے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا[1] پکارتا ہے۔ جب وہ مقامِ رجا پر پہنچتا ہے تو وہ اطاعت و بندگی کی طرف رجوع کر لیتا ہے جس سے اس کی روح کو حلاوت نصیب ہو جاتی ہے کیونکہ روزِ ازل سے روح کا مقام رجا ہی ہے۔ نفس اور روح کے درمیان قلب کا مقام ہے۔ جب وہ مقامِ قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس میں غرق ہو جاتا ہے تو اس کا جسم قلب بن جاتا ہے اور اس کے ساتوں اندام نوری لباس پہن لیتے ہیں۔ مقامِ رجا اور خوف دونوں اس کے مدِنظر رہتے ہیں اور وہ اولیاء اللہ کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیاء اللہ کو نہ خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔

اولیاء اللہ انہیں کہتے ہیں جنہوں نے سر سے قدم تک اللہ کی رحمت کو ایمان، صدق، تصدیق اور یقین کے ساتھ اوڑھ رکھا ہو اور جو کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذاکر ہوں۔ یہ تمام چیزیں ایمان اور رحمت کی بنیاد ہیں جو صرف اہلِ ایمان والے کو ہی نصیب ہوتی ہیں اور انہی سے عاقبت سنورتی اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ جو شخص اس دنیا سے ایمان کے ساتھ گیا وہ اپنے ساتھ سینکڑوں خزانے لے گیا اور جو ایمان کے بغیر مرا وہ گویا مفلسی کی موت مرا۔

جان لے ذکر چار انداز سے کیا جاتا ہے، زبان سے، قلب سے، روح سے اور سرّ سے۔ صاحبِ ذکرِ زبان کی زبان تلوار بن جاتی ہے۔ صاحبِ ذکرِ قلب کے دِل میں ذکرِ قلب سے اللہ تعالیٰ کی

---

[1] ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

Marfat.com

محبت کا ایسا داغ لگتا ہے کہ وہ ذکرِ اَللّٰہُ کے سوا کسی اور چیز سے انس، الفت اور محبت نہیں کرتا۔ ذکر سے اس کا قلب تصدیق کے مرتبہ پر پہنچ کر زندہ ہو جاتا ہے اور زندگی اور موت کسی حالت میں نہیں مرتا۔ ذکرِ روح کرنے والا ہمیشہ ارواحِ انبیاء و اولیاء اللہ کا ہم مجلس رہتا ہے اور نفسانی لوگوں کی مجلس اسے ہرگز پسند نہیں آتی۔ صاحبِ ذکرِ سِرّ ظاہر اور باطن میں اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے جو اس پر بارش کی طرح رحمت بن کر برستی رہتی ہیں۔ جب ان چاروں اذکار کا مجموعہ کسی پر یکبارگی کُھل جاتا ہے تو وہ خاکسار، فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ جب صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات، اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حروف میں غرق ہوتا ہے تو اسے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ہر حرف زمین و آسمان کے ساتوں طبقات، عرش، کرسی، لوح و قلم بلکہ دونوں جہانوں سے وسیع نظر آتا ہے۔ پس جو کوئی اس وسیع مقام میں آ جاتا ہے وہ مقامِ معرفت، توحیدِ مطلق، فنا فی اللہ، بقا باللہ، تجرید و تفرید[1] کا حامل ہو جاتا ہے۔ جو کوئی اسم ذات کے ان حروف میں سے کسی ایک حرف کا بھی محرم ہو جاتا ہے وہ اہلِ ذات ہو جاتا ہے، اس کا وجود مطلق پاک ہو جاتا ہے۔ پس جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ ذات پاک کے حروف میں محو ہو جاتا ہے اسے قیامت کے دن حساب کتاب کا کیا خطرہ؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیاء اللہ کو نہ خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔

---

[1] تجرید و تفرید: تجرید یہ ہے کہ طالب ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا ہے، نفس اور شیطان سے اس نے خلاصی پالی ہے۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدِنظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا ہے۔ اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا۔ تفرید اسے کہتے ہیں کہ طالب فرد ہو بظاہر شب و روز عام لوگوں کی طرح رہتا بستا ہو اور ان سے تعلقات رکھتا ہو یعنی عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہو لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت اور ربوبیت میں غرق ہو۔ حضرت شیخ شہاب الدینؒ فرماتے ہیں: تجرید میں اغیار کی نفی ہے اور تفرید میں اپنے نفس کی نفی ہے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ کے حروف کی معرفت کا محرم ہو جاتا ہے، دنیا اور آخرت کی ہر چیز اس پر منکشف ہو جاتی ہے اور وہ معروف عارف[1] بن جاتا ہے۔ ظاہر میں وہ مخلوق کے نزدیک حقیر اور خوار ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ ہوشیار ہوتا ہے۔ تمام انبیاء، اولیاء اور اہلِ بہشت کی ارواح اس کی مشتاق ہوتی ہیں۔ ایسے عارف کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حروف کا عارف باللہ[2] کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ اٹھتے بیٹھتے جو کام بھی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے کرتے ہیں۔ ان کا کوئی بھی دینی و دنیاوی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

❁ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ

ترجمہ: حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

ان کا ہر حال، ہر قال، ہر عمل اور ہر فعل معرفت و وصالِ الٰہی کی بنا پر ہوتا ہے کیونکہ ان سب کی بنیاد تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات پر ہے۔ ان کے ہر کام کی بنیاد حقیقتِ مطلق اور اس سے وصل پر ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کے عمل مخلوق کی نظر میں گناہ ہوتے ہیں لیکن خالق کی نظر میں وہ اعمال درست اور باعثِ ثواب ہوتے ہیں۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی ملاقات میں ان کے کام ایک دوسرے کے مخالف ہیں جیسا کہ سورۃ الکہف میں آیا ہے کہ خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ کر غرق کر دیا، گرتی ہوئی دیوار کو دوبارہ کھڑا کر دیا اور بچے کو قتل کر دیا۔

❁ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ (الکہف-78)

ترجمہ: کہا (حضرت خضرؑ نے) یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔

1۔ عارف: وہ انسان یا طالب جو دیدارِ الٰہی میں غرق ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اسے حاصل ہو اور تمام عبادات اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر کرتا ہو۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

2۔ عارف باللہ: یہ فنا کے بعد مقامِ بقا ہے جہاں انسان کامل ہو کر تلقین و ارشاد کی مسند پر فائز ہوتا ہے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

جان لے کہ مخلوقات میں سے بحر و بر اور خشکی اور تری کی کوئی بھی چیز قرآنی آیات سے باہر نہیں ہے۔ جان لے! بعض بزرگ بارہ سال یا چالیس سال تک ریاضت کر کے لوحِ محفوظ پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں، عرش پر پہنچ جاتے ہیں اور عرش سے بھی آگے ہزاروں ہزار مقامات تک اُڑ کر پہنچ جاتے ہیں، مقامِ غوثیت وقطبیت حاصل کر کے طالب مرید بناتے ہیں، عزو جاہ دولت و شہرت حاصل کر لیتے ہیں، کشف و کرامات کے ذریعے جنوں اور مؤکلات پر اپنا حکم چلاتے ہیں اور انہی مراتب کو اللہ کی معرفت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ بعض بزرگ ذکرِ قلب کرتے ہیں اور بہت زیادہ ذکرِ قلب کی بدولت لوحِ ضمیر کے مطالعہ میں غرق ہو جاتے ہیں جہاں انہیں الہام ہونے لگتا ہے جسے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی کامل معرفت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ بعض ذکرِ روح اختیار کرتے ہیں جس سے سر میں موجود دماغ جنبش کرنے لگتا ہے۔ دماغ تجلیاتِ روح سے نوری چراغ کا مشاہدہ کرتا ہے جسے وہ توحید اور معرفتِ الٰہی سمجھتے ہیں۔ یہ تمام مراتب مخلوق کے درجات ہیں اور مراتب و درجات کے حامل تمام لوگ اہلِ تقلید ہیں، وہ فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور توحیدِ باری تعالیٰ کی معرفت سے بہت دور ہیں۔

مطلب یہ کہ ان میں سے کسی نے نہ تو اللہ کی ابتدا کو دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ تعالیٰ کی انتہا تک پہنچا ہے۔ پس معرفت کیا چیز ہے؟ توحید کسے کہتے ہیں؟ مشاہدۂ قرب اور حضور کیا ہے؟

سن! سلکِ سلوک، اللہ کی معرفت، قربِ توحید اور مشاہدۂ حضوری یہ ہے کہ جب طالبِ اللہ تصور اسمِ اَللّٰهُ کے ساتھ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا تصور کرتا ہے تو اسمِ اَللّٰهُ ذات اور کلمہ طیبات کے ہر حرف سے نور کی تجلیات نکلتی ہیں اور اہلِ تصور کو لامکان میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچا دیتی ہیں کہ لامکان حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدِ نظر رہتا ہے جہاں دریائے واحدانیت میں طرح طرح کی موجیں ''وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ'' کے نعرے بلند کرتی رہتی ہیں۔ جو نورِ اَللّٰهُ سے اس دریائے توحید کے کنارے تک پہنچ جاتا ہے اور اسے دیکھ لیتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس کا ہاتھ پکڑ کر اس دریائے وحدت میں ڈال کر غوطہ دیتے ہیں وہ غواصِ

Marfat.com

توحید[1] ہو جاتا ہے اور مرتبہ فنا فی اللہ پر پہنچ جاتا ہے۔ دریائے وحدت میں غوطہ زن ہونے کے بعد بعض سالک تو مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض مجذوب سالک اہلِ توحیدِ ذات ہو جاتے ہیں۔ اہلِ درجات مراتبِ ذات سے حجاب میں ہیں۔ جو دریائے نورِ توحید میں غرق ہو جاتا ہے وہ لامکان میں پہنچ جاتا ہے جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ لامکان غیر مخلوق ہے اور مکانِ لامکان کی مثال نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس جگہ نہ دنیا کی گندگی کی بو ہے اور نہ ہی نفس کی ناپسندیدہ خواہشات کی گنجائش ہے۔ یہ بندگی میں دائمی غرق ہونے کی جگہ ہے۔ شیطان کا لامکان میں داخل ہونا ممکن نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ:

❁ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ ہی نظر آئے گا۔

مطلب یہ ہے کہ لامکان میں جدھر بھی دیکھو گے تمہیں ہر طرف توحید کا نور ہی نظر آئے گا۔ یہ مراتب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت، شریعت کی برکت اور کلمہ طیب لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حاصل ہوتے ہیں۔ لامکان کی یہ راہ تحقیق کی راہ ہے۔ جو اس میں شک کرتا ہے وہ زندیق ہے۔

اے عزیز! جب تک طالب کا وجود چار ذکر، چار مراقبوں اور چار فکر سے پختہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لائق نہیں ہوتا۔ پہلا ذکرِ زوال ہے۔ ذکرِ زوال کو شروع کرتے ہی ادنیٰ اور اعلیٰ ہر قسم کی مخلوقات اور بے شمار مرید اور طالب (ذاکر کی طرف) رجوع کرتے ہیں۔ جب ذکرِ زوال اختتام پذیر ہوتا ہے تو سب مرید اور طالب یہ کہتے ہوئے منہ موڑ لیتے ہیں کہ اس ذکر و فکر سے ہماری ہزار بار توبہ۔ پس وہی طالب مرید اپنے حال پر ثابت قدم رہتا ہے جو معرفتِ وصالِ الٰہی حاصل کر کے انتہا تک پہنچ چکا ہو۔ دوسرا ذکرِ کمال ہے جسے شروع کرتے ہی فرشتے ذاکر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور فرشتوں کے لشکر اس کے اردگرد اکٹھے ہو

---

[1] غواصِ توحید: توحید کے دریا میں غوطہ لگانے والا۔

Marfat.com

جاتے ہیں۔ کراماً کاتبین اُسے نیکی اور بدی کے بارے میں الہام کرتے ہیں اور گناہوں سے بچا کر رکھتے ہیں۔ جب ذکرِ کمال مکمل ہوتا ہے تو تیسرا ذکرِ وصال شروع ہو جاتا ہے۔ ذکرِ وصال شروع کرتے ہی اسے باطن میں انبیاء اور اولیاء کی مجلس نصیب ہو جاتی ہے۔ جب انبیاء و اولیاء اللہ کا وصال عطا کرنے والا یہ ذکرِ وصال اختتام پذیر ہوتا ہے تو چوتھا ذکرِ احوال ہے۔ ذکرِ احوال کے نورِ تجلیات سے ذاکر کو مراتبِ فنافی اللہ بقاباللہ حاصل ہو جاتے ہیں۔ جب ذاکران چاروں اذکار سے گزر جاتا ہے تو پھر اس کا وجود مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لائق ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ جس شخص پر مرشد کی تلقین وارشاد اور تعلیم کا اثر نہ ہو رہا ہو نہ اس کا دِل ذکرِ اَللّٰہُ میں مشغول ہو رہا ہو اور نہ ہی اسم اَللّٰہُ ذات اس کے دِل میں قرار پکڑ رہا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ وہ اسم اَللّٰہُ کے تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کو لازم کرے۔ اپنے تصور میں تفکر سے اسمِ اَللّٰہُ اور فقر کو مدِنظر رکھے۔ اپنی پیشانی پر، زبان پر، دونوں کانوں پر، دونوں آنکھوں پر اور قلب پر اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھنے کی مشق کرے۔ اپنے سینے پر اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشق کرے۔ دونوں کندھوں اور ہاتھوں پر، ناف پر، ناف کے دائیں اور بائیں آگے پیچھے اور دونوں پہلوؤں پر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق کرے۔ سر اور دماغ کے اوپر اسم ''ھُو'' کی مشق کرے۔ جب تصور سے وجود پر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی یہ تمام تر مشق کی جاتی ہے تو تصور کرنے والے کے وجود کے ساتوں اندام نور بن جاتے ہیں۔ اسمائے اَللّٰہُ ذات اس کے وجود پر غالب آ جاتے ہیں۔ اس کے وجود میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مکمل تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ کسی بھی حال میں اس کا ایمان اُس سے جدا نہ ہو بلکہ ہمیشہ مزید روشن اور تاباں ہوتا رہے، ہرگز سلب نہ ہو اور اسے ہمیشہ اللہ کی معرفت حاصل رہے تو اسے چاہیے کہ ہمیشہ تصور میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کو دیکھتا رہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور میں غرق رہتے تھے۔

اگر کسی کے وجود میں اسمِ اَللّٰہُ ذات سکونت[1] اور قرار نہ پکڑ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دن رات تفکر سے

---

[1] یہاں سکونت سے مراد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا وجود میں جاری ساری ہونا ہے۔

Marfat.com

اپنے دِل، سینہ، دماغ اور آنکھوں پر اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھے۔ چند روز بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات اس کے وجود کے ساتوں اندام کو قید کر کے ان پر اپنا قبضہ کر لے گا۔ تجلیاتِ ذات اس کے سر سے پاؤں تک رواں ہو جائیں گی، اسمِ اَللّٰہُ ذات اس کے وجود میں سکونت پکڑ لے گا اور پھر کبھی اس سے جدا نہ ہو گا اور اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دے گا۔ تمام حقیقتیں اس پر کھل جائیں گی۔ اسے صادق یقین رکھنا چاہیے تا کہ اُسے اس کا مکمل مقصد حاصل ہو جائے۔ جو تصور سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی یہ مشقِ مرقوم اپنے سر اور دماغ پر کرے گا تو اس کے سر سے پاؤں تک، قلب، قالب، ساتوں اندام اور پورا جسم نور کی تجلی بن جائے گا۔ اس کا باطن اللہ کے مدِنظر اور حضوری سے معمور رہے گا۔ وہ جو بھی دیکھے گا کلمہ طیب اور قدرتِ الٰہی کے نور سے دیکھے گا اور ہمیشہ حضوری اور آگاہی کے مشاہدہ میں رہے گا۔ آگاہی یہ ہے کہ اُس پر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[1] کا علم کھل جائے۔ جان لے کہ جو شخص قربِ اللہ سے ایسی توجہ حاصل کر لیتا ہے اس کی توجہ قیامت تک رکتی نہیں ہے۔

دماغ کا دائرہ اس طرح رقم کیا جاتا ہے:

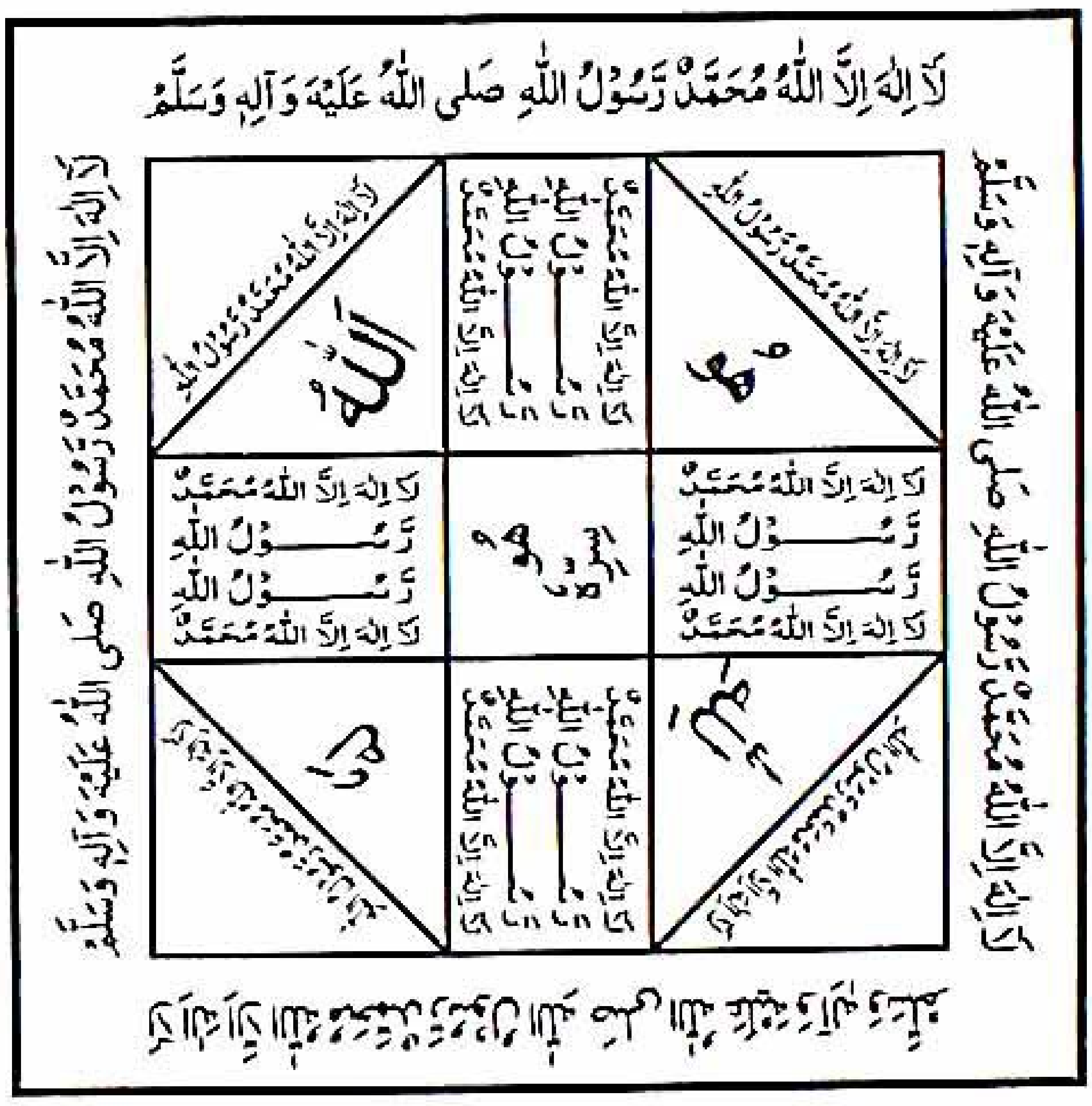

نقل ہے کہ درویش پانچ قسم کے ہیں۔

پہلے کشف القلوب رکھنے والے جو ہر دل کی خبر رکھتے ہیں۔ دوسرے کشف القبور رکھنے والے

[1] ترجمہ: اور (اللہ نے) آدمؑ کو تمام اسماء کا علم سکھایا۔

Marfat.com

جنہیں دونوں جہانوں کی خبر ہوتی ہے۔ تیسرے اوتاد اور چوتھے قطب جو ساتوں زمین و آسمان کی خبر رکھتے ہیں۔ پانچویں غوث جو عرش اور عرش سے اوپر کے ستر ہزار حجابات کی خبر رکھتے ہیں۔ چھ اوتاد کے برابر ایک قطب کا مرتبہ ہے اور چھ قطب کے برابر ایک غوث کا مرتبہ ہے۔ ایک روایت ہے کہ ہر رات غوث کے تین سو ساٹھ ہزار جسم پیدا ہوتے ہیں اور غوث اپنے ہر جسم کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور قطب نیم پیر ہے جبکہ غوث مکمل پیر ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ قیامت کے روز شرمسار ہوگا۔

جان لے کہ اگر کسی کا نفس سرکش اور ابلیس کی موافقت اختیار کر کے ہوا و ہوس میں مبتلا ہو چکا ہو، یا کوئی اس قدر مفلس ہو چکا ہو کہ نہ ظاہر میں اس کا دِل غنی ہو اور نہ باطن میں اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہو، فقر اور فاقہ کی ہلاکت کے خوف سے اس نے درویشوں کے سامنے گداگری شروع کر دی ہو اور اضطراری فقیری[1] اختیار کر لی ہو جو کہ سراسر فقرِ مکب[2] ہے، اگر کوئی شکستہ دِل طالب فقیرِ کامل اور مرشد مکمل کے پاس جائے اور کہے کہ مجھے تجھ سے حق کا وصال نہیں ملا اور کچھ حاصل نہیں ہوا، اگر کوئی دائمی بیمار رہتا ہو، بیماری کی سختی سے بے قرار ہو، نیند بالکل نہ آتی ہو، ہر وقت جاگتا رہے، جو طبیب یا حکیم اس کی نبض دیکھے تو یہی کہے کہ یہ لا علاج ہے اور ہرگز تندرست نہیں ہو سکتا، اگر کوئی دعوت پڑھنے سے رِجعت کھا کر دیوانہ ہو جائے جیسے کہ کوئی افسردہ مردہ ہو، اگر کوئی فقیر علّیین کے مراتب سے گر کر سجّین میں آ گیا ہو اور اس پر راہِ سلک سلوک بند ہو چکی ہو، اگر کسی کی کسی کے ساتھ اس قدر دشمنی ہو گئی ہو کہ اخلاص کے ساتھ دوستی ناممکن ہو چکی ہو، اگر کسی طالب کا مرشد ہی اس سے دشمنی پر اتر آئے اور اس کا روشن ضمیر دل مردہ ہو چکا ہو اور ہر وقت اس کا حال بے حال ہی رہتا ہو، معرفتِ الٰہی اور وصالِ الٰہی سے محروم ہو گیا ہو اور دیوانگی کے عالم

---

[1] اضطراری فقیری: کچھ لوگ فقر مجبوری کی حالت میں یا لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اختیار کرتے ہیں یا پھر مشائخ بن کر مقامِ عز و جاہ مقصود ہوتا ہے ایسے فقر کا اللہ کی معرفت و دیدار سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ اسے ''فقرِ اضطراری'' کہتے ہیں۔ فقرِ اضطراری حاصل کر کے فقیری کرنا اضطراری فقیری کہلاتی ہے۔

[2] فقرِ مکب: منہ کے بل گرانے والا فقر یعنی فقرِ اضطراری مراد ہے۔ ایسے فقر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کی پناہ مانگی ہے۔

Marfat.com

میں زوال کے مراتب پر پہنچ گیا ہو، اگر کسی کی دعوت رواں نہ ہو رہی ہو، اگر ذاکر قبض و بسط[1] کی حالت سے باہر نہ آ رہا ہو اور سکر و صحو[2] کی حالت سے چھٹکارہ نہ پا رہا ہو اور اگر کسی کو خواب اور مراقبہ کے دوران کفار کو دیکھتا ہو یا اہلِ بدعت کی مجلس نظر میں خود کو بیٹھے ہوئے دیکھتا ہو، اگر کسی پر بہت زیادہ نیند کا غلبہ ہو اور اسے بیداری اور دل کی زندگی نصیب نہ ہوتی ہو اور اگر کوئی فسق، فجور، ظلم و ستم اور شراب پینے پلانے سے نجات نہ پا رہا ہو تو ان تمام بیان کردہ چیزوں کا علاج اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور سے ممکن ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ کی برکت، حضوری اور دعوتِ اہلِ قبور سے ان تمام احوالات میں سے ایک طریق تحقیق کے مطابق شناخت ہو جاتا ہے اور اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ جو کوئی اس طریقہ کو سمجھ لیتا ہے وہ اپنے تمام مطالب، مقاصد اور مراتب کو پالیتا ہے۔ عوام کی نظروں سے یہ خزانہ چھپا ہوا ہے۔ حکمت کا یہ خاص خزانہ دین اور دنیا دونوں پر مکمل تصرف رکھتا ہے۔ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حاضرات کی راہ وحدانیت کی راہ ہے۔ یہ راہ اللہ کی عطا ہے جس کا راز ریاضت کرنے سے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ اللہ کا فیض اور فضل ہے جو مجاہدہ کے بغیر مشاہدہ کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ خزانہ مشقت سے ہاتھ نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس بخشش کا تعلق محنت سے نہیں ہے، اللہ کی معرفت اور محبت سے ہے۔ اللہ کی اس راہِ رحمت کا تعلق ذکرِ مذکور سے نہیں ہے بلکہ قربِ حضور سے ہے۔ اللہ کے لطف و کرم کی یہ راہ فکر سے نہیں بلکہ نفس کو فنا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ راہ اولیاء اللہ کے شرف کی راہ ہے،

1۔ قبض سے مراد تنگی اور بسط سے مراد کشادگی ہے۔ یہ باطنی حال اللہ کے اسمِ قابض اور اسمِ باسط کی تجلیات سے طالب پر وارد ہوتے ہیں۔ قبض صفاتِ نفس کے غلبہ سے اور بسط صفاتِ قلب کے غلبہ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ تسلیم و رضا کے انتہائی مقام پر پہنچ کر طالب ان احوال کی قید میں نہیں رہتا۔

2۔ سکر و صحو: روحانی حال یا تجلی خاص کے غلبہ کا نام ''سکر و مستی'' ہے۔ ''سکر'' قلب کا جوش و خروش اور ''مستی'' ہے۔ جو ذکر یا تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات یا دیدارِ یار کے موقع پر پیدا ہوتا ہے اس سے طالب بے خود اور بیگانہ ہو جاتا ہے اور حالتِ سکر و مستی سے واپس آنے کا نام ''صحو'' ہے۔ صحو کے معنی ہوشیاری کے ہیں۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

طلبِ دنیا مردار کی نہیں بلکہ اللہ کی توحید میں غرق ہو کر اس کے دیدار کی راہ ہے۔ یہ دعوت کی راہ نہیں ہے بلکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری میں دیدار سے مشرف ہونے کی راہ ہے۔ یہ رجعت کی نہیں بلکہ جمعیت کی راہ ہے۔ یہ تمام مقاماتِ ذات اُس وقت کھلتے ہیں جب نفس کی مخالفت کرتے ہوئے تصور میں تفکر کی انگلی سے ناف اور قلب سے سر اور دماغ تک ستر مرتبہ اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھنے کی مشق کی جائے۔ مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنے سے کُل اور جز کی ہر چیز نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روشن ہو جاتی ہے۔ جمعیت، مقصودِ معرفت اور توحیدِ معبود کی کلید اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

اسمِ اَللّٰہُ کے چار حروف ہیں جن کی بدولت طالب کے وجود میں چار دریا ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پہلا دریائے توکل، دوسرا دریائے ترک، تیسرا دریائے توحید اور چوتھا دریائے معرفت ہے۔ جو شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ لگا لیتا ہے وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب ذکر کی ضرب لگانے اور قوت وقدرت رکھنے والے نور الہدیٰ عارف قادری کے ہیں۔

کسی را تصور بتاثیر شد
کہ غالب بکونین او میر شد

ترجمہ: جس پر (اسمِ اَللّٰہُ ذات کے) تصور کی تاثیر ہو جاتی ہے وہ دونوں جہانوں پر غالب آ کر ان پر حاکم ہو جاتا ہے۔

کہ روشن تصور بہ از آفتاب
حجابش نماند شود بی حجاب

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور سورج سے زیادہ روشن ہے، یہ تمام حجابات کو بے حجاب کر دیتا ہے۔

تصور (اسمِ اَللّٰہُ ذات) کے غلبہ سے نفس مغلوب ہو کر تابع اور فرمانبردار غلام بن جاتا ہے اور تصور کرنے والے کے وجود سے کلام کرتا اور سنتا ہے۔ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی توجہ سے نفس کی پہچان ہوتی ہے اور نفس تباہ ہو جاتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

Marfat.com

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا بے شک اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا بیشک اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

تصور کے غلبات سے قلب کو قوت، قدرت اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس تصور کے غلبات سے روح کو اللہ کی ذات کے نور کی لذت نصیب ہوتی ہے اور روح نفس کی قید سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اسی تصور کے غلبات سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے تمام رازوں کے انوار کے گونا گوں مشاہدات ہوتے ہیں۔ اسی تصور کے غلبات سے (طالب) صاحبِ راز، لایحتاج اور بے نیاز بنتا ہے۔ تصور اسم اَللّٰهُ ذات، تصور اسم مُحَمَّدٌ رسول اللہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تصورِ کلمہ طیبات کو بنیاد بنانے والے صاحبِ تصور پر سب سے پہلے دو علم واضح اور روشن ہوتے ہیں۔ علمِ ظاہر جو عبادات کا علم ہے اور علمِ باطن جو معرفتِ توحید اور نورِ ذات کے مشاہدات کا علم ہے۔

چنانچہ فرمان ہے:

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُکَاشِفَةِ

ترجمہ: علم کی دو قسمیں ہیں ایک علمِ معاملہ اور دوسرا علمِ مکاشفہ۔

اسم اَللّٰهُ ذات کے مقامات کا دائرہ:

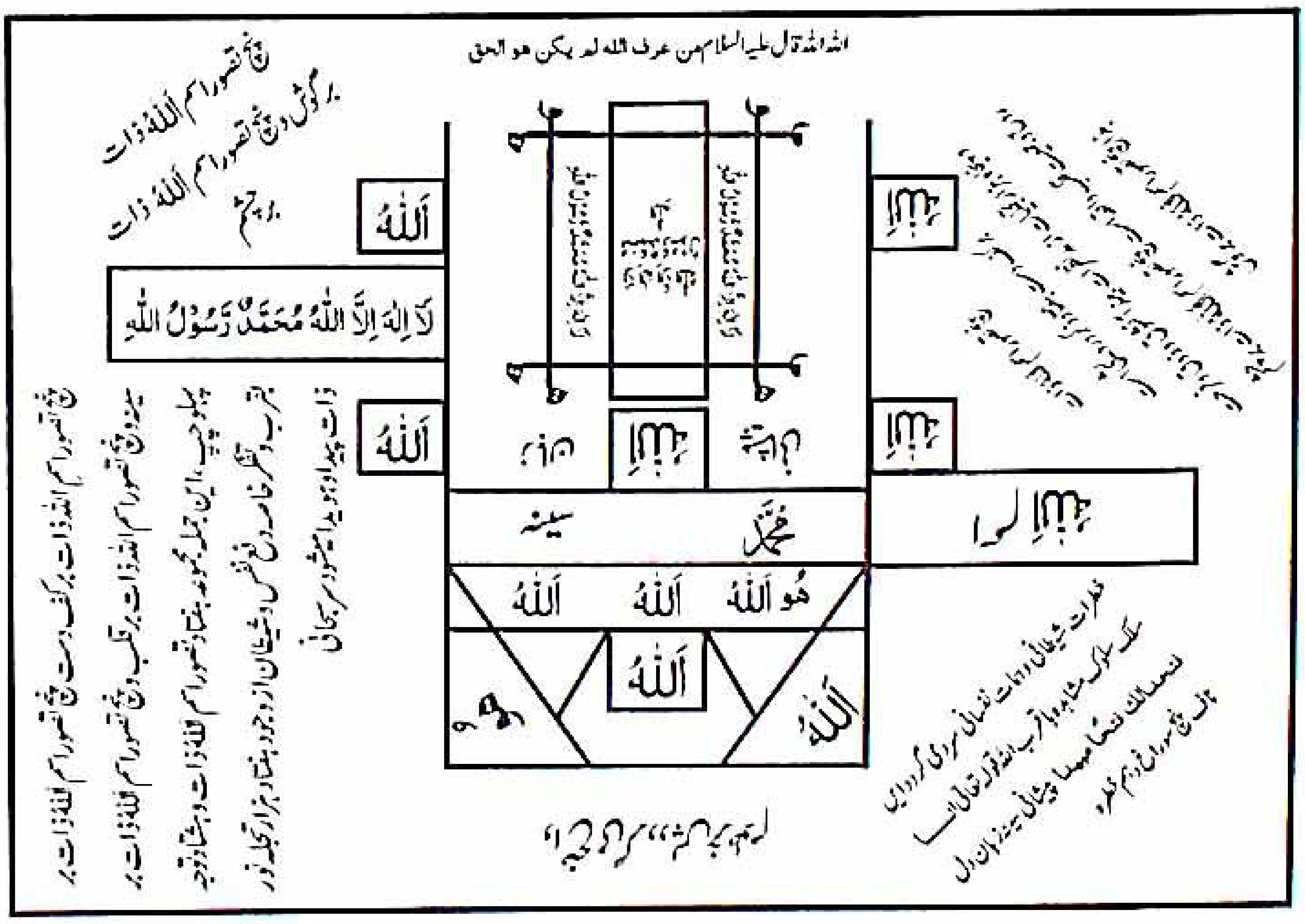

Marfat.com

یہ نقش ہر مشکل کو دور کرتا ہے۔ جو کوئی اس نقش کی توجہ حاصل کر لیتا ہے عجب نہیں کہ وہ عرش سے تحت الثریٰ تک ہر چیز کی زیر وزبر کو جان لیتا ہے۔ یہ راہ پڑھنے پڑھانے کی نہیں، مرتبۂ فقر کی ہے جو ہر ملک اور ولایت پر غالب آکر (طالب کو) صاحبِ بست وکشادہ[1] اور صاحبِ اختیار مالک الملکی فقیر[2] بنا دیتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے ملک کی ولایت دے کر نواز دیتا ہے اور جسے پسند نہیں کرتا اسے معزول کر کے ملک سے نکال دیتا ہے۔ یہ تمام کام اہلِ ذات کے تفکر سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اے باھُوؒ فنافی ھُو! فقیر سے ڈر کہ تمام خزانے اور دولت ان ہی کے تصرف میں ہے۔ اس نقشِ کامل سے ہر شے کھل کر واضح ہو جاتی ہے۔ یقین جانو کہ یہ نقش مقامِ انبیاء کا تاج ہے۔

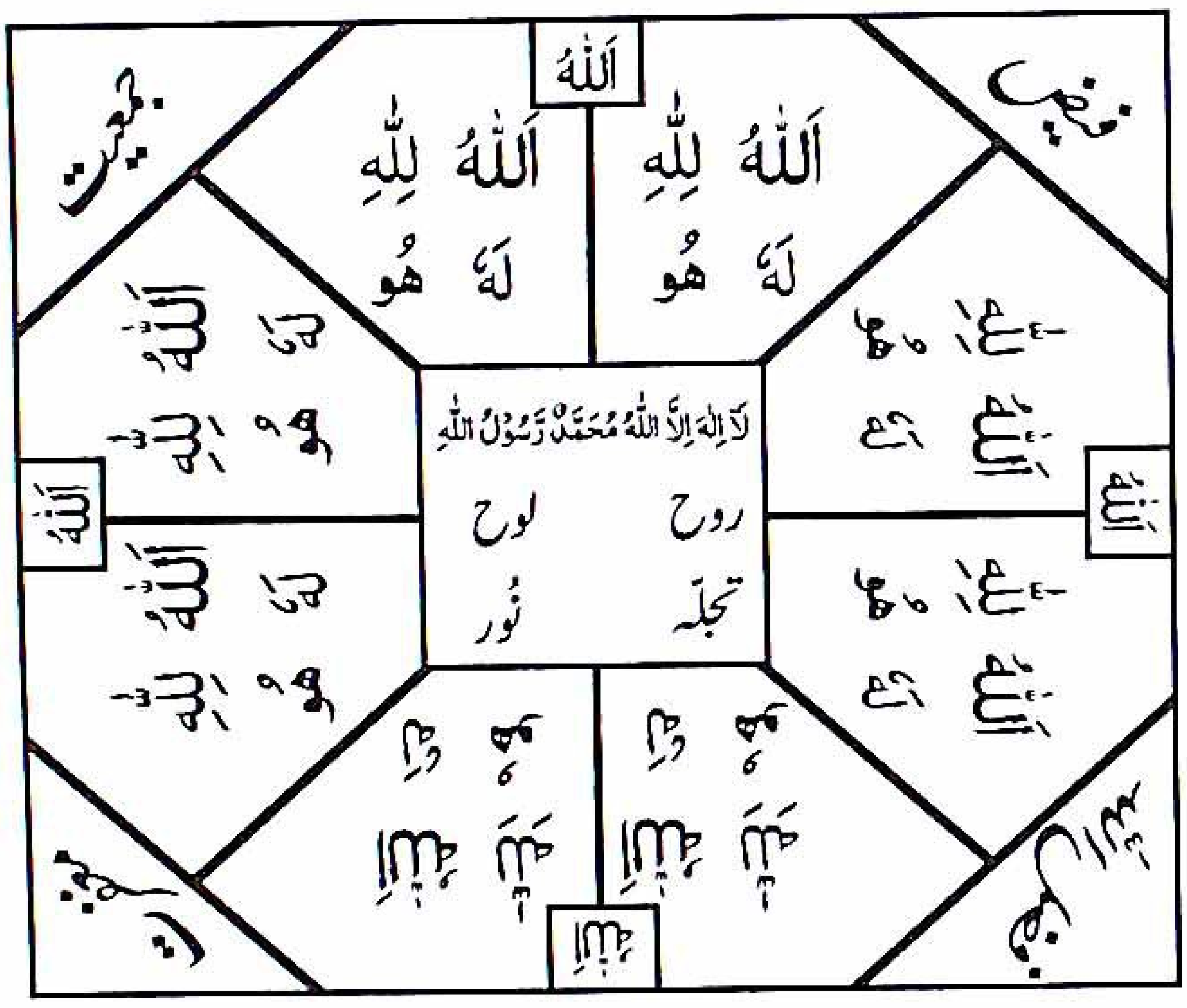

اگر کوئی ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اسمِ اَللّٰهُ ذات کے نقش کو اپنے وجود پر تفکر اور تصور سے لکھنے کی مشق کر لیتا ہے تو قیامت تک اس کے وجود کے ساتوں اندام سے اسمِ اَللّٰهُ ذات جدا نہ ہوگا۔ یہ (اسمِ اَللّٰهُ ذات کا نقش) اس طرح اثر کرتا ہے کہ اس کے لیے زندگی اور موت برابر ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اس نقش کو دماغ کے تخت پر لکھتا ہے تو اسے اللہ کی محبت کے سرّ و اسرار، اللہ کی حضوری کا مشاہدہ، مراقبہ، اللہ سے ملاقات اور معراج نصیب ہو جاتی ہے۔ اسمِ اَللّٰهُ ذات کا یہ نقش سینہ پر لکھنے کا عمل کرنے سے تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب، تجلیۂ روح اور تجلیۂ سرِّ نصیب ہوتے ہیں جن سے

۱۔ ملک پر حکمران طاقتور لوگ۔ ۲۔ تمام ملکوں یعنی عالموں کا مالک۔

Marfat.com

صرف عارفانِ بالیقین ہی شناسا ہیں۔ نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم سلم قولا من رب رحیم

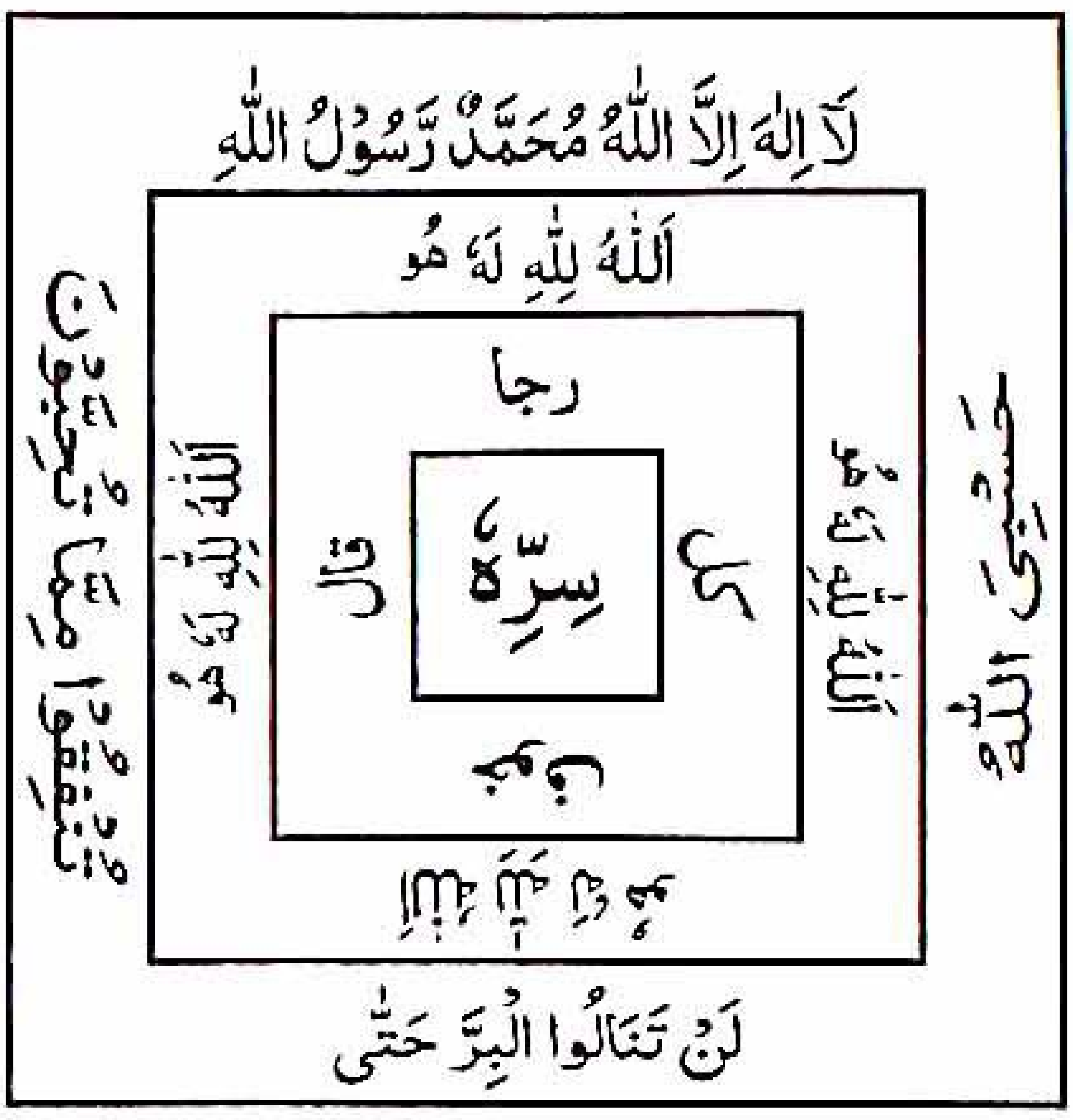

اسمِ اَللّٰہُ ذات اسمِ اعظم ہے، اسمِ ''لِلّٰہِ'' معظم ہے، اسمِ ''لَہٗ'' مکرم ہے اور اسمِ ھُوْ عظیم عظمت والا ہے۔ یہ ایک ہی بار میں اللہ کی حضوری میں پہنچا کر پہلے ہی دن کامل اکمل مرتبۂ حضور پُرنور عطا کرتے ہیں جہاں نہ ہی رجعت ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔ یہ اس دائرہ میں ہیں:

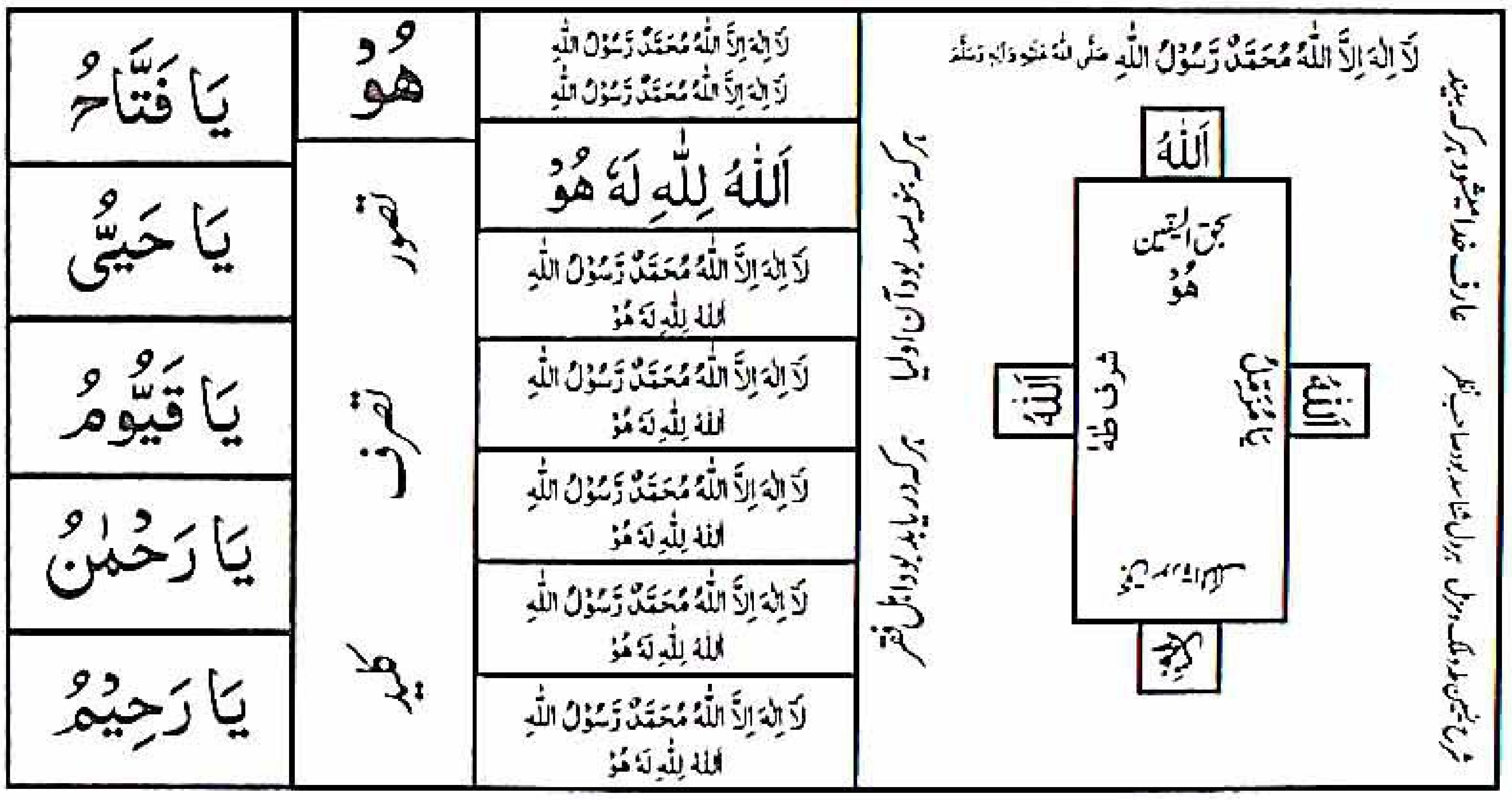

اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ پہلے ہی دن قطب یا غوث کے مرتبہ کو پہنچ جائے اور ماہ سے ماہی تک تمام طبقات اس پر واضح ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ اپنے دونوں پہلوؤں پر اس نقش کی مشق کرے۔

چنانچہ حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ترجمہ: جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

Marfat.com

باب سوم

ذکرِ مراقبہ

مراقبہ دِل کی نگہبانی ہے جو اللہ کے رقیب غیرحق کو دِل میں نہیں آنے دیتا جیسا کہ نفسانی وشیطانی خطرات، (باطنی) مرض اور پریشانیاں اور جو کچھ غیر ماسویٰ اللہ ہے۔ مراقبہ حق تک پہنچانے والے اور خاص مشاہدہ عطا کرنے والے عمل کو کہتے ہیں، مراقبہ محبوب کی محبت کو کہتے ہیں، مراقبہ اللہ کے اسرار کے محرم ہونے، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری پانے اور نورالہدیٰ تجلیٔ ذات کے مطالعہ کو کہتے ہیں۔

شرح مراقبہ

جب کوئی علمِ مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کے دِل میں محبت بڑھتی ہے۔ اس محبت سے اس پر سات مجالس کھلتی ہیں۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام نبیوں کی ارواح کو دیکھتا ہے۔ یقین کے ساتھ کئے جانے والے علمِ مراقبہ کا یہ ابتدائی سبق ہے۔ مراقبۂ اسمِ ذات مراقبہ کرنے والے کو مشاہداتِ حضوری عطا کر کے لاھوت لامکان تک پہنچا دیتا ہے۔ مراقبہ کی قدر و قیمت ایسا پریشان نادان نہیں جانتا جو حیوانوں کی طرح حبسِ دم کر کے ذکر وفکر کرتا ہو۔ نیز مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ مراقبہ موت کے قریب ہے۔ جو شخص اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور میں رہ کر توجہ سے مراقبہ کرتا ہے اسے مراقبۂ موت کے تمام احوالات کا مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ وہ جان کنی، قبر کی حقیقت، منکر ونکیر کے سوالات اور قیامت کے دن کی حساب گاہ کو دیکھ لیتا ہے اور سلامتی سے پل صراط سے گزر کر جنت میں چلا جاتا ہے۔ حور وقصور کا تماشا دیکھ کر

Marfat.com

پروردگار کے دیدارِ پُرانوار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ (مراقبہ کا حاصل یہ ہے کہ) اہلِ مراقبہ حق الیقین کے ساتھ اللہ کی ذات سے واصل ہو جاتے ہیں۔

گر بگویم شرح این احوال را

ہر یکی عبرت خورد عارف خدا

ترجمہ: اگر میں مراقبہ کے احوال کھول کر بیان کر دوں تو ہر ایک شخص عبرت حاصل کر کے اللہ کا عارف ہو جائے۔

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے جس کا تعلق سبحان کے قرب اور حضوری سے ہے۔

جان لے کہ مراقبہ کا تعلق چار چیزوں سے ہے اور وہ چار ''م'' ہیں۔ جان لے کہ مراقبہ کا پہلا ''م'' محبت کا مراقبہ ہے جس سے اللہ کے رازوں کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ ایسا مراقبہ اسمِ اَللّٰہُ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا ''م'' معرفت کا مراقبہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا نور نمودار ہوتا ہے۔ یہ اسمِ ''اَللّٰہُ'' کے تصور کا مراقبہ ہے۔ تیسرا ''م'' معراجِ صلوٰۃ اللہ کا مراقبہ ہے۔ یہ مراقبہ کرنے سے دِل کشادہ ہو جاتا ہے، مشاہدۂ ذکر جاری ہو جاتا ہے جو ذوق بخش اور بہت فرحت انگیز ہے۔ اس مراقبہ سے وجود ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور ہر بال کو زبان مل جاتی ہے جس سے وہ ''یا اَللّٰہ'' پکارتا ہے۔ ایسا مراقبہ تصورِ اسمِ ''اَللّٰہُ'' سے حاصل ہوتا ہے۔ چوتھا ''م'' مجموع العلم کا مراقبہ ہے جس سے جسم کے ساتوں اندام سر سے پاؤں تک نایاب نور کے مشاہدہ میں ڈھل جاتے ہیں اور مراقبہ کرنے والا نفس اور شیطان پر غالب اور قادر ہو جاتا ہے۔ یہ مراقبہ کرنے والا جب تک انبیاء اور اولیاء کی مجلس میں داخل ہو کر ان سے ملاقات نہیں کر لیتا اس وقت تک مراقبہ سے باہر نہیں آتا۔ اگرچہ باطن میں وہ ستر سال مراقبہ میں گزار لیتا ہے لیکن لوگوں کی ایک نظر میں اس نے صرف ایک لمحہ یا ایک جملہ بولنے کے دورانیے جتنے وقت کے لیے آنکھیں بند کی ہوتی ہیں۔ اس مراقبہ سے صاحبِ مراقبہ کے ساتوں اندام مراقبہ کی انتہا پر پہنچ کر کامل مکمل ہو جاتے ہیں بلکہ اس کے ہر اندام سے مراقبہ کے دوران ستر ہزار نوری صورتیں اللہ کا ذکر کرتی ہوئی نمودار ہوتی ہیں۔ جب صاحبِ

Marfat.com

مراقبہ (مراقبہ سے باہر آ کر) باخبر ہوتا ہے تو یہ تمام نوری صورتیں جسم میں واپس لوٹ جاتی ہیں۔

بعض لوگ ایسے صاحبِ مراقبہ کے مرتبہ کو جان لیتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ یہ مراقبہ اسم ''ھُو'' کے تصور سے حاصل ہوتا ہے اور اسم ''ھُو'' سے چار انتہائی ذکر کھلتے ہیں جنہیں حضوریٔ حق میں غرق رکھنے والا نور کہتے ہیں۔ پہلا ذکر' ذکرِ حامل ہے جو مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا ذکر' ذکرِ سلطانی ہے جو ہوائے نفس سے نجات دلا کر لاھوت لامکان تک پہنچا دیتا ہے۔ تیسرا ذکر' ذکرِ قربانی ہے جس سے تمام شیطانی خطرات سے چھٹکارا ملتا ہے۔ چوتھا ذکر' ذکرِ خفی ہے جس سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے یہ ذکر حاصل نہیں اس کا مراقبہ مردود ہے، اس کی طلب مردار دنیا ہے اور اس کا دِل خطرات سے سیاہ ہے۔ اہلِ دنیا کو اللہ کا قرب ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ دنیا میں مراتبِ عزّ و جاہ پر فائز ہوں یا کسی روضہ و خانقاہ کے مالک ہوں۔ جس کی نظر آخرت کے مُلکِ عظیم پر ہو وہ نفس، دنیا اور رجیم شیطان سے فارغ ہوتا ہے اور اوصافِ کریم کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

صاحبِ مراقبہ کے مراتب بہت ہی عظیم ہیں کیونکہ وہ ہدایتِ الٰہی کے صراطِ مستقیم پر ہوتا ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدیم باطنی راہ ہے۔ صاحبِ مراقبہ کا مراقبہ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات کے ساتھ مراقبہ میں داخل اور خارج نہ ہو۔ خاص الخاص مراقبہ کی بنیاد اسم اَللّٰہُ ذات کے صحیح ذکر، فکر اور تسبیح پر ہے۔ راہِ ہدایتِ الٰہی کے عظیم مراتب رکھنے والا صاحبِ مراقبہ باطن اور خواب میں جو بھی مشاہدہ کرتا ہے دراصل اللہ کی معرفت اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھتا ہے اور انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے۔ جو مراقبہ کے ذریعے یہ دو مراتب[1] بطور گواہ حاصل نہیں کرتا اس کا مراقبہ غلط ہے بلکہ وہ مراقبہ کی راہ ہی نہیں جانتا۔ مراقبہ ایسا نگہبان اور محافظ ہے جو نفس، شیطان اور دنیا کی پریشانیوں اور خطرات سے بچاتا ہے۔ منزل بہ منزل، مقام بہ مقام طے کرواتا ہے اور اللہ کی ذات میں غرق کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچا

---

[1] دو مراتب سے مراد اللہ کی معرفت اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہے۔

Marfat.com

دیتا ہے۔ تحقیق کے طریقہ سے اس طرح کا صاحبِ مراقبہ جس وقت چاہتا ہے ملازمِ حضور ہو جاتا ہے۔ کامل عارف باللہ کا خاتمہ بالخیر اور اس کا باطن معمور ہوتا ہے، اس پر اسے مبارک ہو۔

جان لے کہ تین چیزیں کبھی چھپی نہیں رہ سکتیں چاہے انہیں ہزاروں پردوں میں چھپایا جائے۔ ایک سورج، دوسری دینِ محمدی ﷺ کی معطر خوشبو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تیسری معرفتِ اِلَّا اللّٰہ رکھنے والا عارف باللہ۔ اگر کوئی شخص مراقبہ یا خواب کے دوران جنت میں جا کر وہاں کا کھانا کھا لیتا ہے اور وہاں کی ندی سے پانی پی لیتا ہے، حور و قصور کا تماشا دیکھ لیتا ہے تو اس مراقبہ یا خواب سے باہر آ کر وہ ساری عمر کھانے پینے کا محتاج نہیں رہتا، اس کے وجود سے بھوک اور پیاس ختم ہو جاتی ہے اور اسے عمر بھر نیند نہیں آتی اگرچہ بظاہر وہ سوتا ہوا ہی دِکھائی کیوں نہ دے۔ وہ ہر وقت حالتِ نماز میں رہتا ہے اور تمام عمر ایک ہی وضو سے گزار دیتا ہے۔ اس کے وجود میں اطاعت کی ایسی توفیق پیدا ہوتی ہے کہ وہ دن رات سجدہ سے کبھی سر نہیں اٹھاتا۔ وہ دن بہ دن فربہ[1] ہوتا جاتا ہے اور وہ ظاہر میں صرف لوگوں کی ملامت سے بچنے اور پوشیدہ رہنے کی خاطر کھاتا پیتا ہے۔ اس کے لیے موسمِ گرما اور موسمِ سرما ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ اور گرمی اور سردی دونوں ہی اسے لذت دیتی ہیں۔ یہ تمام مراتب حقیر اور کمتر درویش کے ہیں۔ فقیروں کو ان مراتب سے شرم و حیا آتی ہے کیونکہ یہ تمام مراتب فقرِ محمدی ﷺ سے بہت دور ہیں اور ان کا تعلق بھی نفس کی خواہشات سے ہے۔ مراقبہ کی انتہا یہ ہے کہ مراقبہ یا خواب کے دوران لقائے الٰہی[2] نصیب ہو جس کی مثال ظاہری طور پر کسی چیز سے نہیں دی جا سکتی۔ ایسا مراقبہ کرنے والے کے وجود میں توحید، اللہ کی معرفت، تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات، طلب اور محبت سے ایسی

---

[1] فربہ کے لغوی معنی موٹاپے کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد ہے کہ روحانی طور پر صحت مند ہوتا جاتا ہے۔

[2] لقائے الٰہی: لقا عربی کا لفظ ہے جسے دیدارِ الٰہی یا مشاہدۂ حق تعالیٰ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لقا کے لغوی معنی دیدار، چہرہ، صورت، شکل اور ملاقات کے ہیں۔ عارفین اور فقراء کے ہاں لقائے الٰہی سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ ط (الانعام-31) ترجمہ: بے شک وہ لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے لقائے الٰہی کو جھٹلایا۔

Marfat.com

آگ پیدا ہوتی ہے جس کی جلالیت اور ضرب سے نفس پر دن رات قہر اور غضب نازل ہوتا رہتا ہے۔ وہ شریعت کی پیروی میں کوشاں رہتا ہے اور اس کا وجود شریعت کا لباس پہن لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ پکارتا رہتا ہے:

تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰیٰتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

ترجمہ: اللہ کی نشانیوں میں تفکر کرو لیکن اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

سب سے عظیم نعمت معرفت اور توحید کی نعمت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صورت، جسم اور جوہر کے متعلق تفکر نہیں کرتا کیونکہ وہ بے مثل و بے مثال ہے۔ وہ ہمیشہ تنور کی مثل اپنے وجود میں اپنے اعضاء کے ایندھن کو اللہ کے ذکر کی آگ سے اس طرح جلاتا رہتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں کو جلاتی ہے۔ اگر وہ حضوری کی اس آتشِ جلالیت کے ذرہ بھر سے زمین یا آسمان کی طرف نظر کرلے تو وہ سب کے سب جل جائیں۔ لیکن اس پر آفرین ہے کہ وہ اس آگ میں جلتا رہتا ہے لیکن دم نہیں مارتا اور قیامت تک اس آگ سے خلاصی نہیں پاتا۔ کوئی اور ریاضت اس ریاضت سے سخت نہیں ہے۔ بعض لوگ ان مراتب پر پہنچ کر کافر اور مشرک ہو گئے اور بعض دیوانے، مجنون اور مجذوب۔ جو کوئی اس کا بوجھ اٹھا لیتا ہے وہ لباسِ شریعت پہن لیتا ہے۔ خلقِ خدا کو تنگ نہیں کرتا بلکہ خبردار اور ہوشیار رہتا ہے۔ ہزاروں ہزار مجذوب اس آگ میں جل گئے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی معرفتِ اللہ کے آبِ رحمت سے اس آگ کو بجھاتا ہے اور محبوب کے مراتب تک پہنچتا ہے۔ میرا یہ قال میرے حال کے مطابق ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لے کہ زمین اور آسمان کے تمام طبقات اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ادب میں بغیر کسی ستون کے کھڑے ہیں اور قیامت تک اسی طرح اسمِ اَللّٰہُ کی طرف متوجہ رہیں گے۔ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز اسمِ اَللّٰہُ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

Marfat.com

ترجمہ: بے شک زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

ایک اور آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✿ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ (الاحزاب-72)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں (اور ان کے درمیان موجود ہر چیز) پر پیش کی لیکن وہ ڈر گئے اور اس امانت کو اٹھانے سے معذور رہے۔ لیکن انسان نے اس امانت کو اٹھا لیا۔ بے شک انسان ظالم اور جاہل ہے۔

خواب اور مراقبہ کے احوال ایک جیسے ہوتے ہیں البتہ مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے والا شور وغل اور اونچی آواز سن کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی پر مراقبہ غالب آ جائے تو وہ نورِ واحدانیتِ ذات اور حضوری کے مقامات کے مشاہدہ میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اگر اس حال میں صاحبِ مراقبہ کا سر اس کے تن سے جدا بھی کر دیا جائے تو اسے ہرگز خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا مراقبہ موت کی مثل ہے، ایسے مراقبہ موت میں صاحبِ مراقبہ باشعور رہ کر جواب باصواب پاتا رہتا ہے۔ مراقبہ معرفت سے عارفوں کو اللہ کی جانب سے مراتب نصیب ہوتے ہیں اور وہ نور سے سرفراز ہو کر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ترجمہ: ''اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے'' کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور اللہ کی دوستی پر راضی رہتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✿ اِرْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ ۙ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (الفجر 28-30)

ترجمہ: لوٹ اپنے ربّ کی طرف، وہ تجھ سے راضی ہوا اور تو اللہ سے راضی ہوا۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنتِ قرب میں آ جا۔

مراقبہ اللہ کے رازوں کا محرم ہے۔ صاحبِ مراقبہ کی بیداری نیند اور نیند ہوشیاری کے برابر ہے۔ وہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کا مشاہدہ کرنے اور اُسے دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔ مراقبہ کے ذریعے محبین اور محققین کو محبت، معرفت، ملاقات اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ مراقبہ کے ان مراتب سے مردہ دل والے مردود محروم رہتے ہیں۔ مومنوں کا مراقبہ انہیں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری عطا کرتا ہے جو ان کی معراج ہے۔

✿ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: نماز مومنوں کی معراج ہے۔

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے بال و پر ہیں کہ عارف باللہ کی نظر ہمیشہ اللہ کی معرفت پر ہوتی ہے۔

مراقبہ کی بہت سی اقسام ہیں۔ مطلب یہ کہ جب کوئی صاحبِ اشتغالِ اللہ دوزانو ہو کر سر جھکاتا ہے اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طرف متوجہ ہو کر اس میں غرق ہوتا ہے تو باطن میں اس طرح اپنے جسم کو آخرت میں لے جاتا ہے جس طرح مردہ بے جان ہو کر دارالفنا[1] سے دارالبقا[2] میں پہنچ جاتا ہے۔ وہ عین العیان[3] کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے جہاں روحانیت کی ازلی حقیقت اور راز اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ احوالاتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے بیدار ہونے والا صاحبِ استغراق جان نکلنے کے تلخ احوالات سے گزر کر گویا مردہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت غسال اسے غسل دیتا ہے، لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی روح دماغ کی اس ہڈی میں لائی جاتی ہے جس کا نام ولیت الابن ہے اور اسے الابیض استخوان بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام زمین و آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ پلک جھپکنے میں وہ فرشتوں کے پوچھے گئے ستر ہزار سوالات کا جواب دیتا ہے۔ اس کے بعد لوگ اس کا جنازہ اٹھا لیتے ہیں۔ مقامِ قبر تک پہنچتے پہنچتے وہ بے آواز و بے زبان فرشتوں کے

1۔ دارالفنا: عالمِ خلق۔

2۔ دارالبقا: عالمِ امر۔

3۔ عین العیان کے مراتب سے مراد باطنی آنکھ پر ہر شے کی حقیقت کا عیاں ہو جانا ہے۔

Marfat.com

ستر ہزار سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ پھر اسے قبر میں اتار دیا جاتا ہے اور مقامِ لحد میں پہنچتا ہے جو زمین و آسمان سے زیادہ فراخ اور بے حد وسیع ہوتا ہے۔ یہاں فرشتے منکر و نکیر اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور اس سے سوال جواب کرتے ہیں۔ یہاں سے خلاصی پانے کے بعد منکر و نکیر اسے کہتے ہیں کہ نَمْ فِی النَّوْمِ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ[1]۔ پھر اس کی دلہن کی نیند کے دوران ایک فرشتہ ''رومان'' آتا ہے جو اسے نیند سے جگاتا ہے، اپنی انگلی کو قلم، اپنے لعابِ دہن کو سیاہی، منہ کو دوات اور اس کے کفن کو کاغذ بنا کر اس کے تمام نیک اور بد اعمال اس پر لکھ دیتا ہے۔ پھر اس پر اس کے دستخط کرواتا ہے اور اس کا تمام اعمال نامہ تعویز کی طرح اس کے گلے میں ڈال کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر اس مقامِ لحد میں ہزاروں ہزار سال بلکہ بے شمار زمانے گزر جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے کانوں میں اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کی آواز آتی ہے۔ فوراً تمام مردے گھاس اور پودوں کی طرح زمین سے نکل آتے ہیں۔ اٹھارہ ہزار عالم میدانِ حشر میں حاضر ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کا اعمال نامہ اسکے ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے۔ پھر میزان میں اس کے اعمال کا وزن کیا جاتا ہے، پھر وہ پل صراط سے گزرتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (الفجر۔ 30-29)

ترجمہ: میرے مقرب بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

جنت میں داخل ہو کر کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علی وآلہٖ وسلم پڑھتے ہوئے دستِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شراباً طہورا پیتا ہے۔ پھر وہ حق کی طرف متوجہ ہو کر پانچ سو سال رکوع میں رہتا ہے اور پانچ سو سال سجدے میں رہتا ہے۔ اس سجدہ کے بعد وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں پہنچتا ہے جہاں وہ اصحابِ اکرامؓ سے پچھلی صف میں بیٹھ کر ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ جب وہ ان مراتب کی انتہا یعنی لقاءِ ربّ العالمین

---

[1] دلہن کی نیند سو جاؤ۔

سے مشرف ہو کر تحقیق کے طریقہ سے دیدارِ الٰہی کے بعد بے ہوشی سے واپس ہوش میں آتا ہے تو وہ اس بے مثل، بے مثال غیر مخلوق صورت لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ (جس کی مثل کوئی نہیں) کی کوئی مثال نہیں دے سکتا۔ پس وہ ہر وقت باطن کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے دیدار کی لذت میں غرق رہتا ہے۔ اس کی آنکھیں کسی بھی حال میں اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اس کی تجلیات کے مشاہدہ سے ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں رکتیں۔ اگرچہ وہ ظاہر میں عوام سے کلام کر رہا ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ دائمی حضوری میں رہتا ہے۔ یہ اللہ سے واصل عارفانِ باللہ کے مراتبِ مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا ہیں جن کی انتہا اِذَا تَمَّ الۡفَقۡرُ فَھُوَ اللّٰہ ہے۔ یہ مراتب کلامِ الٰہی کی آیات کی برکت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت سے حاصل ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

۞ مَنۡ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدۡ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ھٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: اور جو یہاں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

یہ مراتب ایسے علماء باعمل کے ہیں جو کسی طالب فقیر کے ہاتھ پر بیعت ہیں۔

خندہ بر سینہ صافان می کنی ہوشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندہ میکند

ترجمہ: خبردار! تُو (آئینے جیسے) شفاف دل والے فقراء کا مذاق اڑاتا ہے؟ جو آئینہ پر ہنستا ہے حقیقت میں خود پر ہنستا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

۞ سَیِّدُ الۡقَوۡمِ خَادِمُ الۡفُقَرَآءِ

Marfat.com

ترجمہ: قوم کا سردار فقراء کا خادم ہے۔

پس کسی دوسرے کی کیا مجال ان کے سامنے دم بھی مارے؟ جو ان سے گستاخی کرتا ہے وہ دونوں جہان میں خراب اور پریشان ہو جاتا ہے۔ بندہ اور خدا کے درمیان پیاز کے چھلکے جتنا باریک پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو حق بے نیاز ہے۔ بندہ خود اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی کام اور خواہش اس کی مرضی سے پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ فِعۡلُ الۡحَکِیۡمِ لَا یَخۡلُوۡا عَنِ الۡحِکۡمَۃِ

ترجمہ: حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس بہتر یہ ہے کہ اپنا ہر کام خدا کے سپرد کر دے اور خود کو درمیان سے ہٹا لے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ○ (المومن-44)

ترجمہ: اور میں اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

جان لے! اللہ عزوجل بے مثل اور بے مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ واحد حی القیوم ذات ہے جس نے خود کو اپنی ہی صورت پر قائم رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صورت غیر مخلوق ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو خواب یا خواب سے غالب تر مراقبہ میں دیکھ لیتا ہے وہ مجذوب ہو جاتا ہے۔ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو نورِ توحید سے پھر ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اللہ کے دیدار سے وجود میں اس قدر آگ کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اس میں جل کر مر جاتا ہے یا پھر اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ گونگا ہو جاتا ہے یا پھر وہ دن رات سجدہ میں رہتا ہے۔ شریعت کا لباس اپنے وجود پر پہن کر شریعت میں کوشاں رہتا ہے۔ اس وقت اللہ سے واصل عارف باللہ اس بے مثل صورت، جس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی، کے مشاہدۂ حضوری سے مشرف ہو کر اللہ تعالیٰ (کے قرب) کی اس قدر نعمت حاصل کر لیتا ہے جو وہم و گمان میں نہیں سما سکتی۔ یہ تمام مراتب بھی اسمِ اَللّٰہُ ذات اور کلمہ طیبات لَآ

Marfat.com

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کے حاضرات سے حاصل ہوتے ہیں۔ کلمہ طیب کا طریقہ تحقیق کا طریقہ ہے۔

پس! معلوم ہوا کہ آوازِ نفس، مقامِ نفس، سوالِ نفس اور احوالِ نفس الگ ہیں اور آوازِ قلب، سوالِ قلب، رازِ قلب اور احوالِ قلب الگ ہیں۔ آوازِ روح، مقامِ روح، سوالِ روح اور احوالِ روح الگ ہیں۔ نفس کی آواز دنیا کا علم ہے اور اس کا مقام خواہشات ہیں۔ قلب کی آواز ذکر ہے۔ اس کا علم محبتِ الٰہی اور شوق ہے، اس کا مقام پاک باطن ہے۔ روح کی آواز اللہ کا کلام اور نص و حدیث ہے۔ روح کا مقام تمام علم وعلوم کی جمعیت ہے۔ ان میں سے ہر ایک گروہ کو اس کے مقام سے پہچاننا چاہیے کہ یہ اہلِ نفس ہیں، یہ اہلِ قلب ہیں اور یہ اہلِ روح اللہ ہیں۔ اللہ بس ماسوٰی اللہ ہوس۔

Marfat.com

باب چہارم

فنافی الشیخ، فنافی اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنافی اللہ کا بیان

مریدوں کے تین مراتب ہیں۔ پہلا مرتبہ فنافی الشیخ ہے۔ جب شیخ کی صورت مرید کے تصور میں رہتی ہے تو وہ جس طرف بھی نظر کرتا ہے اسے شیخ کا تصرف ہی نظر آتا ہے۔ دوسرا مرتبہ فنافی اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اس مرتبہ پر جب مرید کو صورتِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تصور حاصل ہوتا ہے تو تمام ماسویٰ اللہ اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نظر آتی ہے۔ تیسرا مرتبہ فنافی اللہ ہے۔ جب مرید کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا نفس مکمل مر جاتا ہے۔ وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے انوار کی بے شمار تجلیات سے مشرف ہوتا ہے اس مرتبہ کو لامکان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مکان اور مقام سے تشبیہہ دینا شرک اور کفر کا موجب ہے۔

جان لے! قرب کے مراتب تین قسم کے ہیں جو تین قسم کے تصور' تصور فنافی الشیخ، تصور فنافی اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنافی اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ جان لے! کل مخلوقات کا ظہور نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوا اور نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوا۔ جو مرشد پہلے ہی روز طالب کی نوری صورت کو صورتِ نورِ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملا کر واحدانیت کے نوری دریائے ربوبیت میں غرق نہیں کرتا اسے مرشد نہیں کہا جا سکتا۔ کامل مرشد تو پہلے ہی روز اسمِ اَللّٰہُ کا تصور عطا کرتا ہے جس سے طالب کا تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب، تجلیۂ روح اور تجلیۂ سِرّ ہوتا ہے اور یہ تمام یعنی نفس قلب، روح اور سِرّ نور بن جاتے ہیں۔ جب ان چاروں کا نور اکٹھا ہوتا ہے تو یہ اپنی اصل[1] کی

---

[1] اصل سے مراد عالمِ احدیت ہے۔

Marfat.com

طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ فرمایا:

❁ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ

ترجمہ: ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

راہِ حضوری کی ابتدا فنافی الشیخ ہے، وسط فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور انتہا فنافی اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے۔ جو شریعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، امرِ معروف اور نص احادیث سے باہر قدم رکھتا ہے وہ مردود خبیث ہو جاتا ہے۔ جان لے اور آگاہ ہو جا! ابتدائی طالب جب اسمِ اَللّٰہُ ذات کو اپنے تصور اور تصرف میں لاتا ہے تو اسمِ اَللّٰہُ اس کے دِل میں ساکن اور اس پر نقش ہو جاتا ہے، پھر طالب جب اپنے دل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس کے دل کے گرد نور کی مثل آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ طالب اسے تجلّیٔ حضور سمجھ لیتا ہے۔ اس شیطانی آگ سے شیطان کی آواز آتی ہے ''میں تیرا یار ہوں اور تُو میرا یار ہے۔ اب تُو ظاہر اور باطن میں ہر قسم کی بندگی سے توبہ کر لے۔ تُو صرف اس تجلی میں میرا دیدار کر''۔ اس کے بعد شیطان کی یہ تجلی بچے کی صورت اختیار کر لیتی ہے، پھر یہ تجلی جوان اور آخر میں بوڑھے کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ پھر شیطان کہتا ہے ''یہ تمام مراتبِ فقیر کے اسرار ہیں''۔ اس کے بعد یہ صورتِ شیطانی اسے اندر سے ہر سوال کا جواب دیتی ہے اور ماضی، حال اور مستقبل کے تمام حالات کی تفصیل سے آگاہ کر دیتی ہے۔ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ فلاں فقیر بہت ہی صاحبِ کشف ہے۔ یہ تمام مراتب اندرونی شیطان کا استدراج[1] ہیں۔ ان سے خبردار رہ! جب یہ شیطانی صورت، پیر کی صورت تم سے کلام کرے تو فوراً توجہ باطنی سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتا کہ یہ شیطانی صورت دفع ہو جائے۔ اس کے بعد اسمِ اَللّٰہُ کے حروف سے تجلّیٔ نور ظاہر ہو گی۔ یہ نوری تجلی تجھے جو صورت دکھائے گی وہ صورت نص وحدیث کے عین مطابق برحق اور ہدایت ہو گی۔ اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا[2] ایسا باطن جو ظاہری شریعت، اسمِ اَللّٰہُ ذات اور قرآن کے موافق نہ ہو وہ باطل ہے۔

---

[1] شعبدہ بازی، فریب نظر۔ [2] ترجمہ: میں ایمان لایا اور تصدیق کی۔

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: جو باطن ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

فنا فی الشیخ کے مراتب کا تعلق اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حضوری سے نوری مشاہدات، تجلیات اور مجلسِ سرورِ کائنات صلوٰت اللہ علیہ سے ہے۔ فنا فی الشیطان کے مراتب رکھنے والے ناقص، نفس پرست، سست، مغرور، مست رہنے والے طالب اور شیخ بے شمار ہیں لیکن معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لائق فنا فی الشیخ اور روشن ضمیر طالب بہت کم ہیں جو شریعت میں ہوشیار اور فنا فی الشیخ کا تصور رکھنے والے کامل عارف ہوں۔

جان لے! تصورِ شیخ زیادہ کرنے سے طالب کے وجود میں غیب الغیب سے ایک نوری صورت کا ظہور ہوتا ہے۔ کبھی یہ صورت دن رات قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے آیات کو حفظ کرتی ہے، کبھی یہ ذکر اَللّٰہُ میں مشغول رہتی ہے۔ کبھی یہ صورت علومِ نص و حدیث، تفسیر، مسائلِ فقہ، فرض، واجب، سنت اور مستحب جیسے علمِ فضیلت بیان کرتی ہے۔ کبھی یہ صورت فرض اور سنت کے آداب بجالاتی ہے۔ کبھی یہ صورت اَللّٰہُ کے ذکر میں غرق ہوتی ہے اور اس سے ''سِرِّ ھُوْ، سِرِّ ھُوْ، ھُوَ الْحَقُّ، لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ اِلَّا ھُوْ'' کی بلند آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کبھی اس صورت سے ماضی، حال اور مستقبل کی ہر حقیقت یک بہ یک معلوم ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ صورت دن رات نماز، اطاعت اور بندگی میں رہتی ہے اور کبھی فارغ نہیں ہوتی۔ یہ صورت ہمیشہ شریعت کی نگہداری میں رہتی ہے اور اگر کبھی غلطی سے کوئی خطا یا خلافِ شرع کوئی کام ہو جائے یا وہ کلمہ کفر، شرک، بدعت یا گناہ کی کوئی بات کہہ بیٹھے تو یہ صورت فوراً ان معاملات میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتی ہے اور اسے (ان باتوں سے) روک دیتی ہے اور نفس سے کہتی ہے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ٥ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ۔ جس سے نفس خدا کو فنا فی الشیخ کے مراتب پر پہنچ کر پہچان لیتا ہے۔ یہ صورت وجود کے

Marfat.com

اندر گم رہ کر وجود کو گناہوں سے تائب رکھتی ہے۔ صرف یہی وہ صورت ہے جس نے باصفا تصور کی بدولت ازل میں اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں قَالُوْا بَلٰی کہا۔ یہ صورت نقصان پہنچانے والے نفس کی سرزنش کر کے نفس کو کجی اور سرکشی سے روکتی اور سیدھے راستے پر گامزن رکھتی ہے۔ نفس کو پہچاننا، شیخ کامل کے الہام اور پیغام پر اعتبار کرنا بچوں کے مراتب ہیں۔ ان مراتب میں معرفت کا پیغام اور فقر تمام نہیں ہے۔ ان (بچوں جیسے مراتب) پر مغرور نہ ہو کہ اللہ کے قرب وحضوری، منظوری ومعموری اور شوق میں مسروری کی راہ ان مراتب سے بہت آگے ہے۔ مرشد کو کامل ہونا چاہیے۔ ناقص مرشد عورتوں جیسی عادات اور ہیجڑوں جیسی صورت رکھنے والے بے شرع، اہلِ بدعت کسی کام نہیں آتے۔ مرشدِ کامل کا طالب جو فنا فی الشیخ ہو کر صاحبِ صورت ہو چکا ہو، اگر گناہ کی طرف مائل ہو جائے تو مرشد کامل گناہ اور اس کے درمیان مانع ہو کر اسے اس گناہ سے روک لیتا ہے اور اپنی پوری قوت سے اس کی شہوت اور نفسانی خواہشات کا غلبہ توڑ دیتا ہے۔

جب صاحبِ صورت فنا فی الشیخ طالب سوتا ہے تو وہ صورت توفیقِ حق سے اس کی رفیق ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توحید اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق کر دیتی ہے۔ اگر فنا فی الشیخ صاحبِ صورت طالب مراقبہ کرتا ہے تو وہ صورت اس طالب کا ہاتھ پکڑ کر اسے مجلسِ سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں لے جاتی ہے اور اس مجلس سے طالب کو منصب اور مراتب دلواتی ہے۔ یہ مراتب باطن صفا فنا فی الشیخ طالب کے لیے ہیں۔

❁ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

ترجمہ: سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

یہ نوری صورت ہمیشہ یہ تسبیح بیان کرتی رہتی ہے:

❁ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَکُوْتِ ○ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا

Marfat.com

وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ

ترجمہ: پاک ہے اللہ، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کچھ موجود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی طاقت اور کوئی قوت اللہ کے سوا بڑی اور عظیم نہیں ہے۔ پاک ہے وہ تمام ملکوں اور بادشاہی کا مالک۔ پاک ہے وہ عزت والا، عظمت والا، ہیبت والا، قدرت والا اور وہ کبریا اور مالکِ جبروت ہے۔ پاک ہے وہ حیّ القیوم ذات، جسے نہ نیند آتی ہے اور نہ موت۔ تمہارا ربّ پاک ہے وہ قدوس ہے، ملائکہ اور ارواح کا ربّ ہے۔

یہ نوری صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہے۔ یہ مراتب باطن صفا فنا فی الشیخ طالب کے ہیں۔ فنا فی الشیخ کا مقام یہ ہے کہ جب طالبِ مولیٰ شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو شیخ کی صورت اسی وقت حاضر ہو جاتی ہے اور طالبِ مولیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ کی معرفت عطا کر دیتی ہے یا اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جاتی ہے۔ ایسا ہی شیخ يُحْيِ وَيُمِيْتُ[1] کہلاتا ہے۔ فنا فی اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام یہ ہے کہ جو طالب اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرتا ہے تو بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحِ مبارکہ اصحابِ کرامؓ کی ارواحِ مبارکہ کے ساتھ لطف و کرم سے حاضر ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحبِ تصور سے فرماتے ہیں ''میرا ہاتھ تھام لو''۔ جیسے ہی طالب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑتا ہے اس کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راز روشن اور واضح ہو جاتا ہے۔ طالب لائقِ ارشاد ہو جاتا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس صاحبِ تصور کو اپنی زبانِ مبارکہ سے فرماتے ہیں کہ خلقِ خدا کی امداد کرو۔ پس وہ رسولِ خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے طالبوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں تعلیم و تلقین سے آراستہ کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (الفتح-10)

---

[1] يُحْيِ وَيُمِيْتُ: زندہ کرنے والا اور مارنے والا۔ مرشد مردہ قلب و روح کو زندہ کرتا ہے اور زندہ و قوی نفس کو مار دیتا ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جنہوں نے باطن میں اللہ تعالیٰ کے نور کی معرفت کی لذت نہیں چکھی اور فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ[1] کو فَفِرُّوْٓا مِنَ اللّٰہِ[2] سمجھتے ہیں۔ فنا فی اللہ کا مقام یہ ہے کہ جب کوئی اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کرتا ہے تو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر اسے معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ بخش دیتی ہے اور غیر ماسویٰ اللہ اس کے دل سے مکمل طور پر نکل جاتے ہیں۔ جو کوئی اس مقام پر پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دریائے توحید سے جام بھر کر پی لیتا ہے، شریعت کا لباس اپنے سارے وجود پر سر سے پاؤں تک پہن لیتا ہے، معرفتِ الٰہی اور شریعت کے حکم کو پھیلانے میں کوشاں ہو جاتا ہے، اسے معرفتِ الٰہی کے جو راز نصیب ہوتے ہیں ان کو جاہل لوگوں کے سامنے عیاں نہیں کرتا اور نہ ہی شور مچا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے خود فروشی کرتا ہے۔

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفان این کی پسند خود فروش

ترجمہ: جہاں تک ممکن ہو خود کو مخلوق سے پوشیدہ رکھ۔ عارفین خود فروشی کو کیسے پسند کر سکتے ہیں۔

---

1. فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ: دوڑو اللہ کی طرف۔
2. فَفِرُّوْٓا مِنَ اللّٰہِ: دوڑو اللہ سے دور۔

Marfat.com

باب پنجم

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

سلوک کی راہ کے سالک کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ جب طالب تصور سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش دِل پر جماتا ہے تو اسمِ اَللّٰہُ ذات اس کے دِل میں سکونت اور قرار پکڑ لیتا ہے، اسے باطن میں اسمِ اَللّٰہُ ذات اس طرح واضح دکھائی دینے لگتا ہے کہ جس طرح صبح صادق کا روشن سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس سے معرفتِ الٰہی کے نور کی تجلیات کا شعلہ نکلتا ہے جس سے اس کے دل میں موجود تاریکی، سیاہی، جھوٹی نفسانی اور شیطانی ظلمات کی رات ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مرشد کو چاہیے کہ وہ طالب سے کہے کہ تفکر اور باطنی تصور سے اپنے دِل کے گرد اسمِ اَللّٰہُ ذات کو دیکھے اور بتائے اس نے وہاں کیا دیکھا ہے؟ اگر طالب دل کے گرد اسمِ اَللّٰہُ کو دیکھ کر اس میں غرق ہو جاتا ہے اور باطن میں اللہ کی حضوری کے شعور کو بھول جاتا ہے تو جان لو وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور میں محو ہو چکا ہے۔ اگر وہ باطن میں باشعور ہوتا ہے تو بتاتا ہے کہ دِل کے گرد اسے اسمِ اَللّٰہُ کا ایک لامحدود اور بے حد وسیع میدان نظر آ رہا ہے۔ طالب اپنے دل اور اسمِ اَللّٰہُ کی طرف دوبارہ متوجہ ہو جاتا ہے۔ جب وہ مراقبہ سے باہر آتا ہے تو وہ بتاتا ہے کہ اس میدان میں روضہ کی طرح ایک گنبد ہے جس کے دروازہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے۔ جب اس کا تالا کھلتا ہے اور طالبِ مولیٰ اس روضہ کے اندر داخل ہوتا ہے تو اسے ایک خاص مجلس دکھائی دیتی ہے۔ اس مجلس میں ذکر مذکور اور قرآن و نص و حدیث کا درس ہو رہا ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سات مقامات پر میسر ہوتی ہے، پہلا مقام ازل، دوسرا مقام ابد، تیسرا مقام دنیا جہاں یہ چار مقامات پر میسر ہوتی ہے ایک مجلس مقامِ حرمِ مدینہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، دوسری حرمِ کعبہ میں، باقی دو مقامات عرشِ اکبر

Marfat.com

سے اوپر ہیں جہاں یہ مجلس قائم ہوتی ہے۔ ایک مجلس دریائے ژرف پر ہوتی ہے، دریائے ژرف توحیدِ مطلق کا وہ دریا ہے جس کی ہر موج اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور کی بدولت بے مثل ہے۔

ایک مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لامکان میں قائم ہوتی ہے جس کی مثل کوئی چیز نہیں، اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ان تمام مذکورہ مقامات پر ذکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جاری رہتا ہے۔ یہ صاحبِ تصور طالب جس مجلس میں بھی حاضر ہونا چاہتا ہے، مراقبہ اور اَللّٰہُ کے ذکر سے باطن میں اس مجلس کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ (اس دوران) ظاہر میں ایسے لگتا ہے کہ وہ ایک بے جان مردہ ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہونے کا یہ طریقہ عام اور ابتدائی طالب کا ہے۔ جب ظاہر اور باطن ایک ہو جاتے ہیں تو طالب انتہائی درجہ کا کامل عارف باللہ بن جاتا ہے۔

جان لے کاملین کے لیے ہر جگہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جس طرح سورج ہر جگہ ہے اور اس مجلس کی دائمی حضوری رکھنے والا طالب ذرہ کی مثل ہے۔ یہ ذرہ سورج سے کبھی جدا نہیں ہوتا بلکہ یہ ذرہ سورج سے ہی روشن ہے۔

مطلب یہ کہ طالبِ مولیٰ ورد و وظائف اور اعمالِ ظاہر سے ہرگز باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ وہ تمام عمر ریاضت کرتا رہے۔ باطن کی راہ صاحبِ باطن مرشدِ کامل سے ہی حاصل ہوتی ہے جو ایک لمحہ میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا کر واصل کر دیتا ہے۔

جان لے اُمت پیروکار کو کہتے ہیں۔ پیروکار وہ ہیں جو اپنا ہر قدم قدمِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رکھتے ہوئے خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جو حضوری کی راہ نہیں جانتے اور تکبر، خواہشاتِ نفس، خودنمائی اور نفس پرستی کی وجہ سے عارفانِ باللہ سے طلب کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں منظور نہیں وہ مسلمان، مومن، فقیر، درویش، عالم، فقیہہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی اور پیروکار کیسے ہو سکتا ہے؟

جان لے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہدایت کا سرّ ہیں اور یہ ہدایت بدایت[1] میں ہے۔

---

[1] بدایت سے مراد ابتدا ہے اور ہر مومن مسلمان کی ابتدا نورِ محمد ہے یعنی عالمِ ناسوت کے بشری وجود میں رہتے ہوئے عالمِ وحدت میں نورِ محمد یا حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچنا بدایت ہے اور یہی ہدایت ہے۔

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقِّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا بے شک اس نے حق دیکھا کیونکہ یقیناً شیطان میری مثل نہیں ہو سکتا۔

جان لے کہ باطن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور ملازمت میں رہنے والا طالب اگر کسی دینی یا دنیاوی کام کی التماس کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کام کا حکمِ عالی فرما دیتے ہیں اور حکم دیتے وقت اپنے اصحاب کے ہمراہ اس کے لیے دعائے خیر بھی فرما دیتے ہیں، لیکن اس کے باوجود اگر ظاہر میں وہ کام نہیں ہوتا تو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس طالبِ مولیٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ابھی وہ کمال کے مرتبہ پر نہیں پہنچا اور ابھی تک ترقی کے مراتب طے کر رہا ہے۔ ابھی وہ طالب طلب کے مشکل مقام پر ہے۔ اس لئے باطن میں اس کی درخواست کے موافق بہتر نعم البدل عطا کر دیا جاتا ہے جس سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔ اس مرتبے اور ترقیٔ قرب پر اسے مبارکباد۔ اگر وہ طالب جاہل ہے یا دنیا مردار کا طالب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلسِ خاص میں دنیا کی طلب کرتا ہے تو ایسے نالائق طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکال دیا جاتا ہے یا اس کے اعلیٰ مراتب سلب کر لیے جاتے ہیں۔ اگر کسی طالب کا ظاہر اور باطن ایک ہو چکا ہو تو وہ اس مقام پر قدم رکھتا ہے جہاں اس کے مراتب ترقی سے بالاتر ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی (دائرہ) توحید میں آ جاتا ہے توحیدِ الٰہی ایسے ہی اہلِ توحید پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دروازہ کھولتی ہے۔

جان لے! خاص مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیگر نو (9) مقامات پر قائم ہوتی ہے جو مراتب بمراتب اور مقام بمقام (بڑھتے ہوئے) کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔ پہلی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ ازل میں ہے، دوسری مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ ابد میں ہے، تیسری حرمِ مدینہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں، چوتھی

Marfat.com

خانہ کعبہ کے داخلی مقام پر یا حرمِ خانہ کعبہ میں یا جبلِ عرفات پر جہاں لبیک کی دعائے حج قبول ہوتی ہے، پانچویں عرش سے اوپر، چھٹی قابَ قوسین کے مقام پر، ساتویں بہشت میں جہاں سے اگر کچھ کھا پی لیا جائے تو تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی اور نہ ہی نیند آتی ہے، آٹھویں حوضِ کوثر کے مقام پر جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ اقدس سے شراباً طہوراً پی لی جائے تو وجود پاک ہو کر مقامِ ترک وتوکل[1]، توحید، تجرید وتفرید، توفیقِ الٰہی اور رفاقتِ حق حاصل کر لیتا ہے۔نویں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام رویتِ ربوبیت کے انوار میں غرق ہو کر دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ جو خود کو فنا کر لیتا ہے وہ فقر کی معرفت کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ جو کوئی ان نو(9) مقامات میں موجود نو (9) خاص مجالسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دنیا کی کوئی طلب یا دنیا والوں کی کوئی غرض پیش کرتا ہے تو وہ مرتبہ محمود[2] سے گر کر مجلسِ مردود میں پہنچ جاتا ہے۔ جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے اس کی روح خوش ہو جاتی ہے اور اس کا نفس نیست ونابود ہو جاتا ہے۔ جب کوئی طالبِ مولیٰ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے وجود پر چار نظروں سے چار تاثیریں پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں صدق کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور طالبِ مولیٰ کے وجود سے جھوٹ اور نفاق نکل جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جس سے خطرات اور ہوائے نفسانی طالب کے وجود سے مکمل طور پر نکل جاتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں ادب اور حیا کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور بے ادبی اور بے حیائی کے اوصاف نکل جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر طالبِ مولیٰ پر پڑتی ہے تو اس کے وجود میں

---

[1] ترک وتوکل: ترک سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے، سہارے اور موجود سے چھٹکارا، خلاصی اور نجات ہے اور توکل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا نام ہے۔ جب تک طالب 'ترک' کی منزل سے نہیں گزرتا کامل توکل حاصل نہیں ہوتا۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

[2] اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا مرتبہ۔

Marfat.com

علم، ہدایت اور فقر کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور جہالت اور دنیا کی محبت نکل جاتی ہے۔ اس کے بعد طالب مولیٰ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور اسے مرشدی کے لازوال مراتب پر پہنچا دیتے ہیں جہاں نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی غم۔ مطلب یہ کہ مجلسِ محمدی ﷺ کسوٹی کی مثل ہے۔ بعض طالب جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں تو ان کا صادق دل باصفا ہو جاتا ہے اور طالب کو کل اور جز کے تمام مطالب حاصل ہو جاتے ہیں یا وہ ترک وتوکل اختیار کر کے توحید کے نور میں غرق ہو جاتا ہے اور ہمیشہ یقین کے ساتھ مجلسِ محمدی ﷺ میں باادب حاضر رہتا ہے۔ بعض جھوٹے طالب جب مجلسِ محمدی ﷺ میں پہنچتے ہیں تو اس مجلس میں وردو وظائف اور نص و حدیث کا ذکر سنتے ہیں لیکن اپنے دِل میں موجود نفاق کی وجہ سے اس پر یقین نہیں کرتے اور انکار کی راہ اختیار کر کے مقامِ محمود سے گِر کر مردود اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ اللہ اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔ جب مجلسِ محمدی ﷺ کے ان احوال کی تاثیر طالب کے وجود پر ہوتی ہے تو اس کا خام وجود شریعتِ محمدی ﷺ کی برکت سے اکسیر ہو جاتا ہے اور ذوق اور شوقِ محمدی ﷺ، معرفت اور وصالِ محمدی ﷺ، جمعیت اور حالِ محمدی ﷺ جیسے نیک خصائل اس کے تمام وجود کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتے ہیں اور اسے حضرت محمد ﷺ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ ہر طرح کے ناشائستہ افعال اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ اس پر ظاہر اور پوشیدہ تمام مراتب ظاہر ہو جاتے ہیں اور وہ بذریعہ کشف ان سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ دعا کے لیے ہاتھ نہیں پھیلاتا، اسے ایسا کرنے سے شرم آتی ہے۔ اہلِ حضور کا التماس والتجا سے کیا کام؟ وہ دعا اور بددعا کے لیے لب کھولنے اور کشف وکرامات کے اظہار سے ہزار دفعہ توبہ کرتے ہیں۔ اہلِ حضور کو اسمِ اَللّٰهُ پر نگاہ رکھنے سے کشف اور آگاہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ انہیں مقامِ وحدانیت سے وھم ہوتا ہے۔ جب طالب کو وھم کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کے ہر مشکل مسئلہ کا حل فوراً اس پر بذریعہ وھم کھل جاتا ہے۔ ظاہر اور باطن کی ہر شے اُس پر بہت جلد ظاہر ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔قرب، وصال اور معرفتِ الٰہی کی بدولت اہلِ حضور کی (غیر ماسویٰ اللہ) تمام خواہشات ختم ہو جاتی ہیں۔ جو بھی معاملہ انہیں درپیش ہوتا ہے وہ اس کا حل پا لیتے ہیں۔ انہیں حال سے ہی کبھی فرصت نہیں ملتی۔ اہلِ حضور کے دل کی دلیل[1] ربِ جلیل کی حضوری حاصل کرنا ہے کیونکہ ان کا دل ذکرِ نور میں غرق ہوتا ہے۔ وہ جس کام کے لیے بھی دلیل بناتا ہے وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ صاحبِ باطن عارف باللہ ہر وقت ہر لمحہ حضوری میں غرق ہو کر اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا رہتا ہے اور ہمیشہ اللہ کے شوق میں ہی مسرور رہتا ہے۔ یہ مومن کے مراتب کی ابتدا ہے جس کے متعلق فرمان ہے:

✿ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنُ

ترجمہ: مومن، مومن کا آئینہ ہے۔

جان لو کہ علماء وہ ہیں جو (اپنے علم پر) عمل کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ایسے علماء عامل کو ہر رات یا ہر جمعرات یا ہر ماہ یا ہر سال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدارِ پُرانوار ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض کو لوگ جانتے ہیں اور بعض کو نہیں۔ اس لیے علماء اور حافظِ قرآن کا ادب کیا کرو۔ یہی طریقہ (یعنی ان کا ادب کرنا) درست ہے۔ اللہ کی ذات میں غرق ہو کر نورِ حضور کا مشاہدہ کرنے والے اہلِ معرفت اور صاحبِ قرب اولیاء اللہ فقیر وہ ہیں جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق کرتے اور ہمیشہ صحبتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں رہتے ہیں۔ ایسے خاص الخاص فقیروں کی سات نشانیاں ہیں۔

پہلی نشانی یہ ہے کہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کی وجہ سے) ان کے مبارک وجود سے مشک سے بھی زیادہ معطر خوشبو آتی ہے۔ یہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں نفس امارہ نہیں تھا اور نہ ہی طمع، حرص اور خواہشاتِ نفسانی کا نام و نشان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات میں دائمی غرق فنا فی اللہ ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش آبِ منی سے نہیں ہوئی بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو جنت سے شجرۃ النور[2] کا پھل لا کر دیا تھا۔ اسی نور کے درخت کی خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجودِ اطہر میں سر سے قدم

[1] یہاں دلیل سے مراد دعا اور خواہش ہے۔ [2] نور کا درخت

Marfat.com

تک رچی ہوئی ہے جس کا چرچا سارے جہان میں ہے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں ان کا دِل غنی ہوتا ہے۔ تیسری نشانی یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں نص و حدیث کے مطابق کہتے ہیں۔ چوتھی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ شریعت کا لباس پہنتے ہیں۔ پانچویں یہ ہے کہ وہ سنت اور جماعت کو خود پر لازم رکھتے ہیں۔ چھٹی نشانی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے نفع بخش ہوتے ہیں۔ ساتویں یہ ہے کہ وہ سخاوت میں بے نظیر ہوتے ہیں۔ ظاہر میں وہ لوگوں سے بات کر رہے ہوتے ہیں لیکن باطن میں اللہ کی ذات میں غرق فنافی اللہ ہوتے ہیں۔

باھُوؒ ہر کرا از دِل کشاید چشم نور
شد حضوری مصطفیؐ رست از غرور

ترجمہ: اے باھو (رحمۃ اللہ علیہ)! جس کے دل کی نوری آنکھ کھل جاتی ہے اسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اور وہ غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔

شد مطالب دیدن رو مصطفیؐ
شد حضوری غرق فی اللہ با خدا

ترجمہ: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس کو دیکھنے سے تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہو کر حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

عرش و کرسی در دلت لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آنرا نیست غم

ترجمہ: عرش و کرسی اور لوح و قلم تیرے دِل میں سمائے ہوئے ہیں۔ جو ایسے دل کو حاصل کر لیتا ہے اس کے لیے کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

باب ششم

اہلِ قبور پر دعوت پڑھنے کا بیان

جوکوئی توجہ اور تصرف کے ساتھ روح کی زبان سے علمِ دعوت[1] پڑھتا ہے تو انبیاء، اولیاء اور اہلِ ایمان کی تمام ارواح دعوت پڑھنے والے کے گرد حلقہ بنا کر علمِ دعوت میں اس کی مدد کرتی ہیں اور ساتھ دیتی ہیں۔ ایسی دعوت پڑھنے سے ایک ہی قدم اور ایک ہی دم میں مشرق سے مغرب تک تمام ملکِ سلیمانی اس کے قبضہ اور عمل میں آجاتا ہے۔ ایسی دعوت کو مستجاب الدعوت کہتے ہیں۔ جوکوئی نور کی زبان سے تصور اسمِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دعوت پڑھتا ہے تو بے شک یہ تمام مقدس و معظم و مکرم ارواحِ اعلیٰ وادنیٰ تمام اصحاب اکرامؓ (کی ارواح) کے ساتھ اس کے گرد حلقہ بنالیتی ہیں اور اس کی رفاقت میں قرآنِ پاک کی آیات سے دعوت پڑھتی ہیں اور اس کی مدد کرتی ہیں۔ ایسی دعوتِ اکسیر کا تمام عمر میں ایک دفعہ ہی پڑھنا کافی ہے۔

---

[1] علمِ دعوت: یہ ایک دینی وروحانی عمل ہے جس میں کسی عارف، فقیر یا ولی کے مزار پر ایک خاص ترتیب سے قرآنِ پاک پڑھا جاتا ہے جس سے اہلِ مزار کی روح حاضر ہو جاتی ہے اور صاحبِ دعوت کی مدد کرتی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ علمِ دعوت اور کشف القبور میں بڑا فرق ہے۔ کشف القبور میں عام مسلمانوں کی قبر پر دعوت پڑھ کر اہلِ قبر کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں کہ وہ برزخ میں کس حالت میں ہیں لیکن علمِ دعوت میں صرف فقراء یا اولیاء کرام کے مزارات پر دعوت پڑھی جاتی ہے۔ اس علم کو حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب میں مختلف ناموں مثلاً علمِ تکسیر، کیمیا اکسیر اور تصرفِ تحقیق سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

دعوت کی شرح یہ ہے کہ دعوت وہ عمل ہے جس سے دونوں جہانوں کے مطالب حاصل ہو جاتے ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے جس کے دوران قرآن پڑھنے سے میدانِ جنگ میں کافر دشمن کے ہزاروں ہزار لشکر حیرت اور عبرت کا نشان بن جاتے ہیں، یہ تمام لشکر ہاتھ باندھ کر ادب سے حاضر ہو جاتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین قبول کر لیتے ہیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جو قرآنِ پاک اور اسمِ اَللّٰہُ سے پڑھی جاتی ہے، جس کی بدولت تمام دشمن اندھے ہو جاتے ہیں اور جب یہ دشمن صلح کر کے سامنے آتے ہیں تو ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جس کے دوران قرآن پڑھا جائے تو تمام دین کے دشمن دیوانے اور مجنون ہو جاتے ہیں اور ان کا تمام لشکر اتنا بے خود ہو جاتا ہے کہ انہیں نہ تو گھر یاد رہتا ہے اور نہ ہی اسلحہ کی خبر رہتی ہے اور نہ وہ زبان کھول پاتے ہیں۔ وہ اس وقت تک پریشان، خراب حال اور حیران رہتے ہیں جب تک انہیں دعوت پڑھنے والے بزرگ کی زیارت نہ ہو جائے اور وہ اس بزرگ سے جمعیت اور ہوشیاری حاصل نہ کر لیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جس میں قرآن پڑھنے سے تمام جن، انسان اور مؤکل فرشتے دعوت پڑھنے والے کے قبضہ اور قید میں آجاتے ہیں؟ اور وہ کونسی دعوت ہے جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے تمام غیبی خزانے زمین سے باہر آجاتے ہیں اور دعوت پڑھنے والے کو ان پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ مشرق سے مغرب تک ساتوں عالموں کے بادشاہ اس کے قبضہ اور قید میں آکر اس کے حلقہ بگوش غلام، طالب اور مرید بن جاتے ہیں؟ اور وہ کونسی دعوت ہے جس میں اسمِ اعظم کا ورد کر کے مٹی کے ڈھیلے اور پتھر پر پھونک ماری جائے تو وہ سونے اور چاندی کے بن جاتے ہیں؟

اگر کوئی چاہے کہ اُسے علمِ دعوت کا عمل حاصل ہو جائے، اس کے ورد اور وظائف جاری ہو جائیں، مؤکل اُس کے حکم کے تابع ہو جائیں اور اللہ کا کلام اُس کے وجود میں تاثیر کر کے اُسے نفع دے اور جمعیت بخشے اور کُل اور جز کی تمام مخلوقات اُس کی طرف رجوع کریں اور مسخر ہو کر اُس کی قید میں آجائیں، اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہو جائے، ہر مشکل اور ہر مہم حل ہو جائے اور تمام خزانے اُس کے تصرف میں آجائیں تو اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے وضو کرے،

Marfat.com

اس کے بعد غسل کرے پھر جنگل یا صحرا میں اس جگہ جائے جہاں کی ریت یا مٹی پاک ہو، اس پر دعوت کی نیت سے پورے یقین کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کی عمارت کا نمونہ بنائے۔ پھر اس روضۂ اقدس کے نمونہ کے گرد حرم بنائے اور اس حرم میں قبر مبارک بنائے اور پھر اس پر انگلی سے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک خوشخط لکھے۔ دعوت شروع کرتے وقت پہلے یہ الفاظ پڑھے اور پھر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لکھے: ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پھر تین مرتبہ کہے اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَيِّ الْحَقِّ۔ پھر تین مرتبہ پکارے ''اللہ کے واسطے اے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائیں'' بے شک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس روحِ مبارکہ تشریف لے آئے گی۔ اس کے بعد سورۃ مزمل یا سورۃ یٰسین یا سورۃ الفتح اور نو (9) مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر دل پر ضرب لگائے اور اس کے بعد درود شریف اور لاحول پڑھ کر آنکھیں بند کر کے ایسا مراقبہ کرے کہ اس کا سونا اور جاگنا برابر ہو جائے۔ اس کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اصحابِ عظیمؓ کے لشکر کے ساتھ تشریف لا کر دعوت پڑھنے والے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اٹھاتے ہیں اور اس کا مطلوبہ کام مکمل کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی دعوت کو تیغ برہنہ کہتے ہیں۔

روضۂ مبارکہ کا نقش یہ ہے:

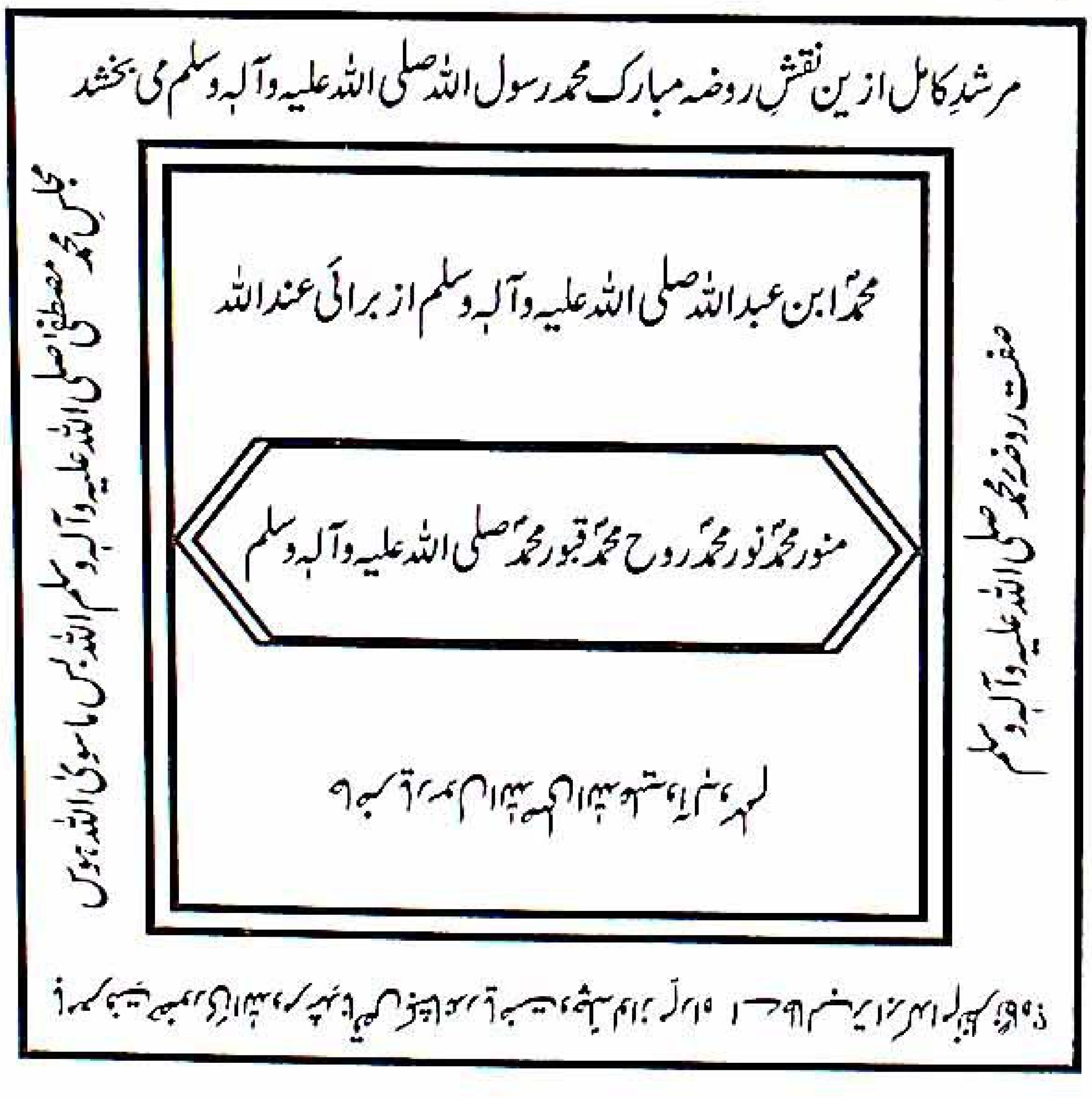

جب کوئی دعوت پڑھنے والا کسی کامل ولی اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنے جائے تو سب سے پہلے وضو کرے، پھر دو رکعات نماز نفل ادا کرے اور پھر قبر کے قریب بیٹھ کر مذکورہ بالا سورتوں میں سے کسی ایک سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرے یا اسے قرآنِ پاک میں سے جو کچھ یاد ہو دِل کی توجہ سے پڑھے۔ اہلِ مزار کی روح حاضر ہو جائے گی۔ اگر دعوت پڑھنے والا غالب ہے تو دعوت پڑھنے کے دوران اہلِ مزار کی روح ہاتھ باندھ کر اُس کے سامنے کھڑی رہتی ہے اور ادب سے قرآنِ پاک کی تلاوت سنتی ہے۔ اگر دعوت پڑھنے والا ناقص ہے تو اہلِ مزار روحانی اس کے سامنے ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر بیٹھ کر با ادب قرآن سنے گا۔ اسی دوران دعوت پڑھنے والا اس روحانی کو اپنے علمِ دعوت کی ترتیب سے اس طرح قید کر لے گا کہ روحانی تمام عمر دعوت پڑھنے والے کی قید سے چھٹکارا نہ پا سکے گا۔ جب بھی وہ چاہے گا روحانی حاضر ہو جائے گا۔ صاحبِ باطن، صاحبِ نظر عارف باللہ کے پاس ایک روحانی ولی اللہ سے اس قدر زیادہ قوت اور توفیق ہوتی ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمام عالم کے انسان، جن، فرشتے اور روئے زمین کی ہر چیز اس کے سامنے جمع ہو جائے۔ تمام عالموں پر زندہ روحانی غالب ہوتا ہے۔ اگر صاحبِ عیاں[1] ترتیب سے دعوت پڑھے تو تمام انبیاء، اولیاء، اصحاب، غوث، قطب، شہداء، ابدال، اوتاد، فقیر درویش اور عارف واصل ولی اللہ مومنین کی ارواح اور حضرت آدمؑ صفی اللہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قیامت تک کُل و جز کی تمام ارواح دعوت پڑھنے والے کے گرد صفیں باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں یعنی دنیا کی تمام ارواح اُس کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے اور دعوت پڑھنے والے سے مصافحہ اور ملاقات کرتی ہیں۔ حیات و موت کے دوران صاحبِ عیاں کے لیے عمر بھر میں ایک ہی بار ایسی دعوت پڑھنا کافی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کے حکم کی برکت سے ایسی عین العیان دعوتِ قبور پڑھ کر تمام ارواح کو قید کیا جا سکتا ہے۔ جو کوئی اس طریقے سے دعوت پڑھنے کی راہ نہیں جانتا وہ دعوت پڑھنے کے عمل سے ہرگز آگاہ نہیں۔ جو کوئی اہلِ حضور، اہلِ دعوت

---

[1] جس پر ظاہر و باطن کی ہر چیز عیاں ہو۔

Marfat.com

فقیر، جو کہ ارواحِ قبور پر غالب ہے، کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے وہ دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔

انتہائی درجہ کی کامل دعوت کی شرح یہ ہے کہ یہ شاہسوار کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے جس طرح کہ ایک غازی کے ہاتھ میں ذوالفقار ہو جس سے وہ اللہ کے حکم سے کفار کو قتل کر رہا ہو۔ جان لے کہ دعوت پڑھنے کی پانچ اقسام ہیں۔ پہلی دعوت ازل کا وسیلہ ہے جو مقامِ ازل تک پہنچاتی ہے۔ دوسری دعوت ابد کا وسیلہ ہے جو مقامِ ابد تک پہنچاتی ہے۔ تیسری دعوت وہ ہے جو مشرق سے مغرب تک تمام زمین پر قبضہ اور مکمل بادشاہت دے کر دنیا کی انتہا تک پہنچاتی ہے۔ چوتھی دعوت جنت کا وسیلہ ہے جو جنت تک پہنچاتی ہے۔ پانچویں دعوت اللہ تعالیٰ کی معرفت کا وسیلہ ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور مقامِ معرفتِ الٰہی تک پہنچا کر اللہ کے لامحدود نور کا مشاہدہ کرواتی ہے۔

جان لے دعوت پڑھنے کے لائق وہ عامل عالم مکمل عارف باللہ صاحبِ قرب و وصال ہوتا ہے جس کا عمل رجعت سے پاک ہو اور جو اولیاء اللہ پر غالب ہو نہ کہ نفس پر غرور کرنے والا اہلِ ہوس ہو۔ جو کوئی اس ترتیب سے متواتر تین دِن وضو کر کے ہر رات دو رکعت میں قرآنِ پاک ختم کرتا ہے تو اس کے اس عمل کا اثر قیامت تک ختم نہیں ہوتا۔ ایسی دعوت پڑھنے والا دونوں جہان میں غالب الاولیاء ہوتا ہے لیکن عامل کامل (مرشد کامل) کی اجازت کے بغیر دعوت ہرگز رواں نہیں ہوتی۔ جو کوئی دو رکعات نہیں پڑھتا اور اسے قرآنِ پاک بھی حفظ نہیں تو ایک ہفتہ تک (دعوت میں) سورۃ مزمل پڑھنے سے کامل مکمل ہو جائے گا۔ دعوت کی ابتدا اور انتہا کی ترتیب یہ ہے کہ دعوت قرآنِ پاک کا کلام ہے جو دونوں جہانوں کا معتبر وسیلہ، پیشوا اور ہادی و رہنما ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام ظاہری اور باطنی خزانے، خشکی اور تری، بحر و بر کی تمام مخلوقات کی حقیقت، توحیدِ ذات و صفات اور چھ سمتوں کی تمام تفصیل اس قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (الانعام-59)

ترجمہ: خشکی اور تری کی کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔

Marfat.com

ہر ایک کو اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیے کہ دینی اور دنیاوی کاموں کے لیے (آیاتِ قرآنی کے) علیحدہ علیحدہ عدد اور شمار ہیں اور ترتیب کے لحاظ سے ان کی خصوصیات بے شمار ہیں۔ چنانچہ معرفت کا حکم دینے، برائی سے روکنے، انبیاء کے قصوں، وعدہ وعید اور ناسخ ومنسوخ کے لیے الگ الگ آیات ہیں۔

بعض لوگ دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہوتے ہیں اور بعض حکم و اجازت[1] میں عامل اور کامل ہوتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ دعوت پڑھنے میں بھی عامل کامل ہو اور اجازت میں بھی۔ دینی اور دنیاوی مشکلات کے حل کے لیے دعوت پڑھنا کاملینِ کمال کا کام ہے جو رجعت اور زوال سے پاک ہوں۔ جب وہ درود پڑھ کر دعوت شروع کرتے ہیں تو انہیں یہ دعوت پڑھنے کا حکم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی حضوری سے خود فرماتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق یہ دعوت پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک دعوت اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حضوری سے پڑھی جاتی ہے اور دوسری دعوت اولیاء اللہ، اہلِ قبور روحانی کے مزار پر پڑھی جاتی ہے۔ جسے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حضوری اور اولیاء اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنا نہیں آتی وہ دعوت پڑھنے کے لائق ہی نہیں ہے۔ علمِ تکسیر اور عالمِ تکسیر امیر[2] ہے۔ جان لے کہ علمِ تکسیر دعوت ہے اور دعوت کے چار حروف ہیں۔ ہر حرف بزرگی، عزت اور شرف رکھتا ہے۔ طاعت اور شرائط کے اعتبار سے دعوت کے چار حروف سے یہ مراد ہے: حرف ''د'' سے مراد دِل کے دائرہ کو ذکرِ دوام[3] کے ذریعے پاک کرنا ہے اور یہ ذکرِ دوام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔ حرف ''ع'' سے مراد علمِ غیب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اس علم کی ہر تفصیل الہام، عالمِ غیب کے مؤکل فرشتوں اور ارواح (انبیاء، اولیاء) سے حاصل ہوتی ہے۔ حرف ''و'' سے مراد ورد وظائف اور اللہ کے کلام کو ترتیب، ادب، عزت اور اعتقاد سے پڑھنا ہے۔

1۔ دوسروں کو علمِ دعوت پڑھنے کی اجازت دینا

2۔ افضل

3۔ دائمی ذکر۔ مراد ذکرِ 'ھُو' سلطان الاذکار ہے۔

Marfat.com

حرف ''ت'' سے ان تمام چیزوں کو ترک کرنا ہے جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب نے ترک کیا۔ یہ تمام معاملات ابتدائی دعوت پڑھنے والے کے ہیں۔

یقین کر لے کہ پارہ کبھی بھی کسی کامل کے بغیر کشتہ نہیں بنتا اور علمِ دعوت بھی کسی صاحبِ قبور، صاحبِ حضور کامل عامل کے حکم کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ ناقص کے لیے دعوت پڑھنا دائمی رجعت اور غم کا سبب ہے جبکہ کاملوں کے لیے دعوت پڑھنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور جمعیت کا خزانہ ملنے کا باعث ہے۔ ایسی کامل دعوت پڑھنے والے کو زکوٰۃ، نصاب، وظائف کو دہرانا، ختم کرانا، دعوت پڑھنے کے لیے کسی خاص جگہ یا اوقات کا دھیان رکھنا، اچھے اور بُرے اعداد کا حساب رکھنا، جمالی اور جلالی حیوان کے گوشت کو ترک کر دینا جیسے اعمال کی کیا حاجت؟ یہ سب بے شمار وسوسے اور خطرات ناقصوں کو پیش آتے ہیں کیونکہ وہ دعوت کی ابتدا اور انتہا کی ترتیب کو نہیں جانتے اور اللہ کے نام کو صرف اللہ کی ہی خاطر درمیان میں نہیں لاتے۔

جان لے دعوتِ کل وجز، دعوتِ ذکر، دعوتِ فکر، دعوتِ تجلیاتِ نور اللہ اور انتہائی دعوت کا تعلق ان دو آیاتِ کریمہ سے ہے جنہیں اسمِ اعظم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (الذاریات-50)

ترجمہ: دوڑو اللہ کی طرف۔

اللہ کی طرف رجوع کرو جو ہر کام کو جاری وساری کرنے والا ہے۔ طالب کی توجہ، وہم اور خیال اسی کے وصال کی بدولت ہے جو ان دو آیات کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ-257)

ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا دوست ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

پس مقامِ ازل، مقامِ ابد، مقامِ دنیا اور مقامِ عقبیٰ یہ چاروں ظلمات کے مقام ہیں، اگرچہ انہی مقامِ

Marfat.com

ظلمات میں آبِ حیات بھی ہے۔ معرفتِ ''اِلَّا اللّٰہُ'' کے بغیر ان ظلمات کے مقامات کی عاقبت موت ہے۔ عارف وہ ہے جو ان ظلمات کی لذت کو چھوڑ دے اور معرفتِ ''اِلَّا اللّٰہُ'' کی لذت حاصل کر کے ذاتِ حق تعالیٰ کی واحدانیت میں غرق ہو جائے۔ یہ مراتب خواص کے ہیں جو معرفتِ مولیٰ کے روشن نور سے حضوریٔ حق تعالیٰ میں پہنچتے ہیں۔ بندہ کے لیے اس سے بہتر اور کچھ نہیں کہ وہ اپنا رخ اللہ کی طرف کر دے اور دین و دنیا کے تمام معاملات اللہ کے سپرد کر دے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (المومن-44)

ترجمہ: اور میں اپنے تمام کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ اپنے بندوں کی خبر گیری کرنے والا ہے۔

عارف کو اللہ تعالیٰ کی معرفت تک پہنچنے کے لیے سات مراتب سے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلا مرتبہ نفی ''لَآ اِلٰہَ'' کا ہے۔ دوسرا مرتبہ اثباتِ ''اِلَّا اللّٰہُ'' کا ہے۔ تیسرا مرتبہ تصدیق کے ساتھ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ'' پڑھنے کا ہے۔ چوتھا مرتبہ قرآنِ پاک کی آیات پڑھنے کا ہے۔ پانچواں مرتبہ دعائے سیفی کے وظائف پڑھنے کا ہے۔ چھٹا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے مکرم اسمائے حسنہ اور اسمِ اعظم پڑھنے کا ہے۔ ساتواں مرتبہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی واحدانیت میں غرق ہونے کا ہے۔ یہ پانچ خزانے ہیں اور ہر ایک خزانے سے مزید ستر خزانے حاصل ہوتے ہیں۔ اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا[1]۔ اللہ کے سوا کسی بھی چیز پر یقین کر لینا کفر ہے۔ جو کوئی دعوت کی اس انتہا پر پہنچ جاتا ہے وہ عارف باللہ عامل اور کامل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی نظر کامل ہو جاتی ہے، اس کی زبان سے نکلنے والا ہر حرف اللہ کی کامل تلوار ہوتا ہے۔ ابھی وہ کسی کام کی خاطر لب کشائی کر ہی رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کے مطابق وہ کام کر دیتا ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ:

❁ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

[1] ترجمہ: میں ایمان لایا اور تصدیق کی۔

Marfat.com

ترجمہ: فقراء کی زبان اللہ کی تلوار ہوتی ہے۔

عارفوں کی زبان اس وقت تک ہرگز اللہ کی تلوار نہیں بنتی جب تک صاحبِ دعوت' اولیاء اللہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر دعائے سیفی نہیں پڑھ لیتا اور دعوت پڑھنے کی ترتیب نہیں جان لیتا۔

شہسوار قبر کامل شد فقیر

شہسوار قبر عالم ملک گیر

ترجمہ: قبر پر سواری کرنے والا شہسوار کامل فقیر بن جاتا ہے اور تمام عالموں پر حکمران ہو جاتا ہے۔

ہر کرا قوت بود اہل القبور

صاحب دعوت چنین باشد حضور

ترجمہ: ایسے ہی صاحبِ دعوت کو حضوری حاصل ہوتی ہے جسے اہلِ قبور پر قوت حاصل ہو جائے۔

ہر کہ واقف میشود دعوت قبر

ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

ترجمہ: جو شخص دعوتِ قبور سے واقف ہو جاتا ہے وہ زیروزبر کی ہر حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔

دعوت تیغ برہنہ دست گیر

قتل موذی را کند فی اللہ فقیر

ترجمہ: جو دعوت کی اس ننگی تلوار کو تھام لیتا ہے وہ موذی نفس کو قتل کر کے فنا فی اللہ فقیر ہو جاتا ہے۔

جب کوئی شخص کسی قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھتا ہے تو قرآنِ پاک' کلامِ الٰہی کی برکت سے صاحبِ قبر کی روح کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔ جو شخص اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھتا ہے اس کا یہ عمل دریا کی طرح جاری ہو جاتا ہے اور قیامت تک نہیں رکتا۔ ایسی دعوت صرف تین کاموں کے لیے پڑھنی چاہیے:

۱۔ کسی مسلمان بادشاہ کی فتح وسلامتی کے لیے' جب وہ میدانِ جنگ میں جنگ کر رہا ہو۔

۲۔ خاص وعام مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے لیے۔

Marfat.com

۳۔ اہلِ بدعت، بے دین اور گمراہ لوگوں کو دفع کرنے کے لیے۔

جب کوئی ان تینوں کاموں کے لیے دعوت پڑھے تو اسے چاہیے کہ رات کے وقت تنہا ایسی قبر کے نزدیک جائے جو پُرعظمت اور پُر دہشت ہو جیسا کہ غوث، قطب، شہید یا اولیاء اللہ کی قبر۔ پھر سب سے پہلے اپنے گرد حصار کھینچے اور قبر کے گرد اذان پڑھے:

❁ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''

صرف اذان پڑھنے سے ہی اہلِ قبر روحانی دعوت پڑھنے والے کی قید میں آ کر حاضر ہو جاتا ہے اور وھم یا دِل میں خیال کے ذریعہ آواز دیتا ہے۔ اگر دعوت پڑھنے والا بہت ہی غالب ہے تو وہ قبر پر پاؤں سے ٹھوکر مار کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے ''قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی''[1] اور خود ذکر میں بے خود ہو کر اردگرد سے بے خبر ہو جائے، روحانی اسے ہر سوال کا جواب دے گا اور دعوت پڑھنے والے کا ہر کام اسی وقت جاری اور رواں ہو جائے گا۔ اگر قبر کے گرد اذان پڑھنے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنے سے روحانی حاضر نہیں ہوتا اور دعوت پڑھنے والے کی قید میں آ کر اس کو جواب نہیں دیتا تو جان لو کہ صاحبِ قبر روحانی غالب ہے یا پھر روحانی اس لیے حاضر نہیں ہو رہا کہ اسے (دعوت پڑھنے والے کے) کلامِ الٰہی پڑھنے سے (نورِ الٰہی کی) دولت اور نعمت حاصل ہو رہی ہے اسی لیے روحانی اس کا کام کرنے میں دیر کر رہا ہے۔ پس دعوت پڑھنے والے کو چاہیے کہ روحانی کو قید کر کے عاجز کر لے۔ چنانچہ ایسا کرنے کے لیے اسے چاہیے کہ کبھی قبر کے قدموں کی طرف بیٹھ کر دعوت پڑھے اور کبھی قبر پر سوار ہو کر قرآنِ مجید پڑھے۔ یہ دو اعمال کرنے سے روحانی فوراً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش ہو کر فریاد کرے گا۔ پس روحانی کو بارگاہِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو گا کہ جاؤ اور اس کے رفیق باتوفیق بن کر اُس کا کام انجام کو

---

[1] اُٹھ اللہ کے حکم سے۔

Marfat.com

پہنچاؤ۔ پس اُسی وقت اُس کے تمام مطالب اپنے مقصود کو پہنچ جاتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا گیا ہے:

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے معاملات میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

اس طرح تمہاری ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور تم مہماتِ دعوت میں عاجز نہیں رہو گے۔ ایک رات کسی ولی اللہ کی قبر کے پاس قرآن پڑھنا چالیس چلّوں کی ریاضت سے بہتر ہے۔

اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اُسے دولت، نعمت، عظمت، بزرگی، اللہ کے تمام دینی و دنیاوی خزانے بغیر محنت اور ریاضت کے حاصل ہو جائیں، نفسِ امارہ اُس کی قید میں آ جائے، لعنتی شیطان دفع ہو جائے، تمام عالم پر اُس کا حکم چلے، کل و جز کی تمام مخلوقات مسخر ہو جائیں، اسے قرآنِ پاک سے اسمِ اعظم مل جائے، اسے علمِ تاثیر، علمِ تکسیر، علمِ روشن ضمیر اور علمِ کیمیا نظیر حاصل ہو جائے، مؤکل اُسے ہر چیز کی تفصیل سے آگاہ کر کے الہام کے ذریعے اُس کی تعلیم و تربیت کریں اور ہر کام کے لیے تحقیق کے طریقہ سے اسمِ اَللّٰہُ کے نقش لکھنے کا علم اُسے دیں، وہ بلاشک مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہو جائے اور اصحابِ اکرامؓ اُسے سرفراز فرمائیں تو اُسے سب سے پہلے چاہیے کہ غیر ماسویٰ اللہ سے اپنے وجود کو پاک کرے، اپنا حوصلہ وسیع اور پختہ رکھے اور مرشد کی مہربانی سے اُسے جو خفیہ راز یا اللہ کے خزانے ملے ہیں اور اس پر زمین کے نیچے چھپے ہوئے جو خزانے منکشف ہوئے ہیں یا اللہ کے حکم سے جو خزانے اس کے تصرف میں آ گئے ہیں ان کے بارے میں کسی کو نہ بتائے۔ جو بھی ان مراتب پر پہنچتا ہے وہ لایحتاج فقیر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہر میں وہ عاجز اور سوال کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن باطن میں وہ صاحبِ معرفت و وصال ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ کی قبر کے پاس دعوت پڑھنے کے لائق وہی ہوتا ہے جو سب سے پہلے اپنے وجود کو پاک کرے۔

اس کے علاوہ دعوت پڑھنے کا ایک عمل ایسا بھی ہے جس سے عرش سے تحت الثریٰ تک اٹھارہ ہزار عالم دعوت پڑھنے والے کی قید میں دعوت پڑھنے کے دوران ہی آ جاتے ہیں۔ یہ معظم اور مکرم دعوت یہ ہے کہ قرآنِ مجید پر یقین رکھا جائے اور اسے اپنا پیشوا اور شفاعت کرنے والا بنا کر اور

Marfat.com

پورے یقین کے ساتھ قرآنِ مجید کے سمندر میں غوطہ لگایا جائے۔ دعوت پڑھنے والا جب قرآنِ پاک کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے تو حاملانِ عرش، چاروں مقرب فرشتے یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام چاہتے ہیں کہ زمین کو الٹ کر رکھ دیں۔ اس وقت ہر ایک مقدس روحانی حیرت میں آ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ: یا اللہ! اس دعوت پڑھنے والے کی حاجت پوری فرما اور اس کا کام جلدی کر دے تا کہ ہمیں اس کی قید سے رہائی مل سکے۔ ایسی دعوت سے سخت تر دعوت اور کوئی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ دعوت پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی دریا کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھا جائے۔ اس دعوت کے شروع کرتے ہی مشرق سے مغرب تک تمام زمین جنبش میں آ جاتی ہے، شہرِ مدینہ بھی لرزنے لگتا ہے، اس کے بعد سو موکل فرشتے دعوت پڑھنے والے کے پاس آ کر اسے آواز دیتے ہیں اور سونے کی ایک ایک مہر دے کر غائب ہو جاتے ہیں، اس طرح ہر روز تین کروڑ فرشتے آتے ہیں، اسے آواز دے کر سونے کی ایک ایک مہر پیش کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد بے حد و بے شمار فرشتے اس کے اختیار میں آ کر اس کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک آزمائش ہے کیونکہ علمِ دعوت پڑھنے والا لا یحتاج ہوتا ہے۔ علمِ دعوت، علمِ اکسیر سے بہتر ہے۔ اس دعوت میں سورۃ مزمل ضروری پڑھنی چاہیے تا کہ وہ کامل مکمل ہو جائے اور علمِ کیمیا اکسیر اُس کی قید میں آ جائے اور اُسے علمِ تکسیر حاصل ہو جائے۔ اگر دعوت شروع کرتے وقت دعوت پڑھنے والے کی خواہش ہو کہ تمام کافروں کو مسلمان کر دے یا رافضیوں اور خارجیوں کو جڑ سے ختم کر دے یا انہیں وطن سے نکال دے یا ایک ہی سانس میں دین کے دشمنوں کی جان قبض کر لے یا انہیں ایسا بیمار کر دے کہ کبھی تندرست نہ ہو سکیں، یا چاہے کہ مشرق سے مغرب تک ہر ایک کو ہدایت اور تلقین نصیب کر دے، ہر ایک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے بہرہ مند ہو جائے، اگر دعوت پڑھنے والا طالب چاہتا ہے کہ وہ ایسا صاحبِ نظر ہو جائے کہ دونوں جہانوں کے زیر و زبر پر اس کا حکم چلے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کی طرح اس کے دم میں اس قدر قوت

Marfat.com

آجائے کہ ایک ہی پھونک سے مردہ کو زندہ کر کے اہلِ معرفت بنا دے تو ان اسماء مبارکہ کے تصور، توفیق اور تصرف کی راہ سے اس کا باطن رواں ہو جائے گا۔

وہ اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

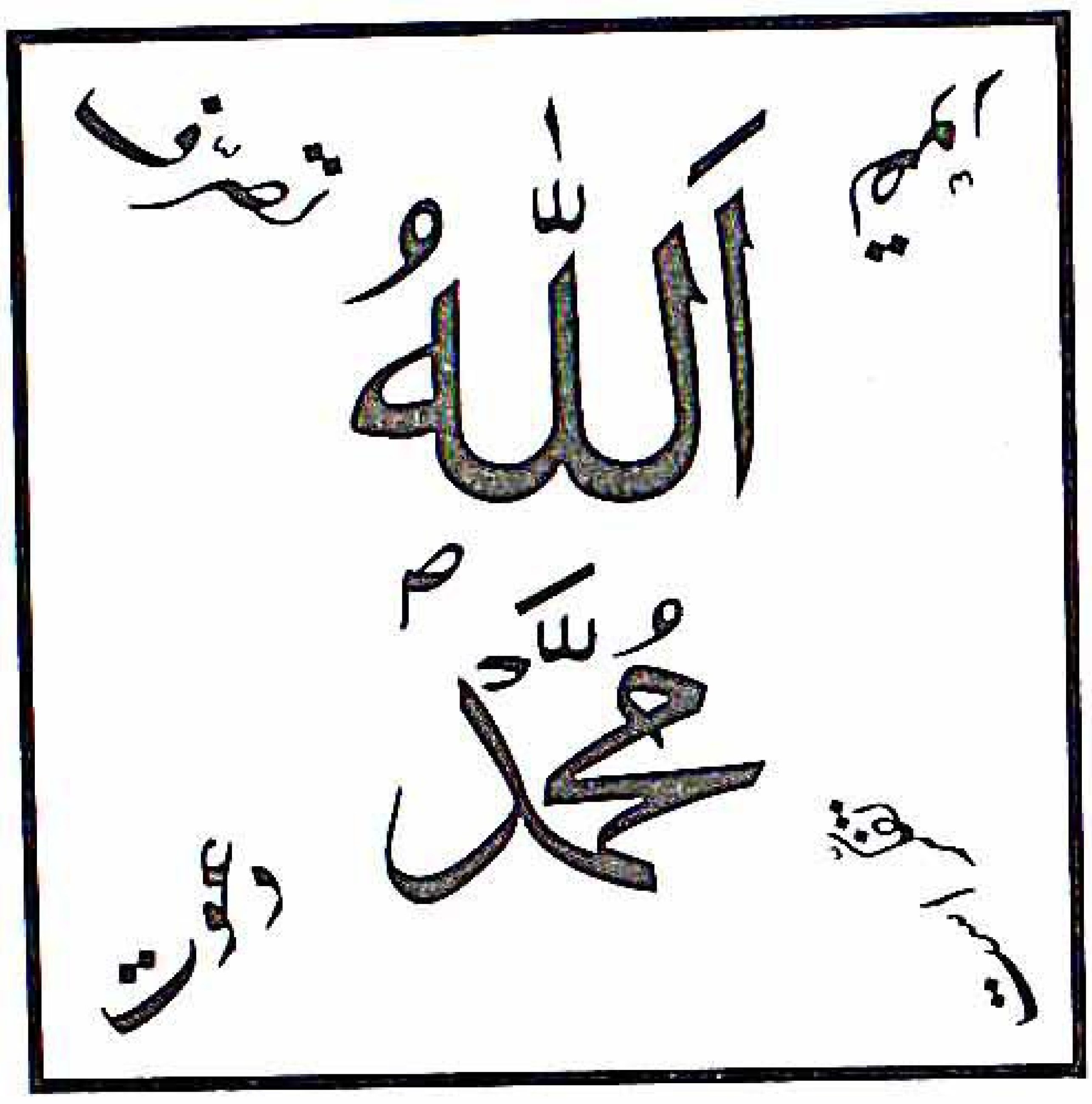

ان اسماء کے تصور سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کی مجلس میں موجود اصحاب اکرام رضی اللہ عنہم کی ارواح حاضر ہو جاتی ہیں۔ انہی اسماء کے تصور سے شیخ کی صورت حاضر ہو جاتی ہے اور الہام بالہام دیتی ہے۔ اگر ان اسماء کے تصور سے میکائیلؑ کو حاضر کیا جائے تو وہ رحمت کی بارش برساتے ہیں۔ اگر ان کے تصور سے اسرافیلؑ کو حاضر کیا جائے تو وہ حاضر ہو کر جس ملک کو فنا کرنا ہو اُسے ایک ہی دم میں تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور پھر وہ قیامت تک آباد نہیں ہوتا۔ اگر ان اسماء کے تصور سے حضرت عزرائیلؑ کو حاضر کیا جائے تو وہ حاضر ہو کر الہام کے ذریعے بتاتے ہیں کہ (فقیر کے) دشمن کی جان ایک ہی دم کے تصور میں قبض کر لی گئی ہے۔

(مرشد کامل کی) توجہ[1] سے وھم انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور فقیر کا وھم تمام جہان کو گھیر لیتا ہے۔ جب صاحبِ دعوت' دعوت پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اس کے گرد چار باطنی لشکر اکٹھے ہو کر اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اسے ظاہری آنکھوں سے یہ لشکر دکھائی نہیں دیتے کیونکہ یہ باطنی لشکر ہیں۔

---

[1] توجہ سے مراد مرشد کامل اکمل کی وہ باطنی نگاہ ہے جس سے وہ طالب یا مرید کا تزکیہ کرتا ہے (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

پہلا لشکر اُسے اللہ کی نظر میں منظور رکھتا ہے۔ دوسرا لشکر اسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں ان کے مدِ نظر رکھتا ہے۔ تیسرا لشکر موکلات فرشتوں کا ہے جو جنوں کو اس کے تابع رکھتے ہیں اور چوتھا لشکر شہداء کی ارواح کا ہے۔ صاحبِ دعوت ولی اللہ جب کسی پر غصہ کرتا ہے تو اُسے غیب سے ایسا زخم لگتا ہے جو کبھی ٹھیک نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اسی زخم سے مر جاتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں سے بہتر ہے کہ وہ خلق کا بوجھ برداشت کرے اور انہیں تکلیف نہ دے بلکہ مسلمانوں کے لیے نفع بخش بن کر رہے۔

Marfat.com

باب ہفتم

متفرق مضامین کا بیان

جان لو کہ جمعیت[1] کے پانچ حروف ہیں اور ہر حرف ایک مقام کی نشاندہی کرتا ہے اور اس ہر حرف کا تصور اس مقام کی تمام نعمتوں کا تصرف عطا کرتا ہے۔ صاحبِ جمعیت طالبِ مولیٰ جب ان پانچوں مقامات کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتا ہے تو اس کے دِل میں نہ کوئی حاجت باقی رہتی ہے نہ کوئی افسوس۔ جو اسے جانتا ہے وہ اس سے بندھ جاتا ہے۔ مقامِ جمعیت تمام علوم کا جامع ہے کیونکہ اس میں حیّ القیوم ذات کی حقیقت کے تمام علوم پائے جاتے ہیں۔ وہ پانچ خزانے اور پانچ مقامات جن میں تمام نعمتوں کا تصرف پایا جاتا ہے' یہ ہیں۔ مقامِ ازل، تصرفِ ازل، ازل کا خزانہ، نعمتِ ازل۔ نعمتِ ابد، تصرفِ ابد، ابد کا خزانہ۔ نعمتِ دنیا کا خزانہ یعنی زمین پر موجود تمام چیزوں پر تصرف حاصل کر کے دنیا کو اپنے ہاتھ میں لے آنا۔ تصرفِ عقبیٰ، نعتِ عقبیٰ اور عقبیٰ کا خزانہ۔ پانچواں خزانہ یہ ہے کہ مراتب نِعمت پر تصرف حاصل کر لینا اور سب سے اعلیٰ خزانہ حق تعالیٰ کا قربِ واحدانیت حاصل کر کے فنا فی اللہ بقا باللہ ہو جانا۔ یہ مکمل جمعیت ہے۔ جو مرشد پہلے

---

[1] جمعیت کے لغوی معنی چیزوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا ہے۔ اطمینان اور سکون کو بھی جمعیت کہتے ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھوؒ کی تعلیمات کے مطابق صاحبِ جمعیت اس طالب کو کہتے ہیں جسے مقامِ ازل، ابد، دنیا، عقبیٰ کے تمام مراتب، مقامات اور خزانوں پر تصرف حاصل ہو جائے اور اصل میں آپؒ فنا فی اللہ بقا باللہ کے مقام کو جمعیت مانتے ہیں یعنی طالب مقامِ ربوبیت میں پہنچ جائے اور مالکِ کُل ہو جائے۔ اسی مقام کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے "بے شک اولیاء کرام کو نہ تو کوئی غم ہوتا ہے اور نہ ہی خوف"۔ یہاں پر وہ سکون اور اطمینان کی نعمت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

Marfat.com

دن اسمِ اَللّٰہُ ذات، اسمِ محمدؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حضوری سے مقامِ جمعیت کے ہر مقام تک پہنچا دیتا ہے بیشک تحقیق کے طریق سے وہی کامل مرشد ہے ورنہ وہ مرشد خام، ناقص، زندیق، جھوٹا اور لافزن[1] ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لے کہ رحمانی، شیطانی اور نفسانی کاموں کے درمیان تاخیر اور مہلت میں کیا فرق ہے؟ مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جن کے ہر خاص وعام فرد کی زبان پر اللہ کے نام کا ورد ہوتا ہے یا وہ قرآن حفظ کر کے اس کی تلاوت کرتے ہیں یا وہ فقہ کا علم اور مسائل بیان کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی زبانوں پر جھوٹ اور ان کے دلوں میں نفاق ہے، ان کے جسموں سے حرص، حسد، کبر کیوں نہیں نکلتا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا نام خلوص سے نہیں لیتے ،صرف اللہ کی خاطر کلامِ الٰہی کا علم نہیں سیکھتے۔ بلکہ یہ تو محض رسمی طور پر آندھی کی طرح تیز رفتاری سے اللہ کا نام دہراتے رہتے ہیں۔ جو اسمِ اَللّٰہُ اور کلامِ الٰہی کے علم کی کنہہ[2] کو پا کر ان سے آشنا ہو جاتا ہے اس کا نفس فنا ہو جاتا ہے، اس کا قلب صاف ہو جاتا ہے، اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری نصیب ہو جاتی ہے، اس کی روح کو بقا مل جاتی ہے اور وہ دونوں جہانوں کو اپنے ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ جو اسمِ اَللّٰہُ سے آشنا ہو جاتا ہے اور اسے پورے اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے وہ دونوں جہانوں کے میدان سے صدق کی چوگان[3] کے ذریعے معرفت کو حاصل کر لیتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ایسا عظمت والا عظیم نام ہے کہ ابتدا سے انتہا تک نورِ حضور کے مشاہدہ کی کامل معرفت اسی نام میں پائی جاتی ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ کو اخلاص سے پڑھنا اور اس کے مطالعہ میں استغراق کے ساتھ دل کو غرق کرنا ہی عارفوں کے لیے بال و پر ہیں۔

---

1 جھوٹ بولنے والا

2 اصل حقیقت۔

3 کھیل میں استعمال ہونے والی چھڑی

Marfat.com

بر در درویش رو ہر صبح و شام

تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ترجمہ: درویش کے در پر صبح وشام حاضری دے تاکہ تجھے تیرا ہر مقصد حاصل ہو جائے۔

گر ترا بر سرزند سر پیش نہ

آنچہ داری در ملک درویش دہ

ترجمہ: اگر درویش تیری سرزنش بھی کرے تو تُو اپنا سر جھکائے رکھ اور اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دے۔

دادہ درویش یابی جاودان

از نظر درویش شد شاہ جہان

ترجمہ: درویش کو اپنا سب کچھ دے دینے سے تو جاوداں زندگی پالے گا۔ اگر تجھ پر درویش نے نظرِ کرم ڈال دی تو تُو دونوں جہانوں کا بادشاہ بن جائے گا۔

ہر کہ مقبول است درویش از نظر

شد مراتب او ز بالا عرش تر

ترجمہ: جو کوئی درویش کی نظر میں مقبول ہو جاتا ہے اسے عرش سے بالاتر مراتب نصیب ہو جاتے ہیں۔

جوہرِ جمعیت کے دو نشان ہیں کہ ظاہر میں (طالب) شریعت میں ہوشیار ہو اور باطنی طور پر مراقبہ میں مشاہدۂ ربوبیت سے مشرف ہو کر تجلیٔ انوار کی رویئت میں غرق ہو۔

جان لے آسمان اور زمین کی مخلوقات کو قیامت تک پہنچنے کے لیے پچاس ہزار سال درکار ہیں۔ ان پچاس ہزار سالوں کو دنیا کی ایک رات کہتے ہیں اور حساب گاہِ قیامت کے پچاس ہزار سال کا عرصہ ایک دن کے برابر ہے۔ پس ظاہر اور باطن کے ایک لاکھ سال ہیں۔ پس دنیا کی شام لباس ہے اور قیامت کا دن معیشت ہے۔ لباس کا تعلق عبودیت سے ہے۔ معیشت کسب کو کہتے ہیں اور کسب کا

Marfat.com

تعلق ذکر، فکر، معرفت اور ربوبیت تک پہنچانے والے اشتغالِ اللہ سے ہے۔ اہلِ عبودیت اور فقراء صاحبِ ربوبیت ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (النبا 11-10)

ترجمہ: اور رات کو ہم نے لباس اور دن کو ہم نے ذریعۂ معاش بنایا ہے۔

پس رات والوں کی نظر دنیا پر ہوتی ہے اور دن والوں کی نظر قیامت کے دن پر ہوتی ہے۔ حق کے سوا وہ نہ تو کچھ خریدتے ہیں اور نہ ہی ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ علماء اور فقراء کے درمیان کیا فرق ہے؟ علماء جب غضب وغصہ کی حالت میں ہوتے ہیں تو اپنے علم کی جلالیت کی وجہ سے انائے مِنّی[1] میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جبکہ فقراء غصہ کے وقت معرفتِ ''اِلَّا اللّٰہُ'' کی جمالیت کے باعث انائے مِنّی (کے اثرات) سے باہر رہتے ہیں۔ جو کوئی ابتدا میں عالِم عامل ہوتا ہے وہ انتہا پر پہنچ کر درویشِ کامل بن جاتا ہے۔

جان لے کہ علم ''عین'' سے ہے اور دو ''عین'' کا ایک جگہ اکٹھے ہونا مشکل ہے۔ جو کوئی عالِم عامل ہو جاتا ہے وہ فقیر کامل عارف بن جاتا ہے۔ علم جس کو اپنی قید میں کر لیتا ہے اس کے وجود میں چار الہامی علم پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں غیب الغیب کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے عالم کے تمام حجابات اٹھ جاتے ہیں اور وہ خُلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اختیار کر لیتا ہے۔ پہلا حکم الہامِ ازل قدرتِ سبحانی کے قرب سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا الہام تصورِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیدا ہوتا ہے جو اسے صراطِ مستقیم دکھاتا ہے۔ تیسرا الہام تمام صحابہ کرامؓ کی طرف سے ہوتا ہے جو اسے عبادت و ثواب بخشتا ہے۔ چوتھا الہام کراماً کاتبین اور تمام فرشتوں کی طرف سے ہوتا ہے جن سے وہ تمام نیک و بد اعمال اور ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم کرتا ہے اور وہ اسے بلند آواز سے جواب دیتے ہیں:

---

[1] انائے مِنّی سے مراد صفاتِ بشریت کے غلبہ سے پیدا ہونے والی نفسانیت اور انا ہے، کیونکہ آبِ مَنی بشری وجود کی تخلیق کی بنیاد ہے۔

Marfat.com

حَسَنَاتُ الْاَ بْرَارِ سَیِّئَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ (کے زمرے میں آتی) ہیں۔

جان لے! عالم، فاضل، صاحبِ فقہ ونص وحدیث وتفسیر کے مراتب اور ہیں اور ورد وظائف اور ذکر کرنے والوں کے مراتب اور ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں تفکر کیا جائے تو ایسے تفکر کی تاثیر سے دِل میں اللہ کے لیے حیا بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید میں تفکر کرنے سے دل میں اللہ کا خوف بڑھ جاتا ہے۔ اللہ کی معرفت میں تفکر کرنے سے دل میں نورِ توحید مزید بڑھتا ہے۔ اگر قرآنِ مجید کی تلاوت اور علم میں تفکر کیا جائے تو اس سے دل میں اعمالِ صالحہ کی رغبت بڑھ جاتی ہے، دنیا کے بارے میں تفکر کرنے سے دِل میں سیاہی جمع ہو جاتی ہے اور شیطانی منصوبہ بندی میں اضافہ ہوتا ہے۔

پورے جہان میں دنیا اور اہلِ دنیا سے بدتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ وہ عجیب نادان لوگ ہیں جو اس بدتر دنیا کو اسمِ اَللّٰہُ ذات، دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فقرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ صحیح مسلمان اور مومن وہ ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو ہر قدرت پر غالب اور ہر جگہ حاضر ماننے کا عظیم فرض ادا کرتا ہو۔ یہ عظیم فرض تمام فرائض سے برتر ہے اور یہی فرضِ عین ہے۔ سب بڑی سنتوں سے عظیم سنت یہ ہے کہ اپنے گھر کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تا کہ یہ عظیم سنت ادا ہو جائے۔ اس عظیم فرض اور سنت کو صرف اللہ والے ہی ادا کرتے ہیں۔

جو کوئی مردہ دل اہلِ دنیا سے جدا ہو جاتا ہے اس کا دل صاف اور نفس بالکل مر جاتا ہے۔ نفس کو تبھی مردہ قرار دیا جا سکتا ہے جب وہ شرک، کفر، کبر، نفسانی خواہشات اور بُری عادات سے باز آ جائے۔ گویا کہ گناہوں سے توبہ کر کے نیک اعمال کرنے سے نفس مر جاتا ہے۔ ایسا نفس صفائیٔ قلب کی بدولت مقدس ارواح سے انس رکھتا ہے اور معرفت کی عبادت میں مشغول ہو کر مرتبہ مطمئنہ پر پہنچ جاتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ ہیں:

Marfat.com

❁ اَلدُّنۡیَا قَوۡسٌ وَّحَوَادِثُهَا سِهَامٌ

ترجمہ: دنیا کمان ہے اوراس کے حادثات تیر ہیں۔

❁ كُنۡ فِي الدُّنۡيَا كَاَنَّكَ غَرِيۡبٌ اَوۡ كَعَابِرِيۡ سَبِيۡلٍ وَّعِدۡ نَفۡسَكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡقُبُوۡرِ

ترجمہ: دنیامیں غریب الدیار مسافر کی طرح رہواور خود کو قبر والوں میں شمار کرو۔

تمام علومِ ظاہر اور فقر معرفتِ الٰہی کے مجموعے کو ہم نے ایک نکتہ میں بیان کر دیا ہے اور وہ نکتہ ایک حرف ''ن'' میں ہے یعنی نیک نیت ہو کر طمع، حرص اور حسد سے پاک ہو جاؤ۔ جو شخص ان تینوں سے گزر جاتا ہے وہ علم اور معرفت دونوں کو پالیتا ہے کہ انہی (علم ومعرفت) کو ہمیشہ رہنا ہے۔ فقراء کے لیے معرفت کی انتہا ان تینوں (طمع، حرص اور حسد) سے قطع تعلق کر لینا ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ صاحبِ قلب کو قلب سے سات فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ ہر ایک فتح سے ستر ہزار فیوض کا نور ظاہر ہوتا ہے۔ ان کو صرف وہی جانتا ہے جو اس فیض کے نور سے فیض یاب ہو چکا ہو۔ اس مقام پر طالب مرید کو یقین کی بدولت ایسا قرار نصیب ہو جاتا ہے کہ پھر وہ (راہِ فقر سے) ہرگز نہیں بھاگتا اور نہ ہی یہ مقام سلب ہونے سے طالب خوار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلی اور ہے، اسماء کی تجلی اور ہے، حروف کی تجلی اور ہے اور ربانی تجلی اور ہے۔ تجلی چار قسم کی ہوتی ہے جسے محض ذات کا عطا کردہ فیض کہتے ہیں۔ جو تجلی اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حاضرات سے ظاہر ہوتی ہے وہ توحیدِ مطلق اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی تجلی ہوتی ہے، اسے نورِ معرفتِ الٰہی کہا جاتا ہے۔ جو تجلی اسماء سے ظاہر ہوتی ہے اسے نہ تو ذات کی تجلی کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی صفات کی تجلی کہا جاسکتا ہے۔ یہ تجلی ذات وصفات دونوں سے متفق ہوتی ہے۔ جو تجلی قرآنِ پاک کی آیات اور نص وحدیث سے ظاہر ہوتی ہے اسے نفس کے خلاف جہادِ اکبر کہا جاتا ہے۔ جو تجلی تیس (30) حروف سے ظاہر ہوتی ہے ایسی تجلی حروف کو قلب المکشوف[1] کہتے ہیں۔ ہر تجلی یقین کے ساتھ تصور وتفکر کی مشق کرنے

---

[1] قلب المکشوف سے مراد قلب کو حالتِ کشف کا نصیب ہونا ہے یعنی ایسا قلب جس پر کشف کھل چکا ہو۔ کشف حجابات کے ہٹ جانے کو کہتے ہیں۔ قلب المکشوف ایسے قلب کو کہتے ہیں جس سے تمام حجابات ہٹ چکے ہوں۔

Marfat.com

سے ظاہر ہوتی ہے اور عین بعین دکھائی دیتی ہے۔ آنکھ سے پوشیدہ رہنے والی تجلی اور ہے اور ظاہر ہو جانے والی تجلی اور ہے۔ تمام عمر کی ریاضت سے بہتر ہے کہ اپنی نظریں تجلی پر رکھی جائیں اور توجہ غرق فنافی اللہ ہونے کی طرف ہو۔ تجلیات کے مطلبِ کلّی میں غرق ہوئے بغیر تمام مراتب خام اور ناتمام ہیں۔ مطلبِ کلّی کیا ہے؟ اپنی خودی سے گزر کر حق تک پہنچ جانا کہ یہ سب سے بہتر انجام ہے۔ یہ اللہ کے نورِ جمعیت کا جام پینا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جو مرشد طالبِ مولیٰ کو (اسمِ اَللّٰہُ ذات کے) حاضرات سے ہر مقام اور تمام مقامات سے بالاتر معرفتِ الٰہی کا سبق نہیں دیتا اور انہیں کھول کر اس پر ظاہر نہیں کر دیتا وہ ناقص اور لافزن ہے۔

در تجلی ذات سوزم سربسرِ اِلٰـہ
این تجلی ذات رہبر باخدا

ترجمہ: میں ہر وقت اس ذاتی تجلی میں جلتا رہتا ہوں جو سربسر ذاتِ "اِلٰـــہ" کا راز ہے۔ یہی تجلیٔ ذات اللہ تعالیٰ تک راہبر ہے۔

از ازل تا ابد باشم غرق نور
از ازل تا ابد باشم در حضور

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک نور میں غرق ہوں اسی لیے ازل سے ابد تک حضوری میں رہتا ہوں۔

از ازل تا ابد باشم مست حال
از ازل تا ابد بودم با وصال

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک مست حال اور اللہ سے باوصال ہوں۔

از ازل تا ابد از خود شد جدا
از ازل تا ابد بودم با خدا

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک خود سے جدا ہو کر خدا کے ساتھ ہوں۔

دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ آدمی دن رات میں چوبیس ہزار دفعہ سانس لیتا ہے۔ ہر سانس

Marfat.com

سے باخبر رہ کہ ہر سانس میں چودہ (14) تجلیات، چودہ (14) الہام اور چودہ (14) علم پائے جاتے ہیں، جن میں بعض رحمانی، بعض شیطانی، بعض نفسانی، بعض دنیاوی پریشانیوں، بعض جنوں سے، بعض موکل فرشتوں سے اور بعض وجودِ قلبی[1]، وجودِ روحی[2] اور وجودِ سرّی[3] سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر توفیقِ الٰہی اور رفیقِ مرشد کی عطا کردہ آگاہی ہو تو ہر ایک مقام کی حقیقت پا کر طالب سلامت رہتا ہے ورنہ اس سے ہر مرتبہ و مقام سلب کر لیا جاتا ہے۔ اس مقام پر ہزاروں ہزار طالب راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور رجعت کھا کر شریعت کے خلاف کام کرنے سے (باطنی طور پر) مردہ ہو جاتے ہیں۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ خُذْ مَاصَفَا وَدَاعْ مَاکَدَرَ

ترجمہ: صاف کو لے لو اور کدورت[4] والے کو چھوڑ دو۔

یعنی جو نیک ہے اُسے قبول کر لو اور جو بُرا ہے اُسے چھوڑ دو۔

جان لے جب اللہ تعالیٰ نے کن فیکون کا اظہار کرنا چاہا تو فرمایا:

❁ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے اپنی پہچان کی خاطر مخلوق کو پیدا فرمایا۔

اس مقصد کی خاطر اللہ تعالیٰ نے بائیں طرف قہر اور جلالیت سے دیکھا تو نارِ شیطانی پیدا ہو گئی اور دائیں طرف کرم، لطف، جمعیت، رحمت، شفقت اور التفات سے دیکھا تو سورج سے زیادہ روشن نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کُن فرما کر تمام مخلوقات کی ارواح کو تخلیق فرمایا جو اللہ کے حکم کے انتظار میں مراتب بمراتب، جماعت بجماعت، صف بصف اپنی اپنی جگہ پر اللہ

---

[1] [2] [3] قلب، روح اور سرّ باطنی حواس ہیں

[4] کدورت: غیر ماسویٰ اللہ ہر چیز کدورت ہے، جس کے وجود میں غیر ماسویٰ اللہ موجود ہوں کدورت کہلاتا ہے۔

Marfat.com

کے سامنے ادب سے کھڑی ہوگئیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ[1] تو تمام ادنیٰ اور اعلیٰ ارواح نے یک زبان ہو کر جواب دیا ''قَالُوْا بَلٰی[2]''۔ اس اقرارِ بلٰی پر بعض ارواح تو اسی وقت پشیمان ہوگئیں جیسا کہ کافرین، مشرکین، منافقین اور کاذبین کی ارواح۔ اور بعض ارواح اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں ''بَلٰی'' کہہ کر بہت خوش اور مسرور ہوگئیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ارواح! مانگ لو مجھ سے جو تم مانگنا چاہتی ہو تاکہ میں تمہیں وہ عطا کردوں۔'' ان تمام ارواح نے عرض کی ''یا اللہ! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں''۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارواح کی دائیں طرف دنیا اور دنیا کی زینت کو پیش کیا تو خنزیر شیطان نمرود نفسِ امارہ کی مدد سے اس دنیا میں داخل ہوگیا۔ جب یہ شیطان دنیا میں پہنچا تو اس نے با آوازِ بلند چوبیس بانگیں[3] دیں۔ نو (9) حصہ ارواح شیطان کی ان بلند آواز بانگوں کو سن کر شیطان کی راہ پر چل پڑیں۔ شیطان کی وہ چوبیس بانگیں یہ ہیں:

1۔ خوش آواز شیطانی سرود[4] کی بانگ

2۔ حسن پرستی کی بانگ

3۔ ہوائے انا[5] کی مستی کی بانگ

4۔ شراب[6] نوشی کی بانگ

5۔ بدعت کی بانگ

---

[1] ترجمہ: کیا میں تمہارا رب (یعنی تمہیں پالنے والا) نہیں ہوں۔

[2] سب نے کہا بے شک تو ہی ہمارا رب ہے۔

[3] چوبیس بانگوں سے مراد گمراہی کے چوبیس شعبہ جات ہیں۔

[4] گانا بجانا

[5] نفس کی خواہشات

[6] مراد تمام نشہ لانے والی اشیاء

Marfat.com

6۔نماز ترک کرنے کی بانگ

7۔موسیقی کے آلات مثلاً طنبورہ، رباب وقانون وسرنا، دف، ڈھول جیسے آلات کی بانگ

8۔جماعت کو ترک کرنے کی بانگ

9۔غفلت کی بانگ

10۔عُجب[1] کی بانگ

11 حرص[2] کی بانگ

12۔حسد کی بانگ

13۔ریا کی بانگ

14۔کینہ[3] کی بانگ

15۔کبر کی بانگ

16۔نفاق کی بانگ

17۔غیبت کی بانگ

18۔شرک کی بانگ

19۔کفر کی بانگ

20۔جہالت[4] کی بانگ

21۔کذب کی بانگ

22۔بُرے ظن کی بانگ

---

[1] خود پسندی

[2] لالچ

[3] دل میں دشمنی رکھنا اور موقع ملنے پر بدلہ لینا۔

[4] گمراہی، لاعلمی اور اس پر اصرار

Marfat.com

23۔ بُری نظر کی بانگ

24۔ طمع کی بانگ

جس شخص میں یہ صفات پائی جاتی ہیں وہ انہی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے شیطان کی بانگ سنی (اور اس کی راہ پر چل نکلے تھے)۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ترجمہ: جیسے وہ اس وقت تھے اب بھی وہ ویسے ہی ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ (البقرہ-268)

ترجمہ: شیطان تمہیں فقر (فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے ڈراتا ہے اور فواحش (غیر ماسویٰ اللہ) کا حکم دیتا ہے۔

جس نے شیطان سے تعلق رکھا اور شیطان کی اتباع کی وہ دنیا کے مراتب پر پہنچا، دنیا کا پسندیدہ ہوا اور اسی میں غرق ہو گیا۔ ان نو (9) حصہ ارواح کے علاوہ ایک حصہ ارواح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے فرمایا ''اے ارواح! مانگ لو مجھ سے جو تم مانگنا چاہتی ہو۔ میں تمہیں وہ عطا کر دوں۔'' ان ایک حصہ باقی رہنے والی ارواح نے عرض کی ''یا اللہ! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت، حور و قصور، جنت کی لذات اور نعمتیں، جنت کی تمام زینت و زیبائش ان ارواح کے دائیں ہاتھ پر ظاہر کر دیں۔ ان ارواح میں سے نو (9) حصہ ارواح جنت کی طرف چلی گئیں۔ سب سے پہلے جو ارواح جنت میں داخل ہوئیں وہ متقی اور پرہیزگار لوگوں کی تھیں۔ وہاں انہوں نے بلند آواز سے تقویٰ کی بانگ دی جسے سُن کر (اُن نو حصہ ارواح میں سے) باقی تمام روحیں جنت میں داخل ہو گئیں اور انہوں نے شریعتِ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر استقامت اختیار کر لی۔ چنانچہ یہ عالم، فاضل، متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ باقی ایک حصہ ارواح اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑی رہیں۔ ان کے کانوں نے نہ دنیا کی بانگ سنی اور نہ ہی جنت کی بانگ سنی۔ وہ اشتیاقِ الٰہی میں غرق فنا فی اللہ نور بقا باللہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت

Marfat.com

اور حضوری رکھنے والے عارف باللہ فقراء کی ارواح تھیں جن کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

۞ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ٥ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبُ الْمَوْلٰی ٥ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ دنیا اہلِ عقبیٰ پر حرام ہے اور عقبیٰ اہلِ دنیا پر حرام ہے اور دنیا و عقبیٰ دونوں طالبِ مولیٰ پر حرام ہیں۔ جسے مولیٰ مل گیا اُسے سب کچھ مل گیا۔

شمس العارفین ختم ہوئی

چھبیس (26) رمضان المبارک کو آثم خادم الفقراء بہادر شاہ قادری سلطانی نے اس نسخہ کو رقم کیا، جن کی سابقہ رہائش حسوالی میں تھی اور حال میں وہ دیوا سنگھ والا تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں خانہ بدوش ہیں۔

نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید

ترجمہ: اس کتاب کو لکھنے والے کی اس کے سوا کوئی خواہش نہیں کہ یہ کتاب (پڑھنے والے کے) سیاہ دل کو سفید (پاک) کردے۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

ترجمہ: چونکہ میں ایک گنہگار بندہ ہوں اسی لیے جو اس کتاب کو پڑھے اس سے دعا کا طلبگار ہوں۔

Marfat.com

شمس العارفین
(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَتَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ ٥ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ نَوَّرَ قُلُوۡبَ الۡعَارِفِیۡنَ بِالۡهِدَایَةِ وَالۡعِرۡفَانِ وَشَرَحَ صُدُوۡرِ الصِّدِّیۡقِیۡنَ بِالصِّدۡقِ وَالۡاِیۡقَانِ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحٰبِهٖ کُلِّهِمۡ صَاحِبِ الۡمَغۡفِرَةِ وَالرِّضۡوَانِ ٥

امابعد! شروع می کنم بعون اللہ تعالیٰ رسالہ را کہ انتخاب کردہ شد از کتاب کلید التوحید و قرب دیدار و مجموعۃ الفضل و عقل بیدار و جامع الاسرار و نور الہدیٰ و عین نما و فضل اللقاء من تصنیفات سلطان العارفین شَیۡخُنَا حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در علم تصوف وَالۡوُصُوۡلِ اِلَی اللّٰہِ الۡمَلِكِ الۡمَنَّان از طریقہ قادریہ عَلَیۡهِ الرَّحۡمَةِ والمغفرۃ بنام شمس العارفین و مشکل کشا و حضور نما خطاب دادہ شد۔

باب اول در فضائل خواندن این کتاب و عمل کردن بر آن۔ باب دوم در بیان شروع کردن ذکر و فکر و ترتیب تصور مشق وجودیہ و مقامات آن و علاج دل سیاہ کہ در و تاثیر اسم اَللّٰهُ پیدا نشود۔ باب سیوم در مراقبہ و مکاشفہ و احوالات۔ باب چہارم فنا فی الشیخ و فنا فی الرسولؐ و فنا فی اللہ تعالیٰ۔ باب پنجم در مشرف و ملازم شدن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فضائل آن۔ باب ششم در ترتیب خواندن دعوت بر اہل قبور کہ از ہمہ دعوتہا اولیٰ و افضل۔ باب ہفتم در متفرقات۔

بدانکہ بر طالب مرید قادری فرض عین است کہ اولاً این رسالہ را از ابتدا تا انتہا در مطالعہ آوردہ طریق تحقیق کند و بعدہ در باطن با توفیق بحق رفیق شود۔

اے عزیز! بندہ را پیدا کرد از برائے عبادت و معرفت و شناس خود۔

قولہ تعالیٰ: وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ اَیۡ لِیَعۡرِفُوۡنِ ''

Marfat.com

باب اوّل
در فضائل خواندن این کتاب و عمل کردن بر آن

اگر کسی را نفس سرکش و سرہوا موافق ابلیس و مخالف خدا باشد و ہیچ علاج از گناہان بازگشت نخورد و ہرگز مراجعت بخدا نکند و دل مردہ از غایت غفلت در قید شیطان باشد و زندہ نشود و تا ثیر ذکر اسم اَللّٰہُ در قلب پیدا نیاید و غریب و مظلوم و عاجز و پریشان و محتاج و ہلاک از روزگارِ دنیا و مستحق کثیر العیال و سقیم الاحوال طاقت و قوت ندارد در فقر فاقہ میگذارد آنرا می باید کہ ازین کتاب کہ در وگنج دین و دنیا تمام است' ہر یک گنج ظاہری و باطنی میکند معلوم' خلق خادم او مخدوم و ازین ہر یک مطالب کلی دریابد و جمیع خزائن اللہ در دست آرد و علم تصوف دقیق از طریق تحقیق می کشاید۔

ہر کہ این کتاب را در مطالعہ آرد و بر آن عمل کند عارف باللہ صاحب توفیق شود' ہمیشہ در حضور پرنور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف باشد و ارواح جمیع انبیاء و اولیاءَ اللہ با و ملاقات کنند و ہیچ چیز پیدا و پنہان از و مخفی نماند۔

این طریق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا اللہ فیض فضل اللہ از طریق تحقیق است۔

این کتاب صاحب ابتداءً وانتہاءً تمام است۔ اگر می خواند عالم فاضل صاحب تفسیر' ازین کتاب چہار علم دریابد' علم کیمیا اکسیر و علم دعوت تکسیر و علم ذکر اَللّٰہُ روشن ضمیر و علم استغراق با تاثیر صاحب نظر بر نفس امیر۔

این کتاب محک است از برائے مریدان صدیق و طالبان تصدیق و عارفان تحقیق و واصلان بحق رفیق و علمایان با توفیق و فقیران فنا فی اللہ غریق بوحدانیت دریائے عمیق۔ ہر کہ ازین کتاب اسم اعظم و گنج بیرنج نیافت' سوال بر گردن او و بال براین تصرف علم است۔ کسیکہ باین مراتب رسیدہ از تاثیر بر ہفتاد ہزار مراتب از عرش تا تحت الثریٰ روشن و واضح گردد و لوح محفوظ بچشم ظاہر دوام در مطالعہ او باشد و از نظر خاک سیم و زر گردد' ماضی و حال و استقبال بکشف و کرامات میتماید۔ اگر بر دیوار خاک یا بر کوہ یا بر درخت سوار شود' مثل آب بدواند۔ اگر در قبور رود اہل روحانی حاضر شوند' و اگر جانب درخت خشک بیند سبز گردد و ہموندم شگوفہ برآوردہ میوہ پختہ و لائق خوردن شود۔ اگر از زمین آب طلبد زمین بروئے آب آوردہ میدہد۔ اگر جانب آسمان بنگرد ہموندم ابر شود و باران بباراند ہر قدر یکہ مردم می خواہند و اگر جانب آب بیند روغن زرد شود' و اگر جانب ریگ نظر کند شکر سفید شیرین گردد' و مانند این چیز ہا۔ این مراتب از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعید و بی نصیب از معرفت اللہ تعالیٰ۔ اینچنین مرشد صاحب نظر باید چون پیر محی الدین پیر من است کہ ہزاران ہزار مریدان و طالبان را بیک نظر بعضی را غرق بمعرفت اِلَّا اللّٰہ آورد و بعضی را مشرف حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آورد۔ این چنین پیر باید گنج بخش بے رنج و بے ریاضت و بیرنج کہ با نظر او دل بذکر اَللّٰہُ چاک و نفس پاک و روح پاک موافق رحمٰن و مخالف شیطان۔

Marfat.com

اگر کسی را مشکل پیش آید و بجناب شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ رجوع آورد و بگوید: "اُحْضُرُوْا بِمَلَكَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَیُّ الْحَقِ یا شیخ عبدالقادر جیلانی حاضر شو"۔ وسہ بار کلمہ طیب بر دل ضرب زند، همو ندم پیر صاحب آمدہ، امداد کند و مشکل را سرانجام رساند۔

کسی را کہ عقل و دانش و شعور تمام است کہ این کتاب بحکم اللہ تعالیٰ و بنظر رحمت اللہ تعالیٰ مرقوم و منظور و باجازت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم حضور شدہ۔ و سالک را باید کہ اول مرشدی کامل مکمل عالم عامل صاحب شریعت قادری سروری باشد از دست بیعت گیرد، بعدہ در سلوک در آید کہ ہر طریقہ را انتہا با بتدا قادری کامل نمیرسد اگر چہ تمام عمر بریاضت سر بسنگ زند۔ مرشد قادری جامع است مجمل، ظاہر و باطن باشتغال ذکر و فکر است۔ و در طریق طریقہ قادری ظاہری و باطنی قرب معرفت "اِلَّا اللّٰہُ" و حضور مجلس محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باوصال است۔

المطلب آنکہ در حین حیات از کفر و شرک نجات، عارف باللہ متبرکات قدرت سبحانی محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ پنج ہزار طالبان و مریدان خود را ہر روز کہ سہ ہزار در معرفتِ نور غرق بہ مشاہدہ می بردند در وحدانیتِ "اِلَّا اللّٰہُ" کہ این ہر سہ ہزار بہ مراتب "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ" رسیدند و دو ہزار داخل مشرف مجلس محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) می بردند۔ این چنین سلک سلوکِ حضوری بتوجہ باطنی از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و کلمہ طیبات ذکر ضرب ذوق و سخاوت تصور و تصرف در طریقہ قادریہ از یک دیگر تا قیامت باز نہ ماند، مثل آفتاب روشنی طلوع تابش ہر دو جہان واضح و فیض بر میگیرد۔ ابیات:

(۱) باھُو این کیمیائے گنج مفلس را نمود ہر کرا عقل است حاصل کرد زود
(۲) باسم اعظم انتہا با ھُو بود ورد باھُو روز و شب یاھُو بود
(۳) کور چشم کے بہ بیند آفتاب کور را از آفتابش صد حجاب

بدان کہ قادری را فتح از قادری است۔ اگر قادری بطریقہ دیگر رجوع آورد اہل گناہ گمراہ بے برکت، مراتب او سلب شود۔ اما سالک را مرشد گرفتن ضرور است، شغلے کہ بغیر از مرشد کند طالب را ہیچ فائدہ نہ دہد و نتیجہ نہ دارد و بمقام منزل نہ رساند۔

قولہ تعالیٰ: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَةَ

و در حدیث: "اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ"

اگر مرشد کامل قادری پیدا نمیشود لازم کہ باین کتاب شب و روز در مطالعہ در آرد و باخلاص خواند و یقین صادق دارد تا آنرا در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست دہد و سر اسرار الٰہی بر وی کشف گردد و از ہیچ چیز آنچہ "فِی السَّمٰوٰتِ

Marfat.com

وَالْاَرْضِ'' مخفی و پوشیدہ نماند۔ خوانندہ این کتاب عارف الحق راہنما خلق شود۔ ہر کہ محتاج این مرقوم را خواند اولیائی لایحتاج گردد و اگر مفلس خواند' غنی گردد و پریشان حال خواند صاحب جمعیت گردد۔ ہر کہ این کتاب را از ابتدا تا انتہا خواند آنرا احتیاج دست بیعت ظاہر مرشد نہ نماند۔ اگر صاحب رجعت خواند' از رجعت خلاص شود۔ اگر مردہ دل خواند' زندہ دل گردد و اگر جاہل خواند بعلم علوم کشف احوالات حیّ قیوم رسد' حقیقت ماضی و حال و مستقبل معلوم میکند۔

ابیات:

اصل یقین است یقین یار کن محرم اسرار شوی از کنہ کن
اصل یقین است یقینِ مصطفیٰ ﷺ اصل یقین است یقینِ مرتضیٰؓ
اصل یقین است یقین گر شود کار تو از ہفت فلک بگذرد

المطلب آنکہ مرشد کامل را باید کہ طالب اللہ را اول بشروع تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات بمرتبہ نور فی اللہ مشرف دیدار حضور رساند کہ طالب اللہ را احتیاج ریاضت خلوت و چلہ نماند۔ اہل حضور لایحتاج راچہ احتیاج کہ ورد وظائف دعوت خواند۔ آدمی از قید نفس و شیطان ہرگز خلاص نگردد و از دنیا دل سرد نہ شود تا آنکہ مرشد کامل نگیرد و باسم اَللّٰہُ ذات متبرکات مشغول نگردد کہ از تصور اسمِ اَللّٰہُ و ذکرِ غرقِ ربوبیت نور بکشاید طالب اللہ را ہر مطالب از نور حضور نماید و ظاہر و باطن لوح محفوظ در لوح ضمیر در آید و از حاضرات تصور کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ذکر پاکی غیبی کشاید طالب اللہ را در ہر دو جہان بہرہ بخشد' با مطلب بہرہ ور نماید۔

مرشد کامل طالب صادق را ازین ہفت کلید ہفت قفل حاضرات میکشاید و بریکدم و یا یک قدم طالبان را بمطالب و مقصود ہر دو جہان بنماید آنچہ تصرف ظاہری و تصرف باطنی و تصرف ازلی و تصرف ابدی و تصرف دنیا و عقبیٰ و تصرف غرق فنا فی اللہ مولیٰ و تصرف توحید معرفت از ہر مراتب قرب اعلیٰ و اولیٰ۔ این چنین راز بی ریاضت و گنج بیرنج مرشد قادری سروری کامل اکمل جامع مجموع الفضل میداند۔

بدآنکہ! فقیران صاحب حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات را چنان قوت بخشیدہ است اگر خواہند از موکلان مشروحا علم کیمیا و یا آنکہ سنگ پارس کہ باآہن چسپانند زر سرخ گردد و موکلان از غیب الغیب ببرکت کلام اسم اعظم بدست آوردہ میدہند لیکن فقیران اہل اللہ را کہ دوام استغراق بمع اللہ ظاہر چنان دل غنی و در باطن مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ مرتبہ موکل مراتب تمامیت دنیا و جانب کیمیا و سنگ پارس بگوشہ چشم نہ نگرند اگرچہ از فقر و فاقہ خون جگر خورند۔

''وَاَتْبَعْنٰھُمْ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً۔

دانی کہ از حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابان و یاران پرسیدند کہ یا حضرت کدام چیز بہتر است کہ

Marfat.com

بقرب اللہ تعالیٰ رساند "فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" وکدام چیز کہتر است کہ از حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ بعید و دوری دہد "فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" کہ موجب ذلت است۔ از زبان مبارک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمودند کہ دوست دارید معرفت اللہ وفقر را کہ ازین ہر دو نعمت سرفرازی وفخر دارین است، ونہ بینید بسوئے دنیا مگر بحقارت کہ این متاع شیطان است۔

اے عزیز! آدمی را با عمال ظاہری دل طاہر نگردد واز نفاق بیرون نبر آید تا آنکہ آتش تصور اسم اَللّٰہُ مشق او رانسوزد دل از زنگار خلاص نشود وبذکر خاص اخلاص نہ پذیرد وبغیر از ذکر دل ہرگز زندہ نشود ونفس ہرگز نمیرد اگرچہ تمام عمر تلاوت قران مجید ومسئلہ فقہ خواند ویا بسیار زہد وریاضت کند وکوز پشت شود ومثل موئے باریک گردد، ہمچنان دل سیاہ ماند، بغیر از مشق تصور اسم اَللّٰہُ ذات ہیچ فائدہ ندارد اگرچہ بریاضت سر بسنگ زند۔ ومشق تصور اسم اَللّٰہُ ذات کنندہ معشوق بی مشقت ومحبوب بی محنت، آن مراتب مرغوب است۔

اگر کسی زمین راطی کند وبزیر قدم او نیم گام شود ومدام پنج وقت نماز بخانہ کعبہ باجماعت میخواند ویا ہمیشہ صحبت با مہتر خضر علیہ السلام دارد ومقابلہ علم کند واز حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین واز خاتم النبیین تا بروز جزا بہریک ارواح انبیاً واولیا اللہ صاحب مراتب مومن مسلمان دست مصافحہ کند وملاقات مجلس بود وہریک ارواح را نام بداند وبشناسد وآنچہ بروئے زمین صاحبِ ورد ووظائف اہل دعوت وحافظ تلاوت قرآن مجید کہ شب وروز بطہارت میخوانند یا شخصی تمام دنیا بدست آرد وشب وروز تصرف کند فی سبیل اللہ وسخاوت کند ونافع المسلمین باشد، ازین ہمہ چیز ہا بہتر است کہ در تصور اسم اَللّٰہُ غرق شدن وملازم مشرف مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بودن۔

وباید دانست بندہ را کہ از ذکر خدا یک دم نباشد جدا "اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ وَّ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ"۔

فرد:

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق — زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق

ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا — نفس او فربہ شود کفر از ریا

Marfat.com

باب دویم
در بیان شروع کردن ذکر

بدانکہ اول مرشد کامل را فرض عین است کہ طالب را مقام خوف ورجاؑ ومقام کشف القبور ومقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور بنماید بعدازان طالب اللہ را علم معرفت تلقین کند' چنانچہ اول بذکر وفکر ومراقبہ وورد وظائف ہرگز مشغول نگرداند بجز تصور اسم اَللّٰہُ حضور کہ با تفکر اسم اَللّٰہُ باطن معمور۔

مرشد کامل را باید کہ اول خوشخط اسم "اَللّٰہُ" نوشتہ بدست طالب اللہ بدہد وبگوید کہ ای طالب! اسم اَللّٰہُ بر دل نویس وچون بر دل اسم اَللّٰہُ سکون وقرار گیرد، می گوید کہ ای طالب! از حروف اسم اَللّٰہُ مثل آفتاب تجلّیِ نور وروشنی طلوع زند وگرد بگرد دل ملک لایزالی ولازوالی ومیدان وسیع از چہاردہ طبق کہ کونین دران میدان بمقدار دانہ سپندی می گنجد۔ ودر آن میدان یک روضہ سبز گنبد است کہ طالب را در نظر می آید۔ وبر دروازہ آن روضہ قفل کلمہ طیب است "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کہ کلید آن قفل کلمہ طیب اسم "اَللّٰہُ" است۔ چون طالب اسم اَللّٰہُ را بخواند قفل بکشاید وطالب اندرون روضہ درآید ومی بیند مجلس عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با اصحاب کبار نبوی کریم بر صراط المستقیم وداخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم صحبت شود وقرب حبیب نصیب از حکم حق تعالیٰ با توفیق مرشد کامل صادق صدیق ہمراہ رفیق خواہد شد۔

واگر کسی را دل از وسوسہ شیطانی وواہمات نفسانی کہ ہزاران ہزار آثار در وجود آدمی بسبب مذکور موجود وجملہ مجموعہ آن آثار یک نیم لکھ وده ہزار کہ رشتہ زنارِ آن سخت تر از رشتہ یہود ونصاریٰ ازین سبب سیاہ ومردہ وافسردہ باشد پس مرشد کامل را باید کہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات فرماید وحروف اسم اَللّٰہُ ذات وحروف کلمہ طیب با تفکر وتوجہات گرد بگرد دل طالب نویسد کہ بنوشتن این حروف از سر تا قدم چنان پیدا میشود آتشِ انوارِ قرب ودیدارِ معرفتِ پروردگار کہ یکبارگی سوختہ گردد زنار بدکردار۔ بعدازان طالب اللہ مسلمان حقیقی با صفات القلب وتصدیق الیقین گردد وغرق فی التوحید ودیدار پروردگار از کفر وشرک بیزار۔

بشنوای جان من! کہ مرشدان وطالبان را بس بود این یک سخن کہ بہ پہلوئ چپ تو مقام نفس وبہ پہلوئ راست تو مقام شیطان وباین دو دشمنان جنگِ تو واقع شد۔ پس کسی را کہ اینچنین دشمنان در ہردو پہلو بمثل زخم تیر ویا خار، درون خوار' پس آنرا خواب وخوش وقتی چہ درکار؟ ای دانا! ہوش دار وہردم باخبر باش کہ بلا فرصت موت را چہ اعتبار، پس طالب را باید کہ با تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات مشغول شود واز میان حروف اسم اَللّٰہُ پیدا شود شعلہِ تجلّیٔ انوار ودر آن غرق شود مشرف دیدار پروردگار کہ نہ یاد ماند بہشت بہار ونہ یاد ماند دوزخ نار۔ "اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ" واقع

Marfat.com

است۔

چون فقیر بمشق اسم اَللّٰهُ ذات مشغول شود، ہر موئے از تن او زبان کشاید و در جوش در آید "اَللّٰهُ، اَللّٰهُ، اَللّٰهُ" گویان شود و قلب او نعرہ زند سر "ھُوْ، ھُوْ، ھُوْ" و روح فریاد کند "ھُوَالْحَقُّ، ھُوَالْحَقُّ، ھُوَالْحَقُّ" و نفس خواندن این ورد گیرد "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" و نقش مشق وجودیہ با اسم اَللّٰهُ ذات مراتب معشوقی و محبوبی دارد۔ نقش خوشخط باین طرز باشد۔

یا اَللّٰهُ

در وجود آدمی دو دم است، یکی دم اندرون و دیگر بیرون میرود۔ فرشتہ کہ با دم اندرون مؤکل است بحضور حق تعالیٰ عرض کند "خداوندا! دم اندرون قبض کنم یا باز بیرون آرم" و دم کہ بیرون بر آید فرشتہ مؤکل او نیز ہمچنان گوید۔ پس با ہر دم عرض حضور رب العلمین می شود۔ و دم کہ بتصور اسم اَللّٰهُ ذات از وجود بیرون آید، آن دم صورت می شود خاص نور و میرود بدرگاہِ "اِلٰہ"، حضور مثل گوہر میشود، اگر چہ کونین ہر دو جہان جمع بکنند و آنچہ متاع دنیا و بہشت ہست تا برابر قیمت آن نشود کہ آن گوہر بے بہا است، چنانچہ فقیران را خزانچی گوہر خزائن اللّٰہ گویند۔ اللّٰہ بس ماسوی اللّٰہ ہوس۔

لیکن طالب را باید کہ اول وضو سازد و جامہ پاک پوشد و جای خالی در آید و مستقبل قبلہ شدہ در قعدہ مربعہ بنشیند۔ چون خواہد کہ متوجہ باستغراق اشتغال اللّٰہ شروع کند، ہر دو چشم بپوشد و در مراقبہ در آید و تفکر اسم اَللّٰهُ ذات گیرد۔ اما طالب اللّٰہ را می باید کہ وقت شروع راہ شیطانی ظاہر و باطن بند سازد و خطرہ نفسانی از خود جدا انداز و دو سہ مرتبہ آیت الکرسی بخواند و سہ مرتبہ درود و سہ مرتبہ تسمیہ بخواند و سہ مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ و سہ مرتبہ چہار قل و سہ مرتبہ سورۃ فاتحہ و سہ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ و ہزار مرتبہ استغفار و سہ مرتبہ کلمہ شہادت و سہ مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" بر خود بدمد۔ اول طالب اللّٰہ را باید کہ شروع تصور اسم اَللّٰهُ ذات کند و اسم "اَللّٰهُ" با تفکر بر دل نویسد۔ از تاثیر اسم اَللّٰهُ سینہ صفائی گیرد و خناس خرطوم بمیرد۔ بعدہٗ در چشم تصور کند و در نظر مراقبہ پرواز کند گرد بگرد دل بمیدان وسیع داخل میشود و در مجلس محمدی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم و در آن وقت لاحول و سبحان اللّٰہ و درود شریف بخواند تا از مجلسِ محمدی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم حکم شود کہ ای صاحبِ تصور این خاص مجلسِ محمدی است، شیطان را قدرت نیست کہ باین مقام برسد۔ بعدہٗ طالب اللّٰہ حق و باطل را تحقیق کند با عیان، اول معائنہ تحقیق کردن کہ گرد بگرد دل چہار میدان است۔ چنانچہ مشاہدہ میدان

Marfat.com

ازل ومشاہدہ میدان ابد ومشاہدہ میدان طبقات ازعرش تاتحت الثریٰ دنیا ومشاہدہ میدان عقبیٰ ودردل قلب وفی القلب سرّ وفی السرّ اسرار مشاہدہ نور حضور معرفت اللہ قرب اللہ تعالیٰ دیدار پروردگار۔ مرشد کامل طالب ذوق را روز اول بمرتبہ مشاہدہ دل رساند ومرشد ناقص شب وروز چلہ وریاضت کشاند وصورت تصور دل بگرد دل میدان مرشد کامل بکشاید ونماید۔ این است "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" مفتاح "یَافَتَّاحُ" بعدازان اسم "اَللّٰهُ" واسم "مُحَمَّدٌ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درتصور درآرد وبراسمین نظردارد۔ بعدہٗ درد ریائی توحید الٰہی غوطہ خورد وازغلبات ذکر اَللّٰهُ غرق شود وازخود بیخود گشتہ وبموافق آیت کریمہ "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ" می شود۔ اسمین شریفین این است۔

اَللّٰهُ

مُحَمَّدٌ

بدانکہ اساس معرفت محبت' ملاقات روحانی وقرب حضور' مشاہدات اسرار ربانی' مراتب فقر فنافی اللہ بقاباللہ' ابتداء تا انتہا توحید سبحانی' تصور وتفکر وتصرف وتوجہ وتوکل مشق کنندہ اسم اَللّٰهُ ذات۔ بہرنوع انواع ذکر حضور وعلم کلمات ربانی الہام مذکور تصور ازتاثیر اسم اَللّٰهُ ذات مشق است کہ باتفکر انگشت بردل نقش اسم اَللّٰهُ ذات بنویسد۔ ازین اسم اَللّٰهُ ذات معلوم شود علوم چنانچہ علم "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" وعلم "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ ؕ" وعلم "اَلرَّحْمٰنُ ○ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○" وچنانچہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ" وعلم "اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً" وعلم "وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى"۔ "اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ"۔ چون علم مکاشفہ معرفت الٰہی بکشاید چنانچہ علم معاملات وعلم معاملات درعلم مکاشفات درآید ازآنکہ ازمشق مشقت کتب الاکتاب بی حجاب ازتصور اسم اَللّٰهُ ذات میگردد وہریک علم ظاہری وباطنی وکلمات الحق می ورزد۔

قولہٗ تعالیٰ: قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ○" وازین علم مشق تصور اسم اَللّٰهُ تزکیہ نفس وتصفیہ قلب وتجلیہ روح وتجلیہ سر۔ ہرکہ باین مراتب رسد' قالب لباس قلب پوشد وقلب لباس روح پوشد وروح لباس سر پوشد۔ چون جملگی یکی گردد اوصاف ذمیمہ ازوجود برخیزد و

Marfat.com

حواس خمسہ ظاہر بستہ گردد و حواس باطنی بکشاید۔ بعدہٗ علم "وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي" برسد دل۔ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم صلوٰت اللہ علیہ داخل شدٗ اول روح در وجود گفت "یَا اَللّٰہُ" فِيمَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ ہیچ نماند ھو، تا قیامت برخیزدٗ ہنوز بکنہہ اسم اَللّٰہُ نرسیدہ باشد۔

بیت:

ہر چہ خوانی از علم اَللّٰہُ بخوان
اسم اَللّٰہُ با تو ماند جاودان

فقیری کہ بعلم ظاہری دوستی ندارد، خارج است و عالمی کہ ظاہر و باطن از فقیر کامل طلب معرفت اَللّٰہُ و ذکر اَللّٰہُ نکند عاقبت از معرفتِ الٰہی محروم ٗ از بہر آنکہ بغیر از طلب اللہ حب دنیا از دل بیرون نرود۔

بیت:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را
تا بیابی وحدت حق ذات را

حدیث: "اِنَّ اللّٰہَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِي قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ"

مشق تصور اسم اَللّٰہُ ذات چنان دل را زندہ گرداند چنانچہ زندہ شود از باران رحمت قطرات گیاہ خشک و زمین خشک و سبزہ از زمین سر برزند و زندہ شود و از بسیاری تصور کنندہ اسم اَللّٰہُ را بر تن آنچہ موئیست زبان بذکر اَللّٰہُ کشاید بنام "یَااَللّٰہُ، یَااَللّٰہُ"، و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کنندہ مشق را تمام عمر حصار شدٗ از شر شیاطین و اہل شیاطین۔ و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کنندہ مشق نجات یافت از آتشِ دوزخ و صاحب تصور مشق کنندہ را قبر او خلوت خانہ خوابگاہ نوم العروس است و بدیدن او منکر نکیر در آداب در آیندٗ چون حیران لب بستہ مانند و میگویند! آفرین بادٗ خوش آمدی۔ از تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات مشق کنندہ خلاصہ سلک سلوک راہ را از فقر است و مشق کنندہ ہمیشہ بمجلس ملاقات بہر ارواح انبیاً و اولیاً اللہ است، بعضی میدانند و بعضی نمیدانند۔ آنکہ نمیدانندٗ ولی اللہ اندٗ بذکر جلالیت و جد حال شوریدہ و جوشیدہ۔ و آنکہ نمیدانندٗ زیر قبای اللہ پوشیدہ۔ "اِنَّ اَوْلِيَآئِي تَحْتَ قَبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي" و از صاحب تصور مشق کنندہ اسم ذات آتش دوزخ ہفتاد سالہ دور۔

بدانکہ اسم اَللّٰہُ چہار حروف است "ا ل ل ہ" پس ہر چہار ملک درین اسم است، یکی ازلٗ دوم ابدٗ سیوم دنیا چہارم عقبٰی۔

Marfat.com

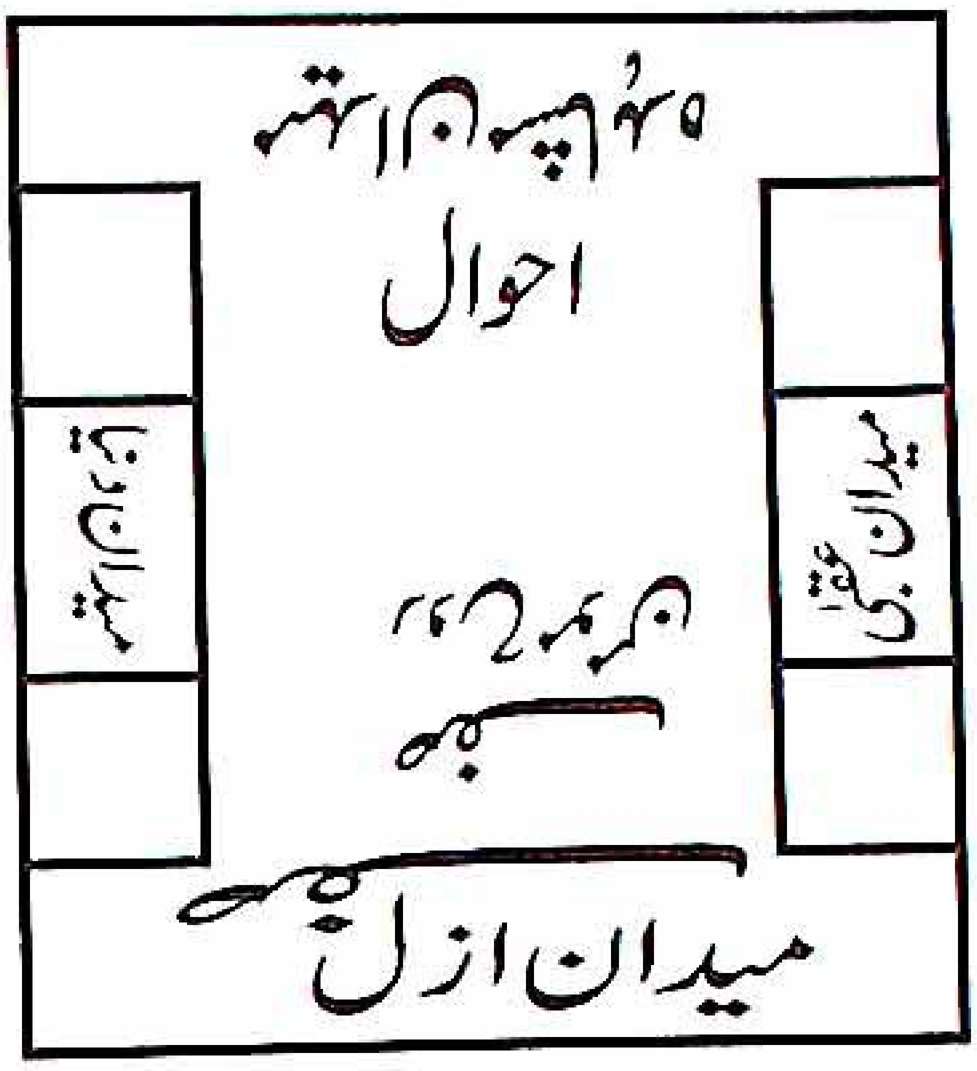

ہر کسی را از ''الف'' بدل روشنی دل او جام جہان نما و آئینہ سکندری و صفائی میگیر دو ہژدہ ہزار عالم را تماشا در و بیند و باحدیت رسد و از حرف ''ل'' اول مقام لاھوت و از حرف ''ل'' دوئم در ملک لانہایت و لامکان رسد و از حرف ''ہ'' ملک ہدایت صاحب ہدیٰ شود۔ ہر کہ این احوالات ندارد آنرا اسم اَللّٰہُ تاثیر نکردہ باشد و از اسم اَللّٰہُ خبر ندارد۔

چون در وجود طالب اللہ اسم اَللّٰہُ ذات تاثیر بکند رنگ معرفت گیرد بکمال برسد و دوری از وجود او برخیزد و بمراد رسد۔ جانب دل از سر تا قدم بچشم عیان برو نظر کند و بہ بیند کہ اسم اَللّٰہُ از ہر موی نقش نگار بر ہمہ وجود نوشتہ اند اسم اَللّٰہُ و ہر موی و گوشت و پوست و رگ دل و استخوان و مغز زبان گیرد و در و دیوار و بازار اسم اَللّٰہُ بہ بیند و بر درختان اسم اَللّٰہُ عیان کند و ہر طرف کہ نظر کند اسم اَللّٰہُ ذات ظاہر در نظر می آرد و ہر چہ شنود و ہر چہ گوید آواز اسم اَللّٰہُ در آید۔

دوزخ من قدس سرہٗ ہفتاد سالہ راہ میگریزد و بہشت ہفتاد سالہ راہ پیش او استقبال کند و مشق تصور اسم اَللّٰہُ ذات شش قسم است، اسم ''اَللّٰہُ'' ذات و اسم ''لِلّٰہِ'' و اسم ''لَہٗ'' و اسم ''ھُوْ'' و اسم ''مُحَمَّدْ'' مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلعم'' چون در ہر یک اسم ذات و اسم سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و کلمہ طیب محو گردد، ہر گناہ زیر لباس نور اسم اَللّٰہُ ذات می باشد نہفتہ۔

این نیز مراتب ''اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ'' از مرشد سروری قادری۔ ''مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا'' آنست کہ آنچہ مراتب مماتست در حیات بہ بیند یعنی حیات چیست و مراتب ممات چہ باشد مراتب بہبود آنکہ از وقت جان کندن ہر چہ حساب است عذاب و ثواب از صراط گذشتہ در آید و از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم از حوض کوثر ساغر شراباً طہوراً بنوشد و پانصد سال بسجود حضور رب العٰلمین افتادہ ماند۔ و بعد از ان متابعت صف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کہ در ان صف برروحانی ذکر کلمہ طیب ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' و بدیدار رویت رب العٰلمین مشرف و معزز گردد و ظاہر چشم، از دل چشم دوام بدیدار لقای راز۔ این مراتب ''اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ o مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا'' مرشد جامع از تصورات حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات از کلمہ طیبات ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰہِؕ" می کشاید و می نماید۔ مرشد جامع سروری قادری چنین باید۔ ای عزیز! بذاکران ذکر ثابت نگردد تا کہ کلید ذکر بدست نمیگیرند۔ کلید ذکر تصور اسم اَللّٰہُ ذات است ۔ از تصور اسم اَللّٰہُ ذات است چندان ذکر کشاید در شمار نیاید، چنانچہ در تن ہر موئ است علیحدہ علیحدہ بذکر اللہ چنان نعرہ زند کہ از سر تا قدم گوشت پوست' رگ' مغز' استخوان ہمہ در خروش بذکر اللہ در آیند۔ این است مراتب صاحب تصور اسم اَللّٰہُ ذات کہ ہمہ از وست در مغز و پوست ۔

و نیز ذکر اثبات نگردد بغیر از چہار چیز یکی مشاہدہ غرق فنا فی اللہ، دوم حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' سیوم بر آمدن از ماسوی اللہ چہارم رسیدن بمراتب بقا باللہ۔ این چہار مراتب باین ذکر ہا تعلق دارد و چنانچہ ذکر خفیہ عین العیانی و ذکر حامل نفس فانی و فرحت روح از ذکر سلطانی و زندگی قلب از ذکر قربانی و ذکر مجموع العلم رحمانی حسابش کے نوشتن توانی ۔ شخصے کہ از ذکر و دیوانہ از خود بیخود گردد' بر تن او دست بیند از ند، اگر وجود او از آتش گرم تر است مثل اخگر' غرق است در مشاہدہ معرفت "اِلَّا اللّٰہُ"۔ اگر وجود از آب سرد تر است گوئی کہ مردہ در مجلس انبیأ اللہ و اولیأ اللہ مشرف ملاقات ۔ پس این مراتب از توحید است ۔ وجودے کہ نہ سردی دارد و نہ گرمی و بگریان آہ در شور و فغان او، از اہل تقلید است ۔

بدانکہ چون قلب در جنبش در آید و صاحب قلب با تصور اسم اَللّٰہُ بر سر قلب نقش منقش اسم اَللّٰہُ ذات درست بہ بیند و از میان ہر یک حروف اسم اَللّٰہُ ذات و شعلہ نور مثل نور آفتاب گرد بگرد قلب طلوع تابش روشنی زند و قلب از سر تا قدم در قبض تجلیات نور ذات در آید و زبان کشاید "یَااَللّٰہُ' یَااَللّٰہُ' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم"۔ ہر بار کہ قلب نام اللہ گیر د و مع کلمہ طیب' ثواب ہفتاد ہزار ختم قران است بلکہ ثواب بسیار بیشمار ۔ چون اینچنین ذاکر صاحب قلب با تصور اسم اَللّٰہُ چشم پوشیدہ در مراقبہ استغراق متوجہ قلب شود و می گردد در تجلیات ذات غرق نور مشاہدہ ربوبیت حضور پس پنجاہ و سی سال گناہ از دفاتر کراماً کاتبین محو منسوخ گردد بامر اللہ تعالیٰ و برکت نور عصمت اسم اَللّٰہُ ذات و برکت کلمہ طیبات "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم" این عمل تقبل اللہ پوشیدہ بیریا است' دوام بہ نظر خدا است کہ نظر خدا تعالیٰ بر دل است ۔

المطلب! چون صاحب تصور باسم اَللّٰہُ ذات با ترتیب کلمہ طیب چشم پوشیدہ بمراقبہ رود' تیغ تصور اسم اَللّٰہُ ذات بدست گیر د و قتل کنندہ صغیرہ و کبیرہ گناہان تمام عمر و قتل کنندہ نفس و شیطان را و قتل کنندہ خناس و خرطوم و جمیع خطرات را گوئ جملہ دار حرب کہ بروئ زمین است قتل کردہ باشد۔

قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: "تَفَکُّرُ السَّاعَۃِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ'

آنچہ ذکر مدام و تفکر تمام و مراقبہ حضور علیہ السلام را مجموع الحسنات گویند بموجب این آیت کریمہ' قولہ تعالیٰ: "اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰاکِرِیْنَ ۝"

Marfat.com

بدانکہ چون ذاکرخفیہ چشم پوشیدہ متوجہ مراقبہ غرق بدل شوداول بمد دراز بلند آواز بگوید ’’ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ ہرکہ باین نعمت عظمیٰ رسد ذاکر رحمانی حافظ‘ وہرکہ ازین نعمت محروم‘ اوسیاہ دل خراب بخطرات شیطانی۔ درمیان انسان وحیوان ہمین قلب است‘ قلب سلیم پرذکر اللہ روشن ضمیر انسان است و الاّ نہ حیوان۔ انسان آنرا گویند کہ ظاہر باعبودیت و باطن از مشاہدہ دل معرفت الٰہی نورحضور ربوبیت کہ ہردو بال و پر است۔ بدانکہ ہریک سلک سلوک اعمال ظاہر مثل چراغ است وراہ سلک حضوری تصور حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات مثل آفتاب است۔ چون آفتاب تجلی نورتوحید ذات شعلہ زند ازان طلوع تمام قلب روشن ضمیر شود۔ چون از اسم اَللّٰہُ تابش بلوح ضمیر شود نازل صاحب لوح درعلم معرفت الٰہی شود۔ صاحب تحصیل بعلم علوم حی قیوم‘ معرفت توحید مقامات ہریک میشود روشن معلوم مفہوم آنچہ علوم درلوح محفوظ است مرقوم از آنکہ لوح ضمیر صفا مثل آئینہ اسکندری گردد رونما برکت حضوری مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ہرعلم وحقیقت آنچہ برلوح محفوظ است نوشتہ ہمہ درلوح ضمیر درآیدو کلام اللہ آنچہ مرقوم برلوح محفوظ است بالوح ضمیر مقابلہ کند۔ اگر کلام اللہ بمقابلہ ظاہر و باطن درست آید تحقیق است واگرحرفی ازمقابلہ ازروئ عظمت وکرم وشرف بمدنظراللہ تعالیٰ کہ نظرخدا تعالیٰ برعرش وکرسی ولوح محفوظ نیست کہ نظرخدا تعالیٰ برلوح ضمیراست‘ آن صاحب لوح ضمیر کہ برنفس امیر کہ دوام بطاعت و بندگی۔ زندگی بے بندگی شرمندگی۔

قولہ تعالیٰ: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

دلی کہ جنبش ذکراللہ تعالیٰ، بمشاہدہ نوراللہ حضوری درآید معرفت الٰہی بکشاید۔ اینچنین دل بگرد خانہ کعبہ طواف کند یا آنکہ بگرد عرش اکبرطواف میکند یا بگرد کعبہ دل عرش اکبرطواف کند موجب این آیت کریمہ۔

قولہ تعالیٰ: وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰیO اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰیO لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰیO وَاِنْ تَجْہَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰیO اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ط لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰیO

ہرکہ نودونہ نام باری تعالیٰ ہریک نام اللہ را درتصرف درآرد تاثیرنام باری تعالیٰ سیاہی وکدورت وزنگار از دل بردارد۔ دلی کہ بدان صفت بروشنی معرفت الٰہی تعالیٰ مکشوف گردد‘ اینچنین دلی بی زنگار پرنور بذکراللہ پروردگار لائق نظرگاہ ’’اِلٰہ‘‘ روشن ضمیر۔ قولہٗ تعالیٰ ’’اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ‘‘ فقیر یعنی الہام بالہام جواب باصواب۔ بدینمقام مشو مغرور ای خام! این مقام نیز مبتدی۔ بدانکہ دل مثال خانہ نور کہ دوام بمدنظراللہ حضور و درخانہ دل نور ہفت گنج الٰہی است۔ اول گنج ایمان‘ دوم گنج علم‘ سیوم گنج تصدیق‘ چہارم گنج توفیق‘ پنجم گنج محبت‘ ششم گنج فقر‘ ہفتم گنج معرفت اللہ توحید وبرگرد خانہ دل ازبرائی محافظت ہفت گنج ہفت قلعہ است ودرہرقلعہ ہفتاد ہزار لشکر نورالٰہی غالب الامر۔ ہفت

Marfat.com

قلعہ این است کہ بہفت روز گرد دل آراستہ کردہ شود کہ حیات و ممات از لشکر خطرات ہوا نفسانی و وہمات و وسوسہ دنیا وحادثات فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ"۔ اینست مراتب اہل مشاہدہ حضور فقر فنافی اللہ و عارف باللہ نیز گوئیند۔ ہفت قلعہ ہفت تصور است محض یک ہفتہ۔ اول قلعہ تصور اسم "اَللّٰہُ" دوم قلعہ تصور اسم "لِلّٰہِ"۔ سیوم قلعہ تصور اسم "لَـہٗ" چہارم قلعہ تصور اسم "ھُوْ" پنجم قلعہ تصور اسم "مُحَمَّدٌ" ششم قلعہ تصور اسم "فَـقْـرْ" ہفتم قلعہ تصور اسم کلمہ طیب "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلم"۔

چون سالک در تصور اسم "اَللّٰہُ" ذات در آمد ہفت اندام قلب قالب از توحید نور اللہ جامہ بپوشند و در دریائے عمیق توحید غرق شود۔ چون در دریائے توحید در آمد باز در حیات و ممات از توحید بیرون نبر آمد دوام ہمسخن مع اللہ حضور باشد ہمیشہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف گردد و تماشا ہر دو جہان در نظر آرد از و ہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔

اینست

اَللّٰهُ

وچون سالک در تصور اسم لِلّٰہُ در آید آنرا حسن و سرود خوش نیاید اگرچہ حسن صورت مہتر یوسف علیہ السلام و سرود خوش آواز مثل حنجرہ مہتر داؤد علیہ السلام باشد۔ آن آواز شنیدنی الست از انست مست و حسن دیدہ انوار تجلی پروردگار بحسن مخلوق آنرا چہ کار؟ یکی را خواند و یکی را داند و دوام در قید توحید ماند این است۔

لِلّٰهِ

چون سالک در تصور اسم "لـہ" در آید آن اسم حضور تمام عالم را مشکل کشاء باطن صفا خواندہ در معرفت توحید رساند دوام در قید بمدِ نظر اللہ بماند و ہر دو دست از کونین بیفشاند نفس و شیطان را قتل سازد و نفس لباس قلب و قلب لباس روح و روح لباس سر پوشد ہر چہار محو گردد و بمراقبہ مرتبہ فنافی اللہ حاصل شود۔

Marfat.com

لِلّٰهُ

وہر کہ در تصور اسم "ھُـــوْ" در آید علم دعوت سرّ و گنج آنرا در حضور رساند و دور مدور قرآن آیات مع اللہ خواند۔ آنست مراتب عامل دعوت حافظ ربانی قلب زندہ و نفس فانی فرحت روح باعیانی۔ ہر کہ بدین طریق دعوت خواند عامل قبور و کامل حضور است۔ انتہا دعوت ہمیں است۔

هُوْ

این مراتب جامع جمعیت بخش جوہر شناسان است۔ و چون در تصور اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در آید ہر سخن آواز حضور پرنور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لب کشاید و لایحتاج شود۔ ہر کرا تصور اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تاثیر کند، روشن ضمیر شود و قلب سلیم گردد و در صراط مستقیم در آید با عظمت عظیم، ہمدم و ہمقدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہمجان و ہمزبان و ہمگو یا و ہم شنوا و ہم بینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بر تن لباس شریعت پوشد۔ صاحب تصور اسم "محمدؐ" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دم نزند و نخروشد، اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ" حاصل شود۔ و از حرف "م" محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بتصور مشاہدہ معرفت الٰہی بکشاید و از حرف "ح" محمد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور نماید و از حرف "م" دوم تماشا کونین در عمل در آید و از حرف دال بشروع و رد مقاصد جملہ دریابد۔ ہر چہار حرف تیغ برہنہ قاتل الکفار یہود است۔

مُحَمَّد

وہر کہ در تصور اسم "فَقَر" در آید لایحتاج گردد، تمام تصرف گنج دنیا و عقبیٰ حاصل شود و ہر چیزی را بگوید بامر اللہ تعالیٰ شو

Marfat.com

میشود آنرا بسلطان الفقر رساند جمعیت جز وکل حاصل گردد مرتبہ فنا فی اللہ بقا باللہ روی نماید بموجب آیت کریمہ "وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ وَكِيلًا" این است۔

فَقَرْ

چون در تصور کلمہ طیب در آید جمیع علوم مکشوف گردد واسم اعظم از قرآن یابد وجمیع ارواح انبیاءؑ واولیا اللہ باو ملاقات کنند وحقیقت ماضی وحال واستقبال معلوم شود سنگ پارس از کوہ دریابد جملہ جن وانس وملائک فرمانبردار شوند باقی احتیاج ہیچ نماند۔ اگر صاحب تصور کلمہ طیب بر زمین بگذرد جمیع درختان وگیاہہا باو ہمسخن شوند کہ در ما ہمین خاصیت پیدا است۔ اگر بر خاک یا بر کوہ توجہ کند اگر خواہد تا زر گردد در حال زر گردد۔ اگر خواہد کہ آتش یا آب پیدا آید بامر اللہ تعالیٰ پیدا آید۔ اگر بر کافر توجہ کند مسلمان شود۔ اگر بر جاہل توجہ کند عالم گردد۔ اگر بر مریض نظر شفا یابد ہرچہ خواہد بیابد۔ کلید ہمہ چیزہا ہمین است۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

ذکر قلبی آنست کہ اندرون قلب ہفت قلعہ ولایت قلب در آید وہفت گنج الٰہی کہ در ولایت قلب است بی رنج و بیریاضت در تصرف در آرد۔ این را صاحب ولایت قلب نامند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ"۔

پس سہ مقام شد مقام خوف نفس ہرکہ در مقام خوف نفس در آید از گناہ استغفار خواند "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" چون در مقام رجا در آید در طاعت وبندگی رجوع آرد وروح حلاوت یابد کہ رجا مقام روح است ازان روز ازل ومیان

Marfat.com

نفس و روح است مقام قلب۔ چون متوجہ مقام قلب غرق شود و قالب قلب گردد و ہفت اندام لباس نور پوشد۔ و رجاء وخوف ہر دو بد نظر در آیند بمراتب اولیا اللہ رسد۔ قولہ تعالیٰ: اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اولیا اللہ آنرا گویند کہ از سر تا قدم برحمت اللہ پیچیدہ باشد بایمان وصدق وتصدیق یقین و ذاکر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَآلہٖ وَسلمْ" این مجموعہ چیز اساس ایمان رحمت است نصیب اہل ایمان ختم آخر عاقبت خاتم بالخیر۔ ہر کہ بایمان رود صد گنج بر دو بے ایمان مفلس بمیرد۔

بدانکہ ذکر چہار انداز زبان وقلب و روح و سر۔ صاحب ذکر زبان راز بان سیف گردد وصاحب ذکر قلب را در دل از ذکر قلب داغ محبت اللہ چنان ہویدا شود کہ بجز ذکر اللہ با دیگر انس والفت ومحبت نگیرد وقلب او از ذکر تصدیق زندہ گردد' در حیات وممات نمیرد۔ وذاکر روح را دوام مجلس با رواح انبیا و اولیا اللہ می باشد و مجلس نفسانی ذاکر روح را خوش نیاید۔ وصاحب ذکر سرّ را مشاہدہ تجلیات ظاہر و باطن مثل باران رحمت قطرات مطرات میبارد۔ چون ہر چہار ذکر مجموعہ یکبارگی بکشاید عارف باللہ شود' فقیر خاکسار گردد۔

بدانکہ چون صاحب تصور اسم اَللّٰہُ ذات در استغراق بی حروف اسم "اَللّٰہُ" در آید و ہر حرف اسم "اَللّٰہُ" وسیع است از ہفت طبق زمین واز ہر فلک عرش وکرسی ولوح وقلم بلکہ وسیع از ہر دو جہان۔ پس ہر کہ در آید درین وسیع این مقام معرفت مطلق توحید فنا فی اللہ بقا باللہ تجرید وتفرید۔ وہر کہ در یک از یک حرف اسم ذات محرم گردد اہل ذات' وجود آنرا مطلق گردد پاک۔ پس ہر کہ محو در حروف اسم اَللّٰہُ ذات پاک در روز قیامت او را از محاسبہ چہ باک؟

قولہ تعالیٰ: اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" ہر کہ محرم معرفت اسم اَللّٰہُ کہ حروف آنچہ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ہمہ کشف عارف معروف' ظاہر نزد خلق حقیر وزشت وباطن ہوشیار۔ مشتاق بروئے اہل ارواح انبیا و اولیا واہل بہشت۔ اینچنین عارف را عارف باللہ ذات حروف گویند۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ را نشست برخاست ہر کاریکہ کند از حکم حضوری اللہ تعالیٰ وباجازت نبی اللہ۔ کار دینی ودنیوی ایشان از حکمت "فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ" خالی نیست۔ بہر حال وبہر قال وبہر اعمال وافعال از معرفت الٰہی وصال است کہ اصل ایشان بر تصور اسم اَللّٰہُ ذات است۔ ہر کار ایشان از اصل مطلق ووصل است، اگرچہ کار ایشان نزدیک خلق گناہ واما نزدیک خالق ثواب وراستی راہ، مجلس موسیٰ صلوٰت اللہ وخضر نبی اللہ علیہ السلام از یکدیگر خلاف چنانچہ در سورۃ کہف واقع شد وحضرت کشتی را غرق شکست و دیوار شکستہ را اقامت ساخت وبچہ را کشت۔ "قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ"۔

بدانکہ ہیچ چیز مخلوقات از قرآن آیات بیرون نیست بر و بحر' خشکی وتری۔ بدانکہ بعضی بزرگ بدوازدہ سال ویا چہل سال ریاضت کردہ لوح محفوظ در مطالعہ آوردہ' بعرش رسیدہ واز بالائی عرش ہزاران ہزار مقام بہوا پریدہ'

Marfat.com

مقام غوثی وقطبی طالب مرید عز وجاہ نعمت ناموس وکشف وکرامات جنونیات مؤکلات درحکم آوردہ' ہمین مراتب را معرفت الٰہی فہمیدہ وبعضی بزرگ بذکر قلب از غایت ذکر قلب وغرق در مطالعہ لوح ضمیر والہام را توحید معرفت تمام میدانند وبعضی بذکر روح در دماغ سرجنبش دماغ از تجلی روح نور چراغ مشاہدہ را توحید ومعرفت الٰہی پندارند۔ این ہر یک مراتب مخلوق درجات است ومراتب درجات از اہل تقلید از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعید ودورتر از معرفت الٰہی توحید۔

المطلب آنکہ ابتداء "اللہ" ہیچ کس ندیدہ وبا انتہاء "اللہ" ہیچکس نرسیدہ۔ پس معرفت چہ چیز است وتوحید کرا گویند ومشاہدہ قرب حضوری چیست؟

بشنو! سلک سلوک معرفت الٰہی توحید قرب مشاہدہ حضوری این است کہ طالب اللہ تصور اسم ذات با تصور کلمہ طیبات "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" در تصور آورد، اسم اَللّٰهُ ذات وکلمہ طیبات از ہر یک حروف شد تجلی نور واہل تصور را پیچیدہ در مکان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردہ کہ لامکان بہ نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دریاء وحدانیت گوناگون موج بآواز "وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ" نعرہ میزنند۔ ہر کہ بآن کنارہ دریائے توحید نور اَللّٰهُ برسد وبہ بیند عارف باللہ شود وکسانی را کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از دست مبارک بگرفتہ دران دریاء وحدت بینداز دو در دریائ غوطہ خوراند' آنہا غواض توحید شوند' بمرتبہ فنا فی اللہ رسند۔ وبعضے غوطہ خوردہ سالک مجذوب وبعضی مجذوب سالک صاحب اہل توحید ذات واز مراتب ذات محجوب اہل درجات۔ ہر کہ در لا مکان رسد از دریائے نور توحید کہ مثل بستن نتواند واو از لامکان کہ غیر مخلوق است ومکان لامکان را مثل بستہ نتواند از آنکہ نہ آنجا بوئی دنیا گندگی ونہ آنجا ہوائی نفس ناپسندگی' در ینجا جاء دوام غرق بندگی است' شیطان را در لامکان رسیدن امکان نہ۔ المطلب قولہ تعالیٰ: "فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" در لامکان ہر طرف کہ می بینی نور توحید است۔ این مراتب از رفاقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وبرکت شریعت وکلمہ طیب "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" حاصل شود۔ این راہ لامکان تحقیق است' شک آرندہ زندیق است۔

ای عزیز! تا کہ وجود طالب بچہار ذکر وبچہار مراقبہ وبچہار فکر پختہ آوند نگردد' آنوجود لائق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمی شود۔ اول آنکہ ذکر زوال۔ بشروع ذکر زوال رجوعات خلق کہتر ومہتر پیدا شود کہ طالب بسیار ومرید بے شمار' چون ذکر زوال بتمامہ رسد' مریدان وطالبان ہمہ بازگشت خورند ومیگویند از ذکر فکر ہزار بار استغفار۔ پس طالب مرید ہرآنکس ماند برحال کہ با انتہا رسیدہ باشد وبمعرفتِ الٰہی وصال۔ دوم ذکرِ کمال: بشروع این ذکر رجوعات فرشتہ می شود ولشکر فرشتگان گرد بگرد کراماً کاتبین از نیک وبد الہام می دہند واز گناہ باز میدارند۔ چون ذکر کمال بتمامیت رسد۔ سیوم ذکر وصال بشروع ذکر وصال مجلس انبیاء واولیاء اللہ در باطن حاصل شود وواصل را چون ذکر وصال مجلس انبیاء و

Marfat.com

اولیاء اللہ ختم شود بعدۂ چہارم ذکر احوال و ذکر احوال نور تجلیات بمراتب فنا فی اللہ بقا باللہ حاصل شود۔ بعدۂ ہر چہار بگزرد وجود لایق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شود۔

بدانکہ ہر کرا تاثیر تلقین تعلیم ارشاد نیست و تلقین مرشد اثر نہ کند و دل بذکر اَللّٰہُ مشغول نشود و اسم اَللّٰہُ ذات بر دل سکونت نگیرد آنرا علاج اینست' باید کہ تصور اسم اَللّٰہُ وجود یہ لازم گیرد۔ بتصور با تفکر چشم بمد نظر اسم اَللّٰہُ فقر بر پیشانی مشق کند و بر زبان اسم اَللّٰہُ ذات مشق کند و بر دو گوش اسم اَللّٰہُ ذات و بر ہر دو چشم اسم اَللّٰہُ ذات مشق کند و بر قلب اسم اَللّٰہُ ذات مشق کند و بر سینہ اسم 'مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم' مشق کند و بر ہر دو کفِ دست اسم اَللّٰہُ ذات مشق کند و بر ناف اسم اَللّٰہُ ذات چپ و راست و پیش و پس ناف مشق کند و گرد بگرد پہلو اسم اَللّٰہُ ذات مشق و در سر و دماغ سر بیخ اسم "ھُوْ" مشق کند۔ این جملہ مجموعہ مشقہا تصور در عمل در آید صاحب تصور اسم اَللّٰہُ ذات تمام وجود طالب ہفت اندام نور گردد و بر وجود طالب اسماء اَللّٰہُ ذات غالب آید و در وجود او تاثیر کلیہ اسم اَللّٰہُ ذات پیدا آید۔ اگر کسی خواہد کہ ہیچ حال ایمان از من جدا نشود و روشن و تابان تر می باشد ہر گز سلب نبود نشود دوام معرفت اللہ حاصل گردد' باید کہ ہمیشہ بتصور اسم اَللّٰہُ ذات بہ بیند و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدام در تصور اسم ذات غرق بودند۔

اگر کسی را در وجود اسم اَللّٰہُ ذات سکونت و قرار نگیرد' باید کہ شب و روز بفکر بر دل و بر سینہ و بر دماغ و بر چشم اسم اَللّٰہُ ذات بنویسد' بعد چند روز اسم اَللّٰہُ ذات تمام ہفت اندام را در قید قبض خود در آرد' از سر تا قدم تجلیات ذات موج زند و اسم اَللّٰہُ ذات سکونت گیرد باز از وجد انشود و در مجلس محمدیؐ مشرف شود' جملہ مطالب بکشاید و یقین صادق دارد تا مقصود کلی یابد۔ ہر کہ تصور این مشق مرقوم بسر دماغ کند از سر تا قدم قلب قالب ہفت اندام و ہمہ جسم تجلی نور گردد۔ و در باطن معمور بمدِ نظر اللہ حضور' ہر چہ می بیند از کلمہ طیب می بیند قدرت الٰہی نور و مشاہدہ دوام آ گاہی حضور۔ آ گاہی آنست کہ علم "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" کشاید۔ ہر کہ آنچنین توجہ از قرب اللہ بداند توجہ او تا روز قیامت باز نماند۔

دائرہ دماغ اینست کہ مرقوم است۔

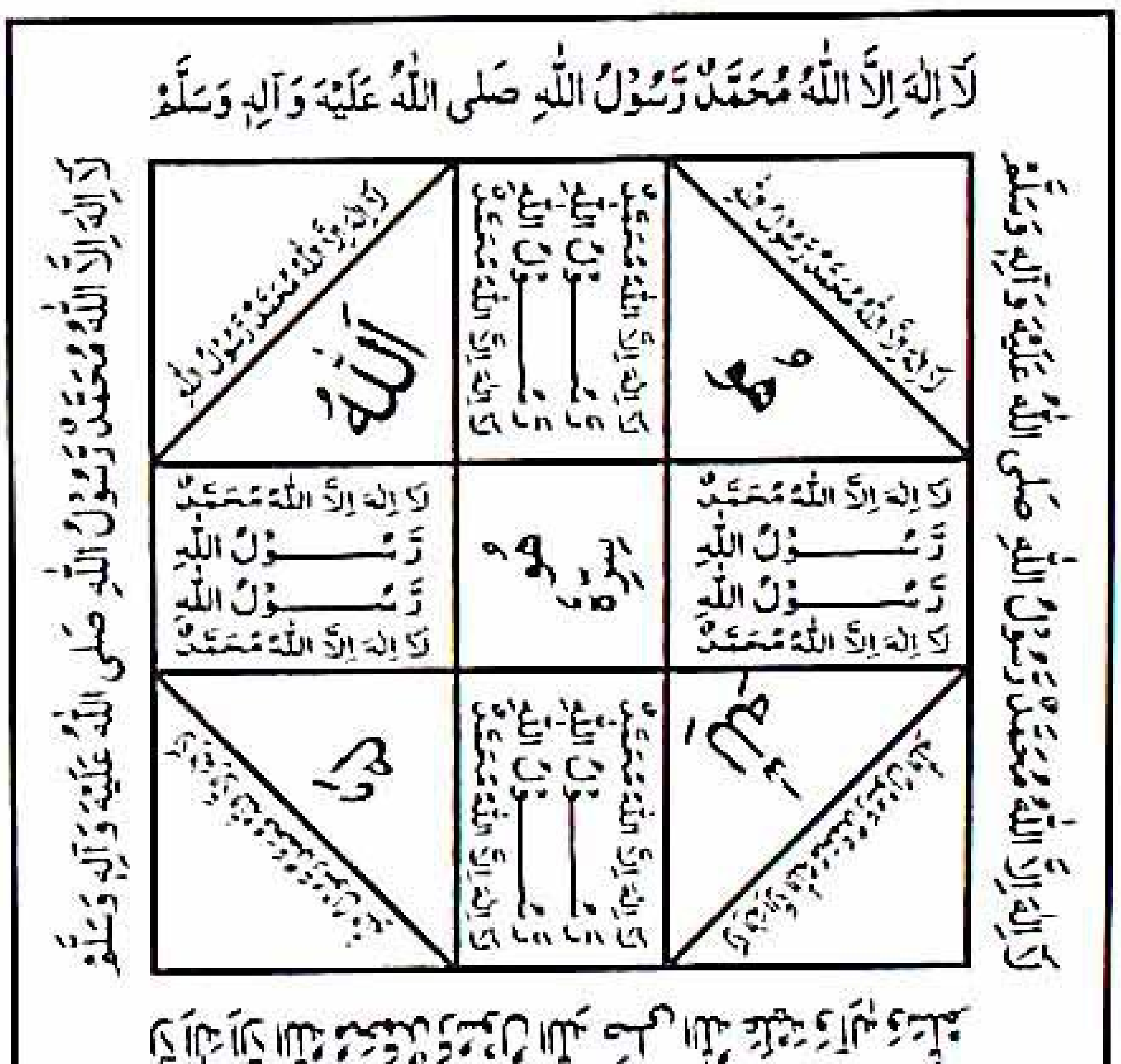

Marfat.com

نقل است کہ درویش پنج قسم است۔ اول کشف القلوب' از ہر دلہا خبر دارد' دویم کشف القبور کہ از ہر دو جہان خبر دارد۔ سیوم اوتاد و چہارم قطب کہ از ہفت زمین وہفت آسمان خبر دارد۔ پنجم غوث کہ از بالاءعرش تا عرش ہفتاد ہزار حجاب است' آنرا خبر دارد۔ و مرتبہ یک شش اوتاد یک قطب دارد و مرتبہ یک شش قطب یک غوث دارد۔ و یک روایت است کہ در ہر شب غوث سہ صد و شصت ہزار جسہ می شود و با ہر جسہ سجدہ میکند۔ و قطب نیم پیر است و غوث تمام پیر۔ اگر دیگری دعویٰ کند فردا قیامت شرمسار باشد۔

بدانکہ چون کسی را نفس سرکش و سرہوا موافق ابلیس باشد و کسی مفلس نہ ظاہر دل غنی و نہ در باطن در مجلس حاضر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ہلاکت فقر و فاقہ بگدائی درویشی در پیش اضطراری و فقیری اختیاری را کہ مطلق فقر مکب است، و کسی کہ پیش فقیر کامل و مرشد مکمل میرود و اورا گوئیند کہ ترا حاصلیت نہ و بحق واصل نہ' آن شکستہ دل طالب را، و کسی کہ دوام بیمار است و از سختی بیماری بیقرار' ہرگز خواب نیاید' چشم بیدار و ہر طبیب و حکیم کہ نبض آنرا می بیند میگوید کہ داروئی این لادوا است' ہرگز بہ نگردد و کسی کہ از خواندن دعوت رجعت خوردہ دیوانہ شود گوئی کہ مردہ افسردہ، و فقیری کہ از مراتب علیین رسیدہ بسجین در آید و سلک سلوک بروی بند شدہ باشد۔ و کسی بکس عداوت دارد و دوستی پذیر نشود و اخلاص ندارد، و کسی طالبی کہ مرشد بروی ستیزہ گیر د روشن ضمیر دل او بمیر دو نقد وقت حال او بیحال و برگشتہ از معرفت وصال در مراتب زوال بدیوانگی خیال، و کسی را کہ دعوت روان نگردد و ذاکر از قبض بسط بیرون نبر آید و از سکر صحو خلاص نشود، و کسی کہ در خواب یا در مراقبہ کفار بیند و در مجلس اہل بدعت نشیند، و کسی را کہ در چشم خواب غالب آید و بیداری و زندگی دل دست ندہد، و کسی کہ فسق و فجور ظلم و ستم و شرب شراب بیرون نیاید' ہمہ چیز را علاج مجموعہ آنست کہ از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و از تصور کلمہ طیبات ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' ہر یکی را احوالات از طریق تحقیقات می کشاید و علاج مینماید از برکت اسم اَللّٰہُ حضور و از دعوت اہل قبور۔ ہر کہ این طریق داند ہر یکی بمطالب مطلب مراتب خود رساند۔ از مردم عوام خزانہ گنج پنہان است۔ و خزانہ گنج حکیم خاص دین و دنیا تصرف تمام است۔ راہ تصور حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات وحدانیت است۔ این راہ عطاء اللہ بریاضت نیست راز است۔ این فیض فضل اللہ با مشاہدہ و بی مجاہدہ است۔ این فضل اللہ برنج نیست خزانہ اللہ گنج است۔ این بخشِ الٰہی بامحنت نیست، معرفت و محبت است۔ این راہ رحمت اللہ بذکر مذکور نیست بقرب حضور است۔ این راہ لطف اللہ بفکر نیست فناء نفس است۔ این راہ شرف اولیاء اللہ بطلب دنیا مردار نیست بہ استغراق فی اللہ توحید دیدار است۔ این راہ دعوت نیست دوام مجلس دیدار مشرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ این راہ رجعت نیست جمعیت است۔ این جملگی مقامات ذات می کشاید از تصور ہفتاد مشق از ناف نفس خلاف از قلب تا بسر دماغ باتفکر انگشت بنویسد و مردم کل و جزو واضح گردد از مشق مرقوم وجود روشن میشود از نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کلمہ جمعیت و مقصود معرفت و توحید است معبود چون در تصور اسم

Marfat.com

اَللّٰهُ ذات درآید۔

اسم "اَللّٰهُ" چہار حروف است۔ در وجود چہار دریا اند یعنی ہویدا گردد۔ یکے دریاء توکل' دوم دریائی ترک' سیوم دریاء توحید و چہارم دریائے معرفت۔ ہر کہ درین چہار دریا غوطہ خورد فقیر عارف باللہ شود۔ این چنین مراتب ذاکر ضرب قدرت قوت نور الہدیٰ عارف قادری است۔

ابیات:

(۱) کسی را تصور بتاثیر شد — کہ غالب بکونین او میر شد

(۲) کہ روشن تصور بہ از آفتاب — حجابش نماند شود بی حجاب

از غلبات تصور نفس غلام مغلوب تابع فرمانبردار در وجود ہم سخن گردد و متکلم میشود و با توجہ تصور از شناسی نفس از بود نابود۔

حدیث: "مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ"

واز غلبات تصور قلب قوت قدرت قرب اللہ یابد۔ واز غلبات تصور روح لذت نور اللہ ذات یابد و از قید نفس روح خلاص شود۔ واز غلبات تصور تمامی سر اسرار انوار گونا گون مشاہدہ پروردگار۔ واز غلبات تصور لا یحتاج صاحب راز بی نیاز گردد۔ و اساس تصور اسم اَللّٰهُ ذات و اسم "مُحَمَّدٌ" رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و تصور کلمہ طیبات صاحب تصور را اول دو علم واضح و روشن میشود۔ علم ظاہرات عبادات و علم باطن معرفت توحیدات نور ذات مشاہدات' چنانچہ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ "دائرہ مقامات اسم ذات۔

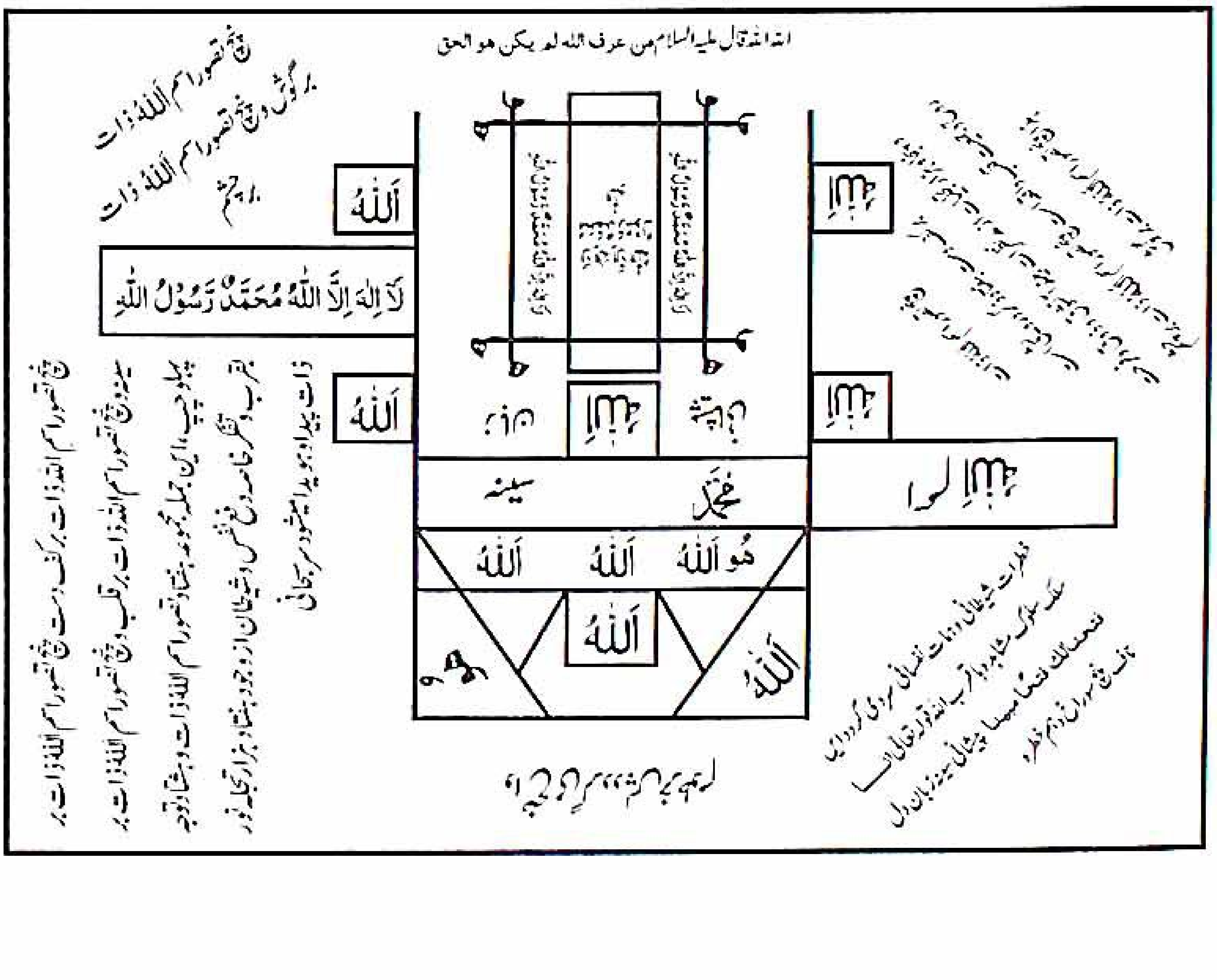

Marfat.com

کل کشائندہ از ہر مشکل۔ ہر کہ اینچنین توجہ داند عجب نباشد از عرش تا تحت الثریٰ زیر و زبر گرداند و این راہ بخواندن نیست، مرتبہ فقر است کہ غالب شدن بر ہر ملک و ولایت امیر صاحب بست و کشاد فقیر مالک الملکی صاحب اختیار۔ ہر کرا خواہد ملک ولائت بدہد و بنوازد و ہر کرا نمی خواہد از ملک بدر کشد و معزول سازد۔ این خدمات بر فکر اہل ذات، چنانچہ باھُوفنافی "ھُـــوْ" از فقیر بترس کہ ہر گنج دولت و تصرف در دست ایشان است، باین نقش کامل بکشاید و بنماید۔ یقین دانید نقش این مقام تاج الانبیا فردانیست۔

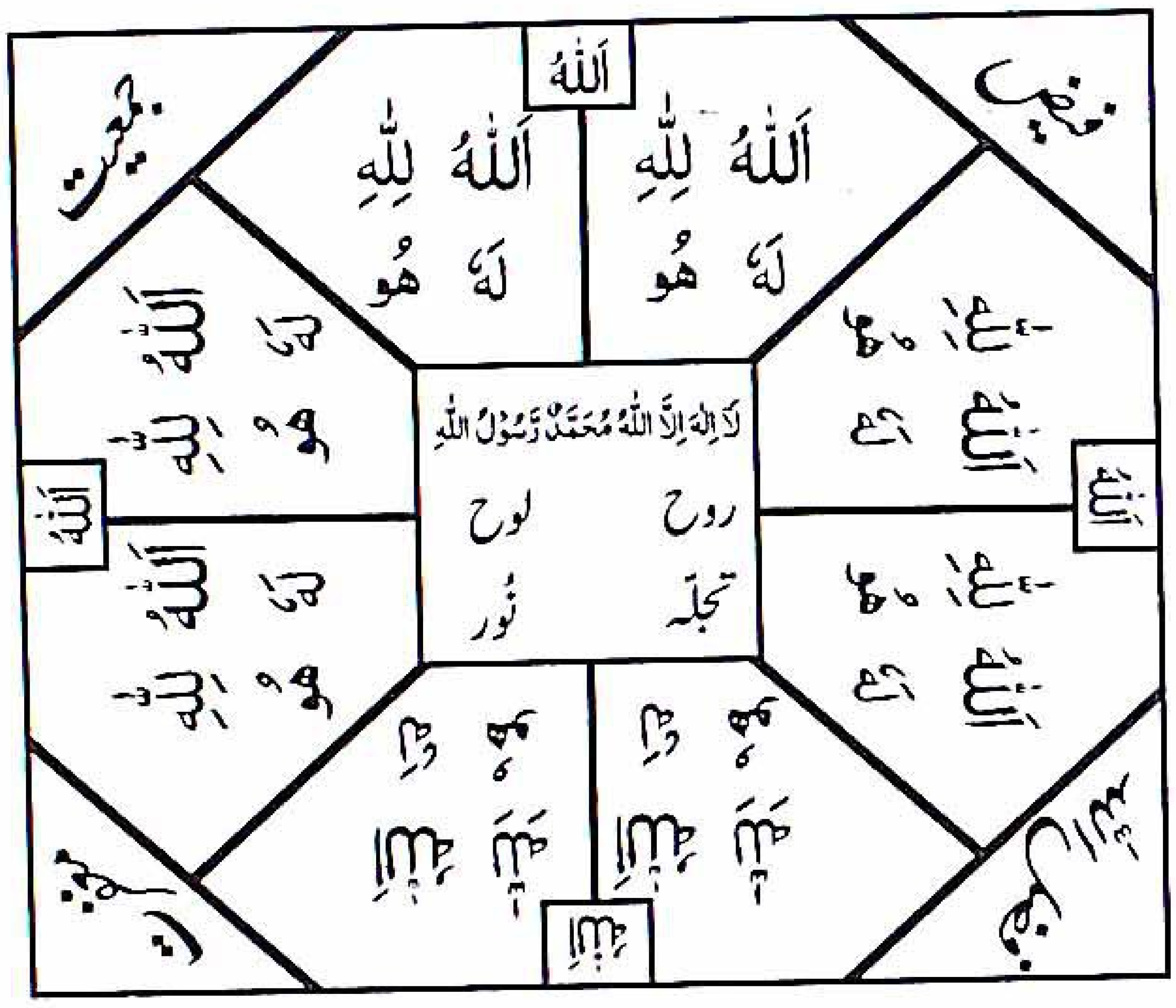

ہر کہ تمام عمر و یا یک بار این نقش اسم اَللّٰهُ ذات را در وجود با تفکر و تصور مرقوم مشق کند تا روز قیامت اسم اَللّٰهُ ذات از ہفت اندام او جدا نشود، چنان عمل دہد کہ حیات و ممات او یکی گردد۔ ہر کہ این نقش را داغ منصہ بدماغ دہد از سر و اسرار محبت و مشاہدہ حضوری و مراقبہ معراج ملاقات بکشاید و این عملی است در سینہ این نقشی اسم اَللّٰهُ ذات تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح و تجلیہ سری شناسد عارفان بالیقین این است۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

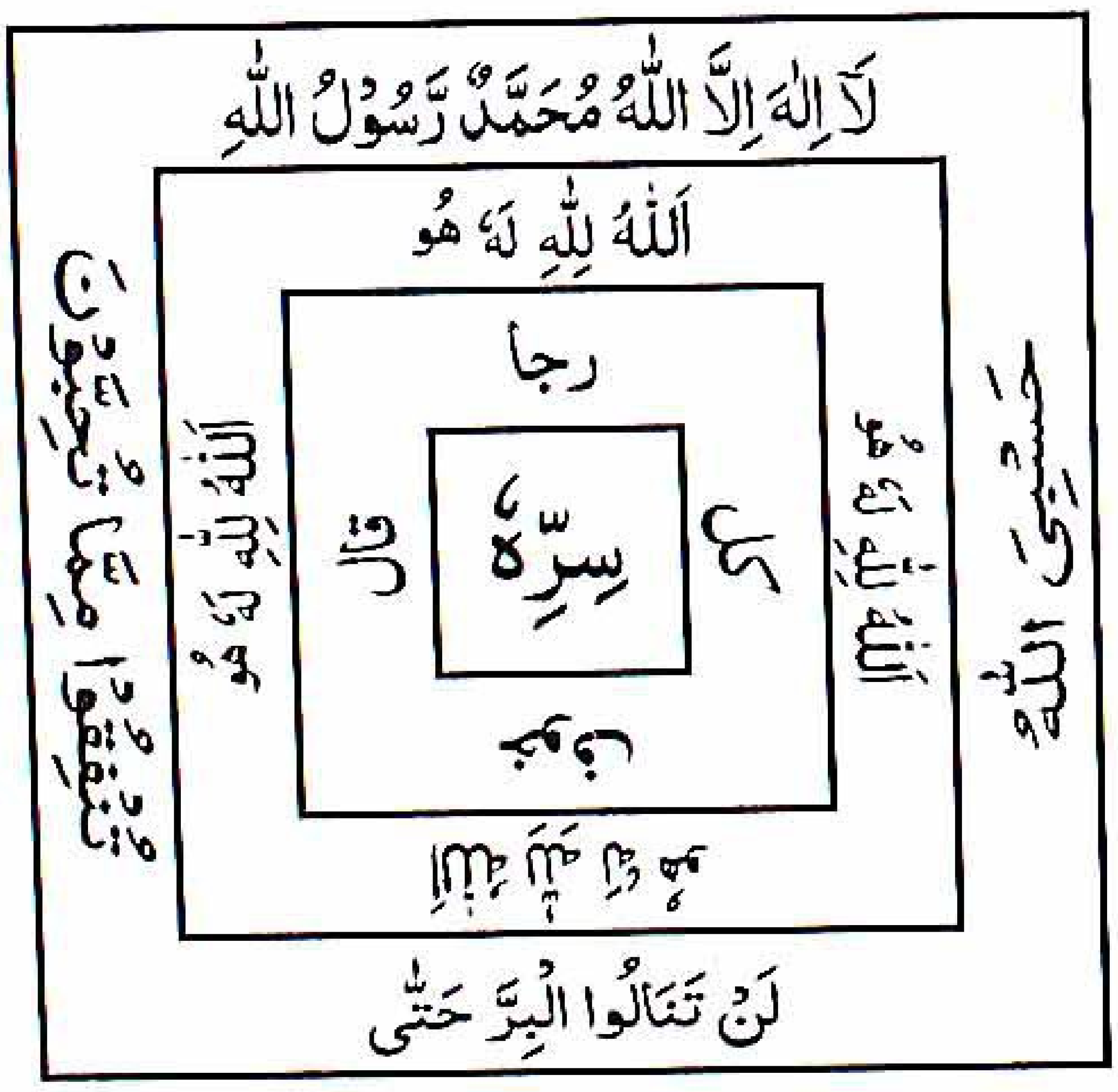

Marfat.com

اسم "اَللّٰهُ" ذات اسم اعظم است واسم "لِلّٰـه" معظم است واسم "لَـهُ" مکرم است واسم "هُـو" عظمت العظیمی ، یکبارگی میکند بحضور خدا روز اول بمرتبہ حضور پرنور خاتم ختم لا رجعت ولاغم درین دائرہ است۔

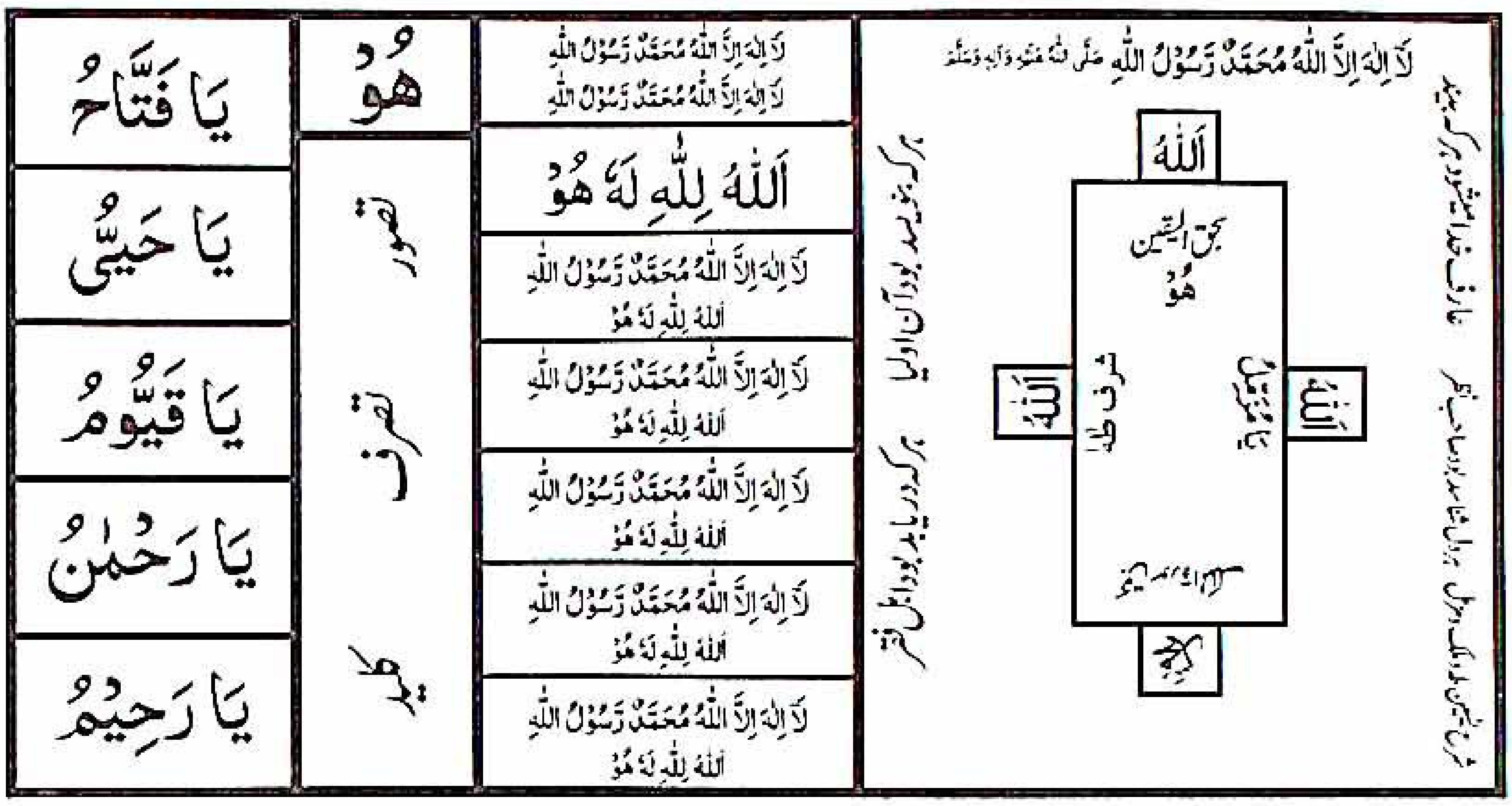

وہر کہ خواہد کہ روز اول بمرتبہ قطب یا غوث رسد وہر طبقات از ماہ تا ماہی واضح گردد۔ این نقش در ہر دو پہلو مشق کند چنانچہ۔

حدیث: "مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ"

Marfat.com

باب سوم
درذکر مراقبہ

مراقبہ نگہبانی دل است کہ رقیب غیرحق دردل آوردن ندہدٗ چنانچہ خطرات نفسانی شیطانی مرض پریشانی وآنچہ ماسویٰ اللہ است۔ مراقبہ بحق رساند ومشاہد خاص نماید وگوئیند مراقبہ محبت محبوب راگوئیند ومحرمیت اسرار ودیگر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راگوئیند ومطالعہ نورالہدیٰ تجلی ذات راگوئیند۔

شرح مراقبہ

ہرکہ اول درمطالعہ علم مراقبہ درآید دردل اومحبت زاید واز محبت ہفت مجلس کشایدٗ آنچہ ارواح از حضرت آدم علیہ السلام تاخاتم النبین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین است می بیند۔این است ابتدا سبق ازعلم مراقبہ بالیقین۔مراقبہ اسم ذات رقیب رامشاہدات حضور نماید ودرلاہوت لامکان رساند۔قدر مراقبہ نداند کہ درذکر وفکر حبس دم بستن مثل حیوان پریشان نادان۔ونیز شرح مراقبہ کہ قریب موت است۔ہرکہ درتصور اسم اَللّٰہُ ذات وتوجہ درمراقبہ درآید مشاہدہ احوالات مرتبہ موت کشاید معائنہ جان کندنٗ حقیقت قبر وسوال منکر ونکیر وحساب گاہ روز قیامت بنماید واز پل صراط بسلامت بگذرد ودر بہشت رودٗ تماشا حور وقصور وانوار دیدار مشرف پروردگاری شود حاصل۔این است اہل مراقبہ حق الیقین واصل۔

فرد:

گر بگویم شرح این احوال را　　　ہر یکی عبرت خورد عارف خدا

مراقبہ جوہر ایمان است کہ متعلق بحضور قرب سبحان است۔

بدانکہ مراقبہ بچہار چیز تعلق دارد کہ محض چہار ''میم'' است۔بدانکہ مراقبہ اول ''میم'' ازمحبت است کہ ازین مشاہدہ اسرار پروردگار مینماید۔این ازتصور اسم ''اَللّٰہُ'' است۔دوم ''میم'' مراقبہ ازمعرفتٗ ازتوحید نورالٰہی نمودار شود۔این مراقبہ تصور اسم ''اَللّٰہُ'' است۔سیوم میم مراقبہ معراج صلوٰۃ اللہ ازدل بکشاید مشاہدہ ذکر جاری ذوق بخش فرحت تمام انگیز دووجود میریزدوہر موئی زبان کشاید بنام ''یَا اَللّٰہُ''۔این مراقبہ ازتصور اسم ''اَللّٰہُ'' است۔چہارم ''میم'' مجموع العلم وجود کہ ہفت اندام ازسرتاقدم تمام درمشاہدہ نور نوادر برنفس شیطان غالب قادر تاآنکہ بہر مجلس انبیاً و اولیاً صاحب مراقبہ ملاقات نکند ازمراقبہ بیرون نبرآید۔اگرچہ درباطن مراقبہ بگذرد ہفتاد سال ودرنظر مردم چشم پوشیدہ طرفہ زد بلکہ مقدار سخن قال۔این مراقبہ صاحب ہفت اندام انتہا مراقبہ ختم تمام است بلکہ ازہریک اندام وقت

Marfat.com

مراقبہ ہفتاد ہزار (۷۰۰۰۰) صورت از ہر اندام صورت نور بذکر اللہ مذکور می برآید و چون صاحب مراقبہ باخبر شود ہر یک صورت نور باز درجسہ در آید۔

بعضی این مراقبہ را صاحب مراقبہ میدانند و بعضی نمیدانند۔ این مراقبہ از تصور اسم "ھُوْ" است۔ و از اسم "ھُوْ" چہار ذکر منتہی کشاید کہ آنرا محض حضور غرق نور گویند۔ اول ذکر حال حاصل شود از مرشد کامل۔ دوم ذکر سلطانی' برآید از ہواء نفسانی' برسد در لاھوت لامکانی۔ سیوم ذکر قربانی' خلاص شود از خطرات شیطانی۔ چہارم ذکر خفی کہ دوام حاضر مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ این ذکر ندارد مراقبہ او مردود و طلب او مردار دنیا' با خطرات است دل سیاہ' ہرگز نیابد اہل دنیا قرب اللہ اگرچہ باشد در دنیا مراتب عز و جاہ' صاحب روضہ خانقاہ۔ کسی را کہ نظر بر ملک آخرت عظیم است فارغ از نفس دنیا شیطان رجیم است کہ آن صاحب وصف کریم۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

مراتب صاحب مراقبہ مراتب عظیم ہدایت اللہ صراط المستقیم راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن قدیم۔ مراقبہ بر صاحب مراقبہ ہرگز اثبات نگردد بجز آورد بردم مع تصور اسم اَللّٰہُ ذات۔ مراقبہ خاص الخاص اہل اساس مراقبہ اسم اَللّٰہُ ذات صحیح باذکر وفکر وتسبیح۔ صاحب مراقبہ مراتب عظیم ہدایت اللہ صراط آنچہ باطن در خواب مشاہدہ بہ بیند معرفت اللہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بمجلس انبیاء واولیاء اللہ ملاقات کند۔ ہر کہ از مراقبہ این دو مراتب گواہ ندارد مراقبہ آن غلط است واز مراقبہ راہ ندارد و مراقبہ نگہبان حافظ از نفس شیطان خطراتِ دنیا پریشان منزل بمنزل مقام بمقام میرساند بغرق اللہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اینچنین صاحب مراقبہ از طریق تحقیق ہر وقت کہ خواہد ملازم حضور۔ مراقبہ عارف باللہ ختم است خاتم بالخیر' مبارک باد و باطن معمور آباد۔

بدانکہ سہ چیز پوشیدہ نماند اگر کسی در پردہ ہزاران ہزار بہ پیچد' یکی آفتاب' دوم مشک معطر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلم " سیوم معرفت "اِلَّا اللّٰـــہُ" عارف باللہ۔ اگر شخصی در مراقبہ یا در خواب در بہشت درآید و در بہشت طعام وی خورد و آب از جوئی وی نوشد' تماشا حور و قصور کند' چون از خواب و مراقبہ برآید تمام عمر او را احتیاج اکل وشرب نباشد و گرسنگی و تشنگی از وجود او برخیزد و خواب در چشم ہمہ عمر نیاید اگرچہ از برائی چشم خواب۔ نماز بماند و با یک وضو تمام عمر بگذرد و توفیق طاعت در وجود چنان پیدا گردد کہ شب و روز سر از سجدہ فارغ نباشد' روز بروز فربہ گردد و آنچہ اکل وشرب ظاہر از ملامت و پوشیدگی خلق مردم' تابستان و زمستان یکے گردد از گرمی و سردی آن را لذت دہد۔ این مراتب نیز کمینہ و کمتر درویش است۔ فقیر ان را ازین مراتب شرم و حیا آید بعید است از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این نیز از نفس ہوا است۔ انتہا آن است کہ در مراقبہ یا در خواب لقاء رب العالمین مشرف شود کہ ظاہر مثل بستہ نتواند' در وجود او از توحید معرفت اللہ و تصور اسم اَللّٰہُ ذات محبت طلب از ہر یکی چنان آتش پیدا گردد جلالیت و ضرب شب و روز در عتاب نفس قہر و غضب' بر تن لباس

Marfat.com

شریعت پوشد ودر شریعت بپوشد ومیخواند "تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيٰتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ"۔

نعمت عظمیٰ معرفت وتوحید است ۔فکر نکنند در جسم و جوہر صورت اللہ کہ بی مثل وبی مثال ۔ وہمیشہ اعضا ہیزم بوجود مثل تنور دوام آتش ذکر ہمیشہ چنان سوزد کہ آتش ہیزم خشک را۔ واگر زرہ ازین آتش جلالیت حضوری بر زمین وآسمان نظر کند ہمہ سوختہ گردد۔ آفرین باد آنکہ ہر میسوزد و دم نزند و ہرگز ازین آتش خلاص نگردد تا روز قیامت۔ ازین ریاضت ہیچ ریاضت سخت تر نباشد۔ بعضی درین مراتب کافر ومشرک گردند وبعضی دیوانہ ومجنون ومجذوب۔ ہر کہ بار بردارد لباس شریعت پوشد۔ باخبر وہوشیار باشد وخلق را نیاز ارد ومجذوب ہزاران ہزار درین آتش سوختہ از ہزاران کس برحمت آب معرفت اللہ سرد شود و بمراتب محبوب برسد۔ این قال من بر حال من۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

دانی کہ ہر طبقات آسمان وزمین بی ستون استادہ است از آداب اسم اَللّٰهُ ذات تا روز قیامت متوجہ باسم اَللّٰهُ باشد وآنچہ فی السمٰوٰت والارض تسبیح اسم اَللّٰهُ خواند۔

قولہ تعالیٰ: "يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝"

و دیگر آیت:" اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝"

احوالات خواب ومراقبہ یک طریق دارند واز خواب غالب تر است بہ آواز غوطہ بلند صاحب خواب بیدار گردد وکسی را کہ مراقبہ غالب آید ودر مقام مشاہدات بوحدانیت ذات نور غرق حضور کند پس اگر درانحال صاحب مراقبہ را سراز تن جدا کنند ہرگز خبر ندارد۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ مثل ممات است کہ ممات مراقبہ یا جواب صواب شعور است۔ مراقبہ معرفت از اللہ مراتب عارفان را بنور سرفرازی است "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" از یاری خدا راضی است۔

قولہ تعالیٰ: "اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝"

مراقبہ محرم اسرار مولیٰ است۔ صاحب مراقبہ را بیداری خواب ودر خواب ہوشیاری است وبجز مشاہدہ ماسویٰ اللہ دیدن استغفار۔ مراتب مراقبہ محبت معرفت ملاقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب محبان ومحققان است۔ از مراتب مراقبہ مردہ دل مردود ومحروم۔ مراقبہ مومنان را دوام بحضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج است۔ "اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ" مراقبہ ومعرفت عارف باللہ را ہر دو بال وپر است کہ دوام بر معرفت مولیٰ نظر است۔

واقسام مراقبہ بسیار است۔ المطلب آنکہ چون صاحب اشتغال اللہ است استغراق متوجہ بتصور اسم اَللّٰهُ ذات چشم پوشیدہ بمراقبہ سر نحسیب درمیان ہر دو زانو نہد تصور اسم اَللّٰهُ ذات درباطن باآخرت چنان پرداز جستہ دار الفنا باجستہ

Marfat.com

دار البقا گوئی کہ مردہ' از جان بیجان و در مراتب در آمد عین العیان سواد سویدا ازلی بروحانیت ہویدا گشت و از احوالات از اسم اَللّٰہُ ذات بیدار شد صاحب استغراق جان کندن تلخی و بعد گوئی مرد۔ در آنوقت غاسل پیدا شد' غسل داد' و مردم جمع شدہ نماز جنازہ خواندند۔ بعد ازان در دماغ استخوانی است کہ نام او ولیت الابن است و استخوان الابیض نیز گویند وسیع از زمین و آسمان وسعت او روحانی را دران آوردہ ہفتاد ہزار جواب فرشتگان پرسیدہ' ادا ساخت بطرفہ زد بعدہ جنازہ کشان جنازہ برداشت تا برسیدن مقام قبر بی کام بی زبان ہفتاد ہزار جواب سوال فرشتگان ادا نمود۔ بعد ازان در قبر در آوردند رسید بمقام لحد فراخ از زمین و آسمان وسیع بے حد۔ دران فرشتہ منکر و نکیر بنشاندند آنچہ سوال جواب منکر و نکیر پرسید ازان خلاص یافت بعدہ' منکر نکیر گفتش "نَمْ فِی النَّوْمِ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ" وازنوم عروس یک فرشتہ رومان نام پیدا شد و بیدار ساختش وانگشت را قلم کرد و تف سیاہی و دہن دوات و کفن کاغذ' اعمال نیکی و بدی بر کفن دستخط نویسانید و اعمال مرقومہ را مثل تعویذ در گلو انداختہ غائب شد۔ و در افتادگی قبر ہزاران ہزار سالہا و قرنہا بے شمار گذشتہ۔ بعد ازان صور اسرافیل بگوش رسیدہ زود مثل نبات گیاہ مردہ از زمین بیرون آمدہ' ہژدہ ہزار عالم بحساب عرصہ گاہ قیامت حاضر شد و اعمالنامہ بدست دادہ' وزن اعمال ترازو نہادہ' از پل صراط گذشتہ "فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ" داخل بہشت شد و ساغر شراباً طہوراً از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نوشید۔ وقت نوشیدن کلمہ طیب خواند "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ و آلہٖ وسلم" خواند و متوجہ بحق پانصد سال برکوع و پانصد سال بسجود۔ بعد ازان از سجدہ بر آمدہ ہم صحبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بصف عقب اصحاب نبی اللہ مشرف و معزز شد بدیدار رب العالمین چون این مراتب انتہا اشرف المشرفین لقاء رب العالمین رسید و از طریق تحقیق دیدار بیہوشی باز بہوش آمد صورت لَیْسَ کَمِثْلِہٖ' بی مثل و بیمثال غیر مخلوق را کہ مثل بستن نتواند۔ پس ہر وقت کہ غرق متوجہ باطن شود مشرف دیدار لذات ہیچ حال از دیدار و مشاہدہ تجلیات چشم در یک لحظہ و لمحہ باز نہ ایستد' اگر چہ ظاہر ہم سخن با مردم عوام در باطن حضور مدام۔ آنست مراتب "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" واصل عارفان باللہ "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" تمام۔ اینچنین است مراتب برکت آیات کلام اللہ و شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: "مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ"

قولہ تعالیٰ: "وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى"

این مراتب اہل علما است' آن علما کہ عامل است و دست بیعت کردہ طالب فقیر است۔

فرد: خندہ بر سینہ صافان می کنی ہوشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندہ میکند

Marfat.com

حدیث: "سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ"

پس دیگری چہ باشد کہ بایشان دم زند در ہر دو جہان خراب و پریشان شود و درمیان خدا و بندہ پردہ پیازی است' اگر بیائی در باز است وگر نیائی حق بی نیاز است۔ بندہ بخواست خود پیدا نشدہ وہر کار و خواہش او بموافق خواست بندہ نباشد۔

حدیث: "فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَةِ"

پس بہتر آنست کہ کار خود را بخدا سپارد و خود را درمیان نیارد۔

قولہ تعالیٰ: "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِO"

بدانکہ خدا عزاسمہ بی مثل و بی مثال است۔ اَللّٰهُ حَیٌّ قَیُّوْمٌ وَاحِدٌ ہستی خود را بر صورت خود پرستی کہ صورت خدائی تعالیٰ غیر مخلوق است۔ ہر کہ در خواب یا از خواب غالب بمراقبہ بہ بیند بدیدن مجذوب شود' اگر بیدار شود ہوشیار گردد از نور توحید ربوبیت رویت در وجود چنان آتش گرمی پیدا شود کہ سوختہ بمیر دیا آنکہ بر زبان مہر سکوت شود و کَلَّ لِسَانَہٗ" یا آنکہ شب و روز سر از سجدہ نبر دارد' بر تن لباس شریعت پوشد و در شریعت بکوشد۔ وصورت بیمثل را کہ مثل بستہ نتواند در انوقت مشرف مشاہدہ حضوری چندان نعمت اللہ جل شانہٗ حاصل شود عارف باللہ واصل را کہ در شرح و وہم نگنجد۔ این مراتب نیز از حاضرات اسم اَللّٰهُ ذات و کلمہ طیبات میکشاید "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم" طریقہ کلمہ طیب تحقیق است۔

پس معلوم شد کہ آواز نفس و مقام نفس و سوال نفس و احوال نفس دیگر و آواز قلب و سوال قلب و راز قلب و احوال قلب دیگر آواز روح و مقام روح و سوال روح و احوال روح دیگر است۔ نفس را آواز علم دنیا است و مقام او ہوا و قلب را آواز ذکر است و علم او محبت الٰہی و شوق مقام او باطن صفا است۔ و آواز روح کلام اللہ نص حدیث۔ مقام روح جمعیت علم علوم۔ ہر یک طائفہ را از ہر یک مقام باید کرد معلوم کہ این اہل نفس است و این اہل قلب است و اہل روح اللہ است۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

Marfat.com

باب چہارم
در بیان فنافی الشیخ' فنافی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و فنافی اللہ

مریدان را سہ مرتبہ است ۔ اول مرتبہ فنافی الشیخ ۔ چون صورت شیخ در تصور در آید' ہر طرف کہ نظر کند مراتب تصرف شیخ بینماید ۔ دوم فنافی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ چون صورت اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصور در آید' آنچہ ماسوی اللہ است ازان جملگی بر آید' ہر طرف کہ بنگر د مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رونماید ۔ سیوم مرتبہ فنافی اللہ ۔ چون تصور اسم "اَللّٰہُ" بگیرد' نفس مطلق بمیرد ۔ ہر طرف کہ بیند نظر او انوار تجلی بیشمار اسم اَللّٰہُ مشرف شود ۔ آنرا لامکان گویند ۔ اللہ تعالیٰ را بمکان و مقام تشبیہ دادن موجب شرک و کفر است ۔

بدانکہ مراتب قرب سہ قسم است کہ بسہ تصور' تصور فنافی الشیخ و تصور فنافی اسم مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و فنافی اسم اَللّٰہُ ذات ۔ بدانکہ کل مخلوقات از نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است و نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از نور اللہ است ۔ مرشد یکہ روز اول صورت نور طالب بصورت نور حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صورت نور طالب را بغرق نور وحدانیت دریائی ربوبیت نسازد آنرا مرشد نتوان گفت کہ روز اول طالب را از تصور اسم اَللّٰہُ نفس تزکیہ نور و قلب تصفیہ نور و روح تجلیہ مقدسہ و نور سر تجلیہ نور ۔ ہر چہار نور مجموعہ یکی گردد و رجوع باصل خود کند" کُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ" وابتدا راہ حضوری فنافی الشیخ است و متوسط راہ حضوری فنافی مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است ۔ ہر کہ اقدام از شریعت نبوی و قدم از امر معروف و نص حدیث بیرون کشد آن مردود خبیث است ۔ بدان و آگاہ باش! چون طالب مبتدی اسم اَللّٰہُ ذات در تصور تصرف آورد و نقش اسم "اَللّٰہُ" بر دل ساکن منقش گشت و طالب متوجہ بدل شد' پس گرد دل یک شعلہ نار پیدا شود مثلِ نور و طالب میداند آنرا تجلی حضور ۔ ازان نار شیطانی شیطان آواز میدہد کہ من با تو و تو بامن یار' از ظاہر و باطن بندگی کن استغفار' درین تجلی بہ بین مراد یدار بعد ازان تجلی شیطان مثل صورت طفل شود' بعدہٗ صورت جوان' بعدہ صورت پیر' بعدہ شیطان میگوید کہ این است سر اسرار مراتب فقیر ۔ بعدہ آن صورت شیطانی بہر چیزی از اندرون جواب سوال ماضی' حال و مستقبل مشروحا میدہد و مردم میدانند کہ فلان فقیر صاحب کشف است ۔ واین مراتب استدراج اندرون شیطانی باخبر باش! چون پیر صورت شیطانی باتو ہمسخن شود' کلمہ طیب با توجہ باطنی بگو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ٥ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" صورت شیطانی دفع گردد ۔ بعدہ تجلی نور از میان حروف اسم "اَللّٰہُ" می بر آید و آنچہ ترا آن صورت نور تجلی بینماید ہدایت بموافق نص حدیث برحق است ۔ "اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا" باطن کہ موافق شریعت ظاہر قرآن اسم اَللّٰہُ

Marfat.com

ذات نباشد آن بر باطل است۔

حدیث: ”کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفُ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ“

کہ مراتب فنافی الشیخ تعلق دارد باسم اَللّٰہُ ذات بحضور نور مشاہدات تجلیات و مجلس سرور کائنات صلوات اللہ علیہ۔ و مراتب فنافی الشیطان طالبان شیخ ناقص نفس پرست ست پائی مغرور مست بسیار بے شمار و طالبان فنافی الشیخ روشن ضمیر لائق معرفت ”اِلَّا اللّٰـہ“، مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در شریعت ہوشیار است وتصور فنافی کامل عارف۔

بدانکہ از غایت تصور شیخ در وجود غیب الغیب یک صورتی نور ظہور گردد، گاہی آنصورت بتلاوت قرآن شب روز آیات بحفظ حافظ وگاہی آنصورت مشغول بذکر اَللّٰہُ وگاہی آنصورت علم فضیلت بیان کند از ہر علوم نص وحدیث و تفسیر و مسائل فقہ فرض وواجب وسنت و مستحب بجا آوردن وفرض آداب رب وسنت، وگاہی آنصورت بذکر اللہ غرق از وجود صورت آواز بلند باستماع گوش رسد ”سِرِّهُوْ، سِرِّهُوْ، هُوَ الْحَقُّ، لَيْسَ فِى الدَّارَيْنِ اِلَّا هُوْ“ وگاہی آنصورت حقائق ماضی وحال و مستقبل را یک بیک معلوم می نماید۔ اکثر آنصورت شب و روز از نماز وطاعت بندگی خود را فارغ ندارد و ہر دوام آنصورت در قید شریعت نگہدارد و اگر سہواً یا خطاءً چیز نامشروع واقع شود وکلمہ کفر یا شرک یا بدعت موافق گناہ تقریر کند۔ وگاہی آنصورت در معاملات محاسبہ با نفس کردہ بستہ می زند و میگوید نفس را بگو ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وسلم“ ٥ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ“ و نفس خدائی را می شناسد از مراتب فنافی الشیخ۔ آنصورت در وجود غائب و وجود از گناہ تائب۔ اینچنین صورت صرف از صفا تصور است ابتدا از آواز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى“ این صورت از برائی سرزنش نفس زیانکار است کہ از کجی و سرکشی بر آید و سر راست گردد۔ اینمراتب طفلان شناسی نفس و آوردن اعتبار بر شیخ کامل از الہام پیغام نہ درین پیغام معرفت وفقر تمام، برین مشو مغرور، راہ پیشتر است قرب مع اللہ حضور منظور معمور بشوق مسرور۔ مرشد کامل باید مرشد ناقص زن سیرت کہ مخنث صورت بی شرع اہل بدعت ہیچ کار نیاید۔ و اگر صاحب صورت فنافی الشیخ در گناہ روی دارد مانع شود و باز دارد بقوت غلبات ہوا شہوت را۔

و اگر صاحب صورت فنافی الشیخ در خواب رود آن صورت با توفیق بحق رفیق دست گرفتہ در توحید معرفت ”اِلَّا اللّٰـهُ“ غرق کند۔ و اگر صاحب صورت فنافی الشیخ در مراقبہ در آید آن صورت دست گرفتہ بمجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند و منصب و مراتب بدہاند۔ این است فنافی الشیخ باطن صفا۔ ”وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى“ آن صورت ہمیشہ با تسبیح ” سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥ سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ٥ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ

Marfat.com

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ۔

آن صورت در سخاوت پراز حاتم۔ این است مراتب فنا فی الشیخ و باطن صفا۔ ومقام فنا فی الشیخ آنست چون صاحب طالب اللہ صورت شیخ در تصور آرد صورت شیخ ہماندم حاضر شود و دست طالب گرفتہ بمعرفت الٰہی یا بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میبرد۔ این چنین شیخ را "يُحْيِي وَيُمِيتُ" گویند۔ ومقام فنا فی اسم محمدؐ اینست ہر کہ اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تصور آرد، بیشک ارواح مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اصحاب کبار از روی کرم ولطف حاضر شود و صاحب تصور را آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید۔ "خُذْ بِيَدِي" بگرفتن دست مبارک دیدۂ دل بمعرفت الٰہی راز روشن واضح واز گردد، لائق ارشاد شود از آنکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تصور را از زبان مبارک میفرماید با خلق خدا تعالیٰ امداد کن۔ پس بحکم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلقین وتعلیم کند وطالبان را دست بیعت دہد۔

قولہ تعالیٰ: "يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ"

عجب دارم ازان قوم کہ لذت باطن از نور معرفت الٰہی بخشیدہ اند "فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ" را "فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰهِ" فہمیدہ اند۔ مقام فنا فی اللہ ہمین است ہر کہ اسم "اَللّٰهُ" در تصور آرد تاثیر اسم "اَللّٰهُ" معرفت "اِلَّا اللّٰهُ" بخشد واز غیر ماسوی اللہ از دل او کلیہ رود۔ ہر کہ بدین مقام رسد، ساغر از دریای توحید معرفت الٰہی بنوشد ولباس شریعت از سر تا قدم بپوشد و در امر معروف شرعیہ بکوشد آنچہ سر معرفت الٰہی بہ بیند پیش جاہل نگوید وفخر وشد وخود را نہ فروشد۔

فرد:

تا توانی خویش را از خلق پوش　　　عارفان این کی پسند خود فروش

Marfat.com

باب پنجم
در بیان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سالک سلوک را مدخل شدن مجلس آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینست چون طالب را بر دل تصور اسم اَللّٰہُ ذات نقش منقش گردد قرار و سکونت در دست گیرد و در باطن اسم اَللّٰہُ ذات درست بہ بیند کہ چون آفتاب روشنی صبح صادق تابش طلوع شعلہ تجلیات نور اللہ معرفت الٰہی زند، تاریکی و سیاہی ظلمات شب کاذب نفسانی شیطانی از دل برخیزد بعد از ان مرشد را می باید کہ طالب اللہ را بگوید کہ با تفکر تصور باطنی بگرد دل اسم ''اَللّٰہُ'' بہ بین کہ ترا در نظرش چہ می آید؟ بدین طالب گرد دل اسم ''اَللّٰہُ'' اگر غرق شد و در باطن شعور حضور مذکور نداشت، معلوم شد کہ در نور معرفت الٰہی محوگشت۔ و اگر در باطن باشعور ماند و گفت کہ گرد دل اسم اَللّٰہُ میدان وسیع است عظیم لاحد و لاعد و طالب اللہ باز متوجہ دل و متوجہ باسم ''اَللّٰہُ'' شود۔ و از مراقبہ بیرون برآید و میگوید کہ دران میدان یکی گنبد است مثل روضہ و بر دروازہ او نوشتہ است ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' قفل دروازہ خلاص شد، چون طالب اللہ اندرون روضہ در آید، مجلس خاص رخ نماید و دران مجلس ذکر مذکور قرآن نص حدیث، معلوم شد کہ این مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہفت مقام میسر گردد۔ اول مقام ازل، دوم مقام ابد، سیوم مقام دنیا و در دنیا چہار مقام میسر گردد۔ چنانچہ یک مقام در حرم مدینہ مجلس روضہ مبارک، دوم مجلس در حرم کعبۃ اللہ۔ و باز دوم مقام بالائی عرش اکبر دیگر مجلس بدریائی ژرف کہ آن دریائی مطلق توحید است۔ ہر موج از نور معرفت الٰہی بیمثل زند و دیگر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لامکان کہ مثل او بستہ نشود مثل در بیان۔ در ہر مقام مذکور ذکریست ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم'' این طالب صاحب تصور بہر مجلس کہ حاضر شود آنرا مراقبہ و ذکر اَللّٰہُ در باطن حضوری چنین پرد ظاہر از جان بی جان گوئی کہ مردہ بدین طریق مرتبہ مدخل مجلس مبتدی عام است۔ چون ظاہر باطن یک شود منتہی عارف باللہ تمام است۔

بدانکہ کاملانرا ہمہ جا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آفتاب و طالب مجلس دوام حضوری او مثل ذرہ کہ ذرہ از آفتاب جدائی ندارد بلکہ ذرہ را روشنی آفتاب است۔

المطلب آنکہ طالب اللہ ظاہر بورد وظائف با عمال ظاہر ہرگز در باطن بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمیرسد اگر چہ تمام عمر ریاضت میکشد کہ راہ باطن از مرشد کامل صاحب باطن میشود حاصل، در یک لحظہ بحضوری مجلس محمدی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم میگر دد واصل۔

بدانکہ امت پیروی را گوئیند و پیروی آنست کہ بپا پی قدم بر قدم محمدیؐ خودرا بحضور مجلس رساند۔ عجب دارم ازان قوم کہ راہ حضوری نمید انند واز حیا کبر ہوا خودنما نفس پرست از عارفان باللہ طلب نمیکند۔ ہر کہ بنظر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور منظور نمیگر دد ٔ ہر آنکس مومن مسلمان فقیر درویش علماء فقہا پیروی امت او چگونہ باشد؟

بدانکہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسرّ ہدایت است واین ہدایت در بدایت است۔

حدیث: "اَلنِّهَایَةُ هُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَةِ"

حدیث: "مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ"

بدانکہ در باطن شخصی بملازمت حضوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از برائی کار دینی و دنیوی التماس میکند واز حضور حکم اعلیٰ شود و در وقت حکم اعلیٰ بمعہ اصحاب فاتحہ خیری خوانند وآن کاری کہ ظاہر بصلاح نہ پذیرد، این چہ سبب؟ آن طالب اللہ را باید دانست کہ آن طالب اللہ بتامیت نرسیدہ، مرتبہ ہنوز در ترقی است وآن طالب اللہ در طلب مشکل است بموافق عرض حال باطن نعم البدل خوشوقت گردد شاد این چنین مرتبہ وترقی قرب بروی مبارک باد۔ اگر طالب جاہل است یا آنکہ طالب دنیا جیفہ کہ از طلب دنیا از مجلس خاص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن نالائق را کشیدہ بدر کنند ویا آنکہ از مرتبہٗ اعلیٰ میگردد سلب۔ کسی را کہ ظاہر باطن یکی شود قدم ومقام ہمون است، مرتبہ در ترقی نشود۔ ہر کہ در توحید در آید، اہل توحید را توحید الٰہی بکشاید مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمچنان است۔

بدانکہ دیگر مجلس خاص بنہ (۹) مقام است کہ مراتب بمراتب مقام بمقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم تمام است اول مجلس محمدی در مقام ازل، دوم مجلس محمدی بمقام ابد، سیوم در مقام حرم روضہ مبارک مدینہ، چہارم در داخل خانہ کعبہ یا در حرم خانہ کعبہ یا در صف جبل عرفات کہ قبولیت لبیک دعائی حج است، پنجم بالائے عرش، ششم در مقام قاب قوسین، ہفتم در مقام بہشت، آنچہ درین مقام بخورد وبنوشد تمام عمر گرسنگی وتشنگی نشود وخواب نیاید، ہشتم در مقام حوض کوثر، از دست محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرابا طہوراً بخورد وجود پاک شود وبمقام ترک وتوکل وتوحید وتجرید وتفرید وتوفیق بحق رفیق شود، نہم مقام مشرف دیدار غرق فی الانوار روئیت ربوبیت۔ ہر کہ از خود فنا شود بمعرفت فقر وانتہا رسد ہر کہ درین نہ (۹) مقام ونہ (۹) مجلس خاص از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب طلب دنیا ویا غرض اہل دنیا کند، از مرتبہ محمود برگشتہ بمجلس مردود رسد۔ چون عارف باللہ باین مراتب رسد ارواح فرحت گیرد ونفس آن از ہستی نیست ونابود شود۔ وکسی کہ داخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود اول در وجود طالب اللہ چہار نظر چہار تاثیر کند، از نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ تاثیر صدق پیدا شود وکذب ونفاق از وجو برخیزد واز نظر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در طالب اللہ تاثیر عدل ومحاسبہ نفس پیدا شود واز وجود خطرات ہوا ءنفسانی بالکل بر

Marfat.com

خیز دو از نظر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ در وجود طالب اللہ ادب و حیا پیدا شود و بے ادبی و بیحیائی برخیز دو از نظر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ در وجود طالب اللہ علم ہدایت و فقر پیدا شود از وجود جہل و حب دنیا برود۔ بعدہٗ طالب اللہ لائق تلقین شود۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست بیعت کند مراتب مرشدی لازوال لَاتخف ولا تحزن حاصل شود۔ المطلب آنکہ مجلس محمدیؐ مثل محک است۔ بعضی طالبان مشرف دیدار محمدی صادق دل صفا شود و بجمیع مطالب کل و جزیا ترک و توکل غرق فی التوحید نور دوام مجلس محمدی حضور با ادب بالیقین، بعضی کاذبان از مجلس مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دران مجلس ذکر وردو وظائف نص و حدیث از نفاق دل باور نیاورند، از مقام محمود برگشتہ مردود و مرتد در انکار در آیند۔ "نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا" این احوالات نیک خصالات در وجود تاثیر کند کہ مس وجود اکسیر گردد و برکت شریعت محمدیؐ است چنانچہ ذوق شوق محمدیؐ و معرفت وصال محمدی و جمعیت و حال محمدیؐ تمام وجود را در قبض تصرف خود آردو در رضائی پیغمبر صاحبؐ در آید، کار از ہر نوعی ناشائستہ برآید ہر مراتب پیدا و پنہان پیدا و کشف آگاہ می شود و می کشاید۔ چون عارف باللہ باین مقام رسد از برائی دعائی دست نکشاید و شرم آید از آنکہ اہل حضور را بالتماس چہ کار؟ از دعائی بددعائی لب از برائی اظہار کردن کشف و کرامات ہزار بار استغفار کہ اہل حضور را کشاف و آگاہ است کہ بر اسم "اَللّٰهُ" نظر و نگاہ است آنکہ اہل حضور را وہم از مقام وحدانیت است، چنانچہ در وہم در آید ہمو ندم کار مشکل از وہم کشاید مشروحاً، بزودی نماید ہر چہ پیدا و پنہان باشد۔ اہل حضور را چنان خیال ختم است از معرفت الٰہی قرب وصال، ہر کاریکہ در آید آن خیال بمطالب رسد۔ لافرصت فی الحال۔ و اہل حضور را دلیل از دل غرق ذکر نور است دل دلیل حضوری رب جلیل۔ ہر کاریکہ در دلیل در آید در آن دم بکشاید۔ وصاحب باطن عارف باللہ در حضوری ہر لحظہ ساعت بساعت باستغراق ہم سخن مع اللہ مذکور دوام بشوق مسرور۔ ابتدا مراتب مومن است۔ "اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ" واقع است۔ باید دانست کہ علماء عامل یا شاکر۔ وعلماء عامل ہر شب یا شب جمعہ یا ماہ یا سال دیدار پر انوار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایشانرا میشود، بعضی میدانند و بعضے نمیدانند۔ ادب علماء حافظ قرآن نگہدار۔ نیز طریق ہمین است۔ اہل معرفت صاحب قرب استغراق و مشاہدہ نور حضور اولیاء اللہ فقیر کہ کاتب مشق اسم اَللّٰهُ ذات است مدام در صحبت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاص الخاص آن ہفت نشان است۔ اول آنکہ خوشبوئی معطر بہ از مشک وجود مبارک۔ سرّ اسرار خدائی تعالیٰ کہ پیغمبر صاحب در وجود نفس امارہ نداشت و نبود طمع و حرص و ہوا، دوام غرق فنا فی اللہ با خدا و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از آب منی پیدا نشدہ کہ بی بی آمنہ را حضرت جبرائیلؑ میوہ بہشت از شجرۃ النور آوردہ دادہ بود۔ وجود آنحضرت را خوشبوئی از شجرۃ النور است از سر تا قدم خوشبو ظہور است در عالم مشہور است۔ دوم در ظاہر و باطن دل غنی است۔ سیوم ہر سخن کہ گوید موافق نص و حدیث گوید، چہارم لباس شریعت پوشد۔ پنجم سنت جماعت برخود لازم گیرد۔ ششم نافع المسلمین باشد۔ ہفتم در سخاوت بی نظیر باشد

Marfat.com

ظاہر ہم سخن با مردم و در باطن غرق فنافی اللہ۔

فرد:
باھُو ہر کرا از دِل کشاید چشم نور
شد حضوری مصطفیٰ رست از غرور
شد مطالب دیدن رو مصطفیٰ
شد حضوری غرق فی اللہ با خدا
عرش و کرسی در دلت لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آنرا نیست غم

آنچہ فوائد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل شود بیان آن نتوان گفت۔

Marfat.com

باب ششم
در بیان دعوت خواندن بر اہل قبور

ہر کہ علم دعوت بتوجہ بتصرف زبان روح بخواند مجموعہ روحانی انبیاء واولیا واہل ایمان گرد بگرد حلقہ بستہ از امداد ورفاقت او علم دعوت میخوانند۔ این چنین دعوت دریکدم ویک قدم ملک سلیمان از مشرق تا مغرب در قبض عمل خود آورده باشد۔ آنرا مستجاب الدعوت گوئیند۔ ہر کہ علم دعوت بزبان نور تصور اسم محمد میخواند بیشک ارواح مقدس معظم مکرم باصحاب کبار وصغار گرد بگرد خوانندہ حلقہ بستہ علم دعوت از آیات قرآن از امداد ورفاقت میخوانند۔ اینچنین دعوت اکسیر یکبار درعمر خواند کافی۔

شرح دعوت آنست کہ آن دعوت است کہ درعمل آوردن مطالب ہر دو جہان است۔ وآن دعوت کدام است کہ لشکر ہزاران ہزار دشمن دار حرب وکافر قطّاع الطریق بخواندن آن دعوت قرآن حیرت وعبرت خورند، دست بستہ حاضر شوند ودین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول کنند۔ وآن دعوت کدام است کہ بخواندن قرآن واسم ''اَللّٰہُ'' جملہ اعدائ دشمن کور چشم نابینا گردند وصلح کنند وحضور بیایند وروشن چشم شوند؟ وآن دعوت کدام کہ بخواندن قرآن جملہ اعدائ دشمن دین دیوانہ مجنون تمام لشکر از خود گردند، نہ سلاح یاد ماند ونہ خانہ ونہ زبان کشائیند، حیران پریشان خراب حال تا کہ روئ این بزرگ نہ بینید جمعیت وہوشیاری حاصل نکنند؟ وآن دعوت کدام کہ بخواندن قرآن جملہ جن وانس وفرشتہ مؤکل در قید قبض در آیند وآن دعوت کدام کہ بخواندن گنج خزائن اللہ غیب الغیب از زمین بیرون آوردہ تصرف کنند، از شرق تا غرب تمام عالم ہفت اقالیم بادشاہان در قید قبض حلقہ بگوش غلام طالب مرید گردند؟ وآن دعوت کدام کہ ورد اسم اعظم بخواند بر کلوخ وسنگریزہ دمد، نقرہ وزر گردد؟

اگر خواہد کہ علم دعوت درعمل در آرد ورد وظائف روان گردد ومؤکل در حکم فرمان در آید وکلام اللہ در وجود تاثیر کند ونفع دہد وجمعیت بخشد ومخلوق کل وجز رجوعات مسخرات در قید برد ومجلس محمدی صلوٰت اللہ علیہ دست دہد وہر مشکل وہر مہمات بکشاید وجملہ گنج در تصرف در آید، باید کہ اول وضو سازد، بعدہ، غسل کند ودر بیابان وصحرا جائیکہ ریگ یا خاک پاک، بہ نیت عمارت بناء روضہ مبارک آنحضرت نمودار بالیقین آراستہ کند، گرد بگرد نمونہ روضہ مبارک حرم ودران حرم روضہ قبر مبارک بنا سازد وبرو نام محمد بن عبد اللہ بانگشت خوشخط نویسد۔ وقت شروع اول این بخواند بعدہ دیگر روضہ نویسد ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا '' وسہ مرتبہ بگوید '' اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلَكِ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ

Marfat.com

وَالْحَيِّ الْحَقِّ'' ''از برای عند اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شو''۔ ارواح مقدسہ بیشک حاضر شوند۔ بعدہ سورۃ ملک بخوانند یا سورۃ مزمل یا سورۃ یٰسین یا سورۃ فتح ونہ (۹) بار کلمہ طیب بر دل ضرب زند، بعدہ درود ولاحول بخواند وچشم پوشیدہ در مراقبہ در آید خواب وہوشیاری یکی گردد۔ بعدہ مشروحاً با جمیع لشکر اصحاب عظیم محمدیؐ نبی کریم خوانندہ را دست گرفتہ استادہ کند ومہم سرانجام رساند۔ این دعوت را تیغ برہنہ گویند۔ نقش روضہ مبارک این است:

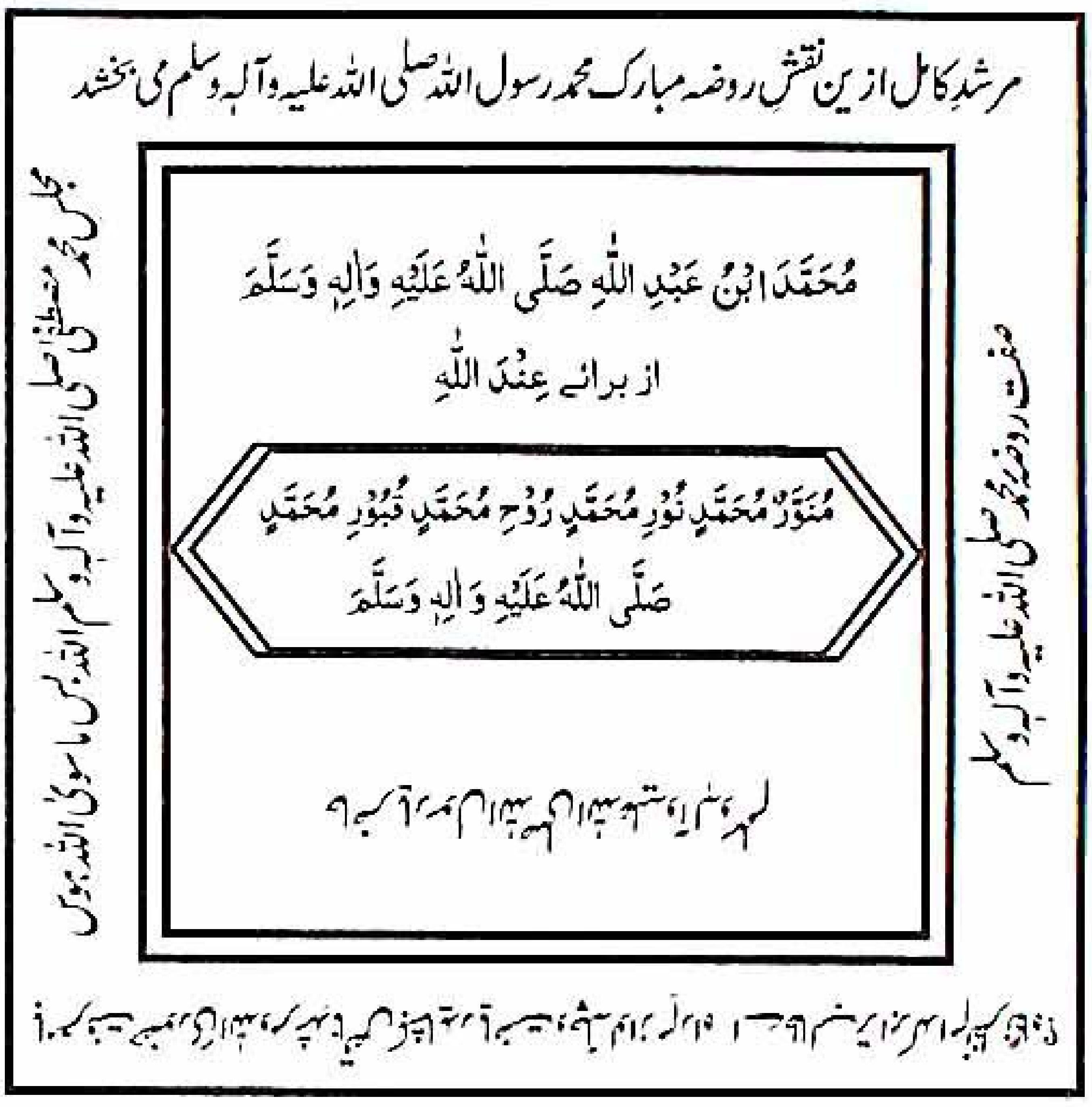

چون صاحب دعوت کامل بر قبر ولی اللہ میرود، اول وضو کند ودو رکعت بگذارد ونزد قبر ہمنشین شود وبخواند یکی از سورۃ ہا مذکورہ یا از قرآن آنچہ داند بتوجہ دل، روحانی میشود حاضر۔ اگر خوانندہ اہل دعوت غالب است، وقت خواندن روحانی دست بستہ پیش او با ادب استادہ قرآن بشنود۔ اگر خوانندہ ناقص، روحانی روبروئے قدر یک دست ویا یک بلشت نشستہ قرآن با ادب شنود ودر آنوقت خوانندہ صاحب دعوت روحانی با ترتیب علم قید کند تمام عمر روحانی از قید او خلاص نمیشود، ہر کہ خواہد روحانی حاضر شود۔ صاحب باطن عارف باللہ ناظر را بیک روحانی اولیاء اللہ چنان قوت و توفیق دارد اگر خواہد تمام عالم انس وجن وفرشتہ وآنچہ بروئے زمین است ہمہ جمع شوند۔ از تمام عالم زندہ روحانی غالب آید۔ واگر صاحب عیان با ترتیب دعوت خواند جملہ ارواح انبیاء واولیاء واصحاب وغوث وقطب وشہدأ وابدال و اوتاد وفقیر درویش عارف واصل ولی مومن از حضرت آدمؑ صفی اللہ واز حضرت محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم تا روز قیامت کل وجز روحانیات گرد بگرد خوانندہ صف بصف بستہ کہ در دنیا بروحانیت باشند حاضر شوند وبا جملہ دست مصافحہ وملاقات کنند۔ تمام عمر حیات وممات اینچنین دعوت صاحب عیان را خواندن بس است از آنست کہ عین العیان دعوت را بر قبور وجملگی ارواح را در قید کردن برکت از حکم اللہ حضور۔ ہر کرا این راہ دعوت چنین نباشد از خواندن دعوت

Marfat.com

ہیچ آگاہ ندارد۔ ہر کہ فقیر اہل دعوت اہل حضور غالب روح قبور را آزارد ہد در ہر دو جہان خراب شود۔

شرح دعوت منتہی کامل شہسوار تیغ برہنہ بدست گیرد مثل ذوالفقار غازی قاتل الکفار بحکم پروردگار۔ بدانکہ دعوت خواندن پنج قسم است' اول دعوت وسیلہ ازل کہ بمقام ازل رساند۔ دوم دعوت وسیلہ ابد کہ بمقام ابد رساند۔ سیوم دعوت کہ تمامیت بادشاہی از مشرق تا مغرب تمام زمین در قید آرد تمامیت دنیا رساند۔ چہارم دعوت وسیلہ عقبیٰ کہ بعقبیٰ رساند۔ پنجم دعوت وسیلہ معرفت مولیٰ کہ بحضور مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در مقام معرفت الٰہی مشاہدہ نور نامتناہی رساند۔

بدانکہ لائق خواندن دعوت عامل عالم مکمل عارف باللہ صاحب قرب وصال کہ از رجعت سالم ماند کار غالب الاولیاء نہ برنفس مغرور اہل ہوا۔ ہر کہ بدین ترتیب نکو وضو ساز دو در یک شب بدوگانہ ختم قرآن تمام کند' اگر بدین طریق سہ شبان روز متواتر بخواند تا روز قیامت عمل او باز نماند۔ اینچنین غالب الاولیا باشد بر ہر دو جہان، امّا دعوت دعوت روان نگردد بجز اجازت عامل کامل۔ ہر کہ دوگانہ نمی خواند و قرآن یا دنمیدارد، سورۃ مزمل بخواند در یک ہفتہ میشود کامل مکمل۔ ترتیب ابتدا و انتہا دعوت آنست کہ دعوت قرآن مجید کلام است کہ پیشوا ہادی رہنما معتبر وسیلہ دو جہان است۔ آنچہ خزائن اللہ ظاہری و باطنی، خشکی و تری، بر و بحر و حقیقت کل مخلوقات و توحیدات ذات صفات شش جہات ہمہ در قرآن است "لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ" اما ہر یک تحقیقات می باید کرد کہ از برای کار دینی و دنیوی علیحدہ علیحدہ عدد شمار دو خاصیت با ترتیب بیشمار است، چنانچہ آیات امر معروف و نہی منکر و قصص انبیاء و عدو عید و ناسخ منسوخ۔

بعضی در دعوت خواندن عامل کامل نہ و بعضی در حکم اجازت عامل کامل۔ بہتر آنست کہ ہم در اجازت و ہم در خواندن عامل کامل باشد۔ دعوت خواندن کاملان کمال لا رجعت ولا زوال مشکل کار دینی و دنیوی۔ بشروع درود و دعوت حکم شود از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اینچنین دعوت دو طریق محقق است، یکی آنکہ از اسم اَللّٰہُ ذات حضور، دوم از قبر اولیا اللہ روحانی اہل قبور۔ ہر کہ از دعوت حضور اسم اَللّٰہُ و قبر اولیا اللہ خبر ندارد، ہر آنکس لایق دعوت خواندن نباشد کہ علم تکسیر و عالم تکسیر امیر است۔ بدانکہ علم تکسیر دعوت است و دعوت چہار حرف است۔ بہر حرفی بزرگی و عزت و شرف است۔ با طاعت و شرائط۔ چہار حرف دعوت آنست کہ از حرف "دال" دائرہ دل پاک کند بذکر دوام و ذکر دوام حاصل شود از سرور علیہ السلام۔ و از حرف "عین"، علم غیبی لاریبی مشروحاً الہام روحانی مؤکل از غیب عالم ہر یک را معلوم شود۔ و از حرف "واؤ" ورد و وظائف کلام اللہ با ترتیب و ادب و عزت و اعتقاد بخواند۔ و از حرف "ت" ترک کند از ان چیزیکہ ترک کردہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام و اصحابان آن۔ این چنین کار دعوت مبتدی است۔

آری یقین است کہ سیماب کشتہ بجز کامل و دعوت در عمل نیاید بجز حکم صاحب قبور حضور کامل عامل۔ ناقصان را از

Marfat.com

خواندن، دعوت دوام و رجعت و رنج و کاملا نراز دعوت حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت گنج۔ صاحب دعوت کامل را چہ حاجت زکوٰۃ و نصاب و دور مدور و بذل و ختم و شناسی اوقات و خواندن و جاء مقیم و رجعت و عدد حساب نیک و ترک خوردن حیوان جمالی و جلالی این ہمہ بیشمار وسوسہ خطرات ناقصان را پیدا شود از آنکہ ابتدا و انتہا ترتیب دعوت نمیدانند و نام باری تعالیٰ حسبۃ اللہ درمیان نیارند۔

بدانکہ دعوت کل و جزو دعوت ذکر و دعوت فکر و دعوت تجلیات نور اللہ و دعوی منتہی تعلق دارد باین دو آیۃ کریمہ باسم اعظم متصل خواند۔

قولہ تعالیٰ: فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ۔

جانب خدا بیائید، ہر کاری را جاری و روان گرداند کہ توجہ و وہم و خیال او از وصال است برکت این دو آیات۔

قولہ تعالیٰ: اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ"۔

پس مقام ازل و مقام ابد و مقام دنیا و مقام عقبیٰ ہر چہار مقام ظلمات است، اگرچہ در ظلمات آب حیات است عاقبت ممات است بجز معرفت "اِلَّا اللّٰہُ" ذات۔ عارف آنست کہ از لذات این ظلمات بیرون آید، بعدہٗ لذات معرفت "اِلَّا اللّٰہُ" حاصل شود و غرق وحدانیت ذات۔ این است مراتب خاصان رسید بروشن نور معرفت مولیٰ حضور۔ بندہ را ازین ہیچ بہتر نباشد کہ روی خود را سوی اللہ آرد کار دینی و دنیوی خود را باو سپارد۔

قولہ تعالیٰ: "وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ"

و عارف را در معرفت الٰہی مراتب ہفت است اول مراتب نفی "لَآ اِلٰہَ" دوم مراتب اثبات "اِلَّا اللّٰہُ" سیوم مراتب خواندن با تصدیق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چہارم خواندن آیات قرآن۔ پنجم خواندن وظائف دعاے سیفی۔ ششم خواندن اسم معظم مکرم باری تعالیٰ اسماء الحسنٰی۔ ہفتم غرق شدن بوحدانیت اسم اَللّٰہُ ذات۔ این پنج گنج است و از ہر یک گنج ہفتاد گنج کشاید۔ "اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا" یقین بغیر آوردن جز لاسوی اللہ کافر گرداند۔ ہر کہ باین انتہا دعوت رسد عارف باللہ عامل و کامل شود، چنانچہ نظر او کامل، حرف زبان او سیف اللہ کامل۔ ہنوز از برائی ہر کاری دولب خود را بجنباند کہ از اللہ تعالیٰ ہر مطالب آنچہ خواہد دریابد۔ "لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ" زبان عارفان ہرگز سیف نگردد تا کہ صاحب دعوت دعاے سیفی ہمنشین قبر اولیا اللہ نخواند و ترتیب خواندن نداند۔

ابیات:

شہسوار قبر کامل شد فقیر ‍ ‍ ‍ ‍ شہسوار قبر عالم ملک گیر
ہر کرا قوت بود اہل القبور ‍ ‍ ‍ ‍ صاحب دعوت چنین باشد حضور
ہر کہ واقف میشود دعوت قبر ‍ ‍ ‍ ‍ ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

Marfat.com

دعوت تیغ برہنہ دست گیر قتل موذی را کند فی اللہ فقیر

شخصیکہ بر قبر سوار شود و قرآن بخواند، برکت قرآن کلام اللہ صاحب قبر روحانی مرتبہ زیادہ گردد۔ شخصیکہ بر قبر اولیا اللہ قرآن مجید بخواند عمل او روان گردد مثل دریا، تا روز قیامت باز نماند۔ اما برائ سہ کار بخواند، یکی بجہت مہم بادشاہ اسلام کہ جنگ با دار حرب داشتہ باشد، دوم برائ نفع دادن مسلمانان خاص و عام، سیوم دفع اہل بدعت و ملحدان بیدین۔ برائ این سہ کار دعوت خواندن کند، باید کہ شب تنہا نزدیک قبر رود کہ قبر با عظمت تمام و پر دہشت باشد چنانچہ قبر مثل غوث و قطب و شہداً اولیاً اللہ۔ اما خوانندہ بر خود حصار بکند، اول بگرد قبر بانگ بخواند 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُاَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' بمجر دخواندن بر گرد قبر بانگ روحانی در قید در آیند و حاضر شوند و آواز مید ہند از راہ وہم و خیال دل۔ و اگر خوانندہ بسیار غالب است بر قبر پائ زند یا بدست اشارت کند و بگوید "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی" و در ذکر در آید و از خود بیخود شود تا کہ بیہوش گردد، و روحانی جواب با صواب دہد، ہر کار او ہموندم جاری و روان گردد۔ اگر بر گرد قبر بانگ بخواند بگفتن "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" حاضر نشوند و جواب ندہند و در قید نیائیند، معلوم شد کہ روحانی صاحب قبر غالب است۔ و یا از برائ آن روحانی حاضر نشود کہ آنرا دولت و نعمت بخواندن کلام اللہ نصیب شود۔ ازین روئ روحانی از کار وی اہمال کند۔ پس صاحب دعوت اہل خوانندہ را باید کہ روحانی در قید در آرد و عاجز کند، چنانچہ جانب پائ قبر بخواند و گاہی بر قبر سوار شود و قرآن مجید بخواند۔ ازین ہر دو عمل روحانی ہموندم پیش پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فریادی رود۔ پس روحانی را از خدا و رسول امر شود، برو با و رفیق با توفیق شدہ کار او برسان، ہمون زمان آنچہ مطالب بودہ باشد بمقصو د رسد۔ "اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ" واقع است، ہر مشکل آسان شود، در مہمات دعوت عاجز نماند۔ یک شب ہمنشین قبر اولیاً اللہ قرآن خواندن بہتر از چہل چلہ ریاضت۔

اگر کسی دولت و نعمت و عظمت خواہد و بزرگی و خزائن اللہ دینی و دنیوی بی محنت و بیرنج گنج بدست آید و نفس امارہ در قید شود و شیطان ملعون دفع گردد و تمام عالم در حکم باشد کل و جز مخلوقات مسخر شوند و اسم اعظم از قرآن دریابد و علم تاثیر و علم تکسیر و علم روشنضمیر و علم کیمیا نظیر و موٴ کلان مشروحاً آواز دہند بالہام تعلیم ترتیب کنند و علم نقش اللہ از برائ کارہا بر طریق تحقیق نوشتہ بدہند و بمجلس مشرف حضوری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیشک شود و اصحاب کرام سرفراز فرمایند۔ اول وجود طالب را باید کہ پاک کند از غیر ماسوی اللہ و حوصلہ وسیع پختہ دارد و سرّ اسرار نہانی نہفتہ بکسی نگفتہ باشد از حضور مرشدی نماید و آنچہ گنج خزائن اللہ سیم و زر زیر زمین پنہان است ہر یک واضح و روشن گردد و خزانہ بحکم اللہ تعالیٰ در تصرف او باشد۔ ہر کہ باین مراتب رسد فقیر لا یحتاج شود اگر چہ ظاہر عاجز با سوال و در باطن صاحب معرفت

Marfat.com

وصال۔ دعوت خواندن لائق ہمنشین قبراولیا اللہ آنست کہ اول وجود پاک کند۔

دیگر عمل دعوت آنکہ از عرش تا تحت الثریٰ ہژدہ ہزار عالم بوقت آنچنین دعوت ہمہ در قید او باشد۔ دعوت معظم ومکرم این است کہ بر قرآن مجید باور کند وقرآن را پیشوا و شفیع دارد۔ این نوع در بحر قرآن غوطہ خورد و بعد غوطہ خوردن ہر چہار فرشتہ وحاملان عرش مقرب چنانچہ جرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام میخواہند کہ زمین را بر پشت اندازند و ہر یک روحانی مقدس ہمہ در تحیر در آیند ودست بدعا کشایند ومیگویند، خداوندا! این چنین حاجت خوانندہ را قبول گردان وزود روان کن کہ از قید خوانندہ خلاص شوم۔ ازین دعوت ہیچ دعوت سخت تر نباشد۔

دیگر دعوت از بہر قرآن خواندن بر کنارہ دریا یا بر قبر اولیا۔ بشروع دعوت اوّل زمین در جنبش از مشرق تا مغرب حضرت مدینہ لرزہ خورد، بعد صد موکل فرشتہ ہر یک مہر سرخ در پیش نہادہ آواز دادہ غائب شوند، روز سیوم کروڑ فرشتہ ہر یک مہر سرخ در پیش نہادہ آواز دادہ غائب شوند، بعدہ فرشتہ بیشمار از حد زیادہ کاری را اختیار اوست، این است آزمائش علم دعوت لایحتاج وعلم دعوت بہ از علم کیمیا اکسیر۔ درین دعوت سورۃ مزمل باید خواند تا کامل مکمل شود وعلم کیمیا اکسیر در قید در آید وعلم تکسیر حاصل شود۔ وشروع دعوت اگر شخصی خواہد کہ کفار را مسلمان گرداند یا رافضی یا خارجی را از بیخ بر آوردہ از وطن بدر کشد یا عدو دینی را جان بیک دم قبض کند یا بیمار کہ باز نہ استد، اگر خواہد کہ از شرق تا غرب بہدایت تلقین نصیب کند، بحضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہرہ بخشد، اگر خوانندہ طالب میشود صاحب نظر در حکم در آید کونین زیر زبر، اہل معرفت مردہ را زندہ کند بیک دم بدم عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ صفت، این راہ تصور توفیق بتصرف باطن روان اسما است این است۔

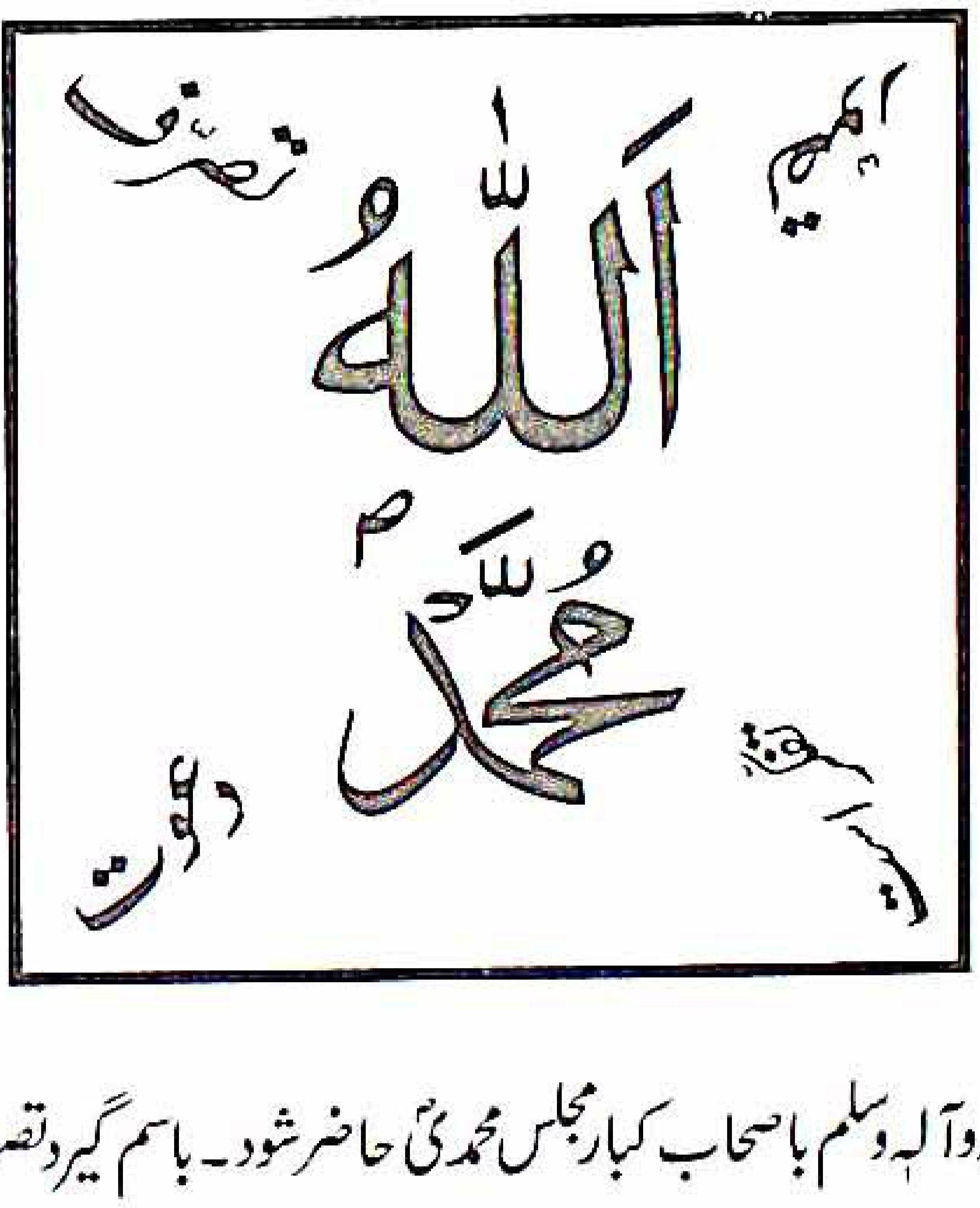

بہ تصور ارواح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحاب کبار مجلس محمدیؐ حاضر شود۔ باسم گیرد تصور شیخ حاضر شود، الہام بالہام دہد۔ باسم گیرد تصور میکائیلؑ حاضر شود و باران رحمت بیارد۔ باسم گیرد اسرافیلؑ حاضر شود بیک دم بر آن ملک کہ

Marfat.com

جذب وغضب کند از دم اسرافیلؑ فنا گردد تا قیامت باز آباد نشود۔ باسم گیرد عزرائیل حاضر شود والہام دہد کہ عدو را در تصور بیک دم جان قبض کند۔

انتہا وہم شود توجہ، وہم فقیر تمام عالم گیرد از آنکہ چون صاحب دعوت را ختم دعوت شود بر گرد او چہار لشکر باطنی نگہبان بجہت محافظت او باشند، اگر چہ بچشم ظاہر او را نمی بیند این ہم لشکر باطنی است۔ اول لشکر آنکہ بہ نظر اللہ منظور۔ دوم لشکر بمدِ نظر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور۔ سیوم لشکر آنکہ مؤکل فرشتگان وآنچہ تابع جنونیت است۔ چہارم لشکر ارواح شہداء۔ اینچنین صاحب دعوت ولی اللہ بر کسی غضب کند زخم از غیب خورد باز بہ نگردد تا کہ از ان زخم بمیرد۔ و اولیٰ تر آنکہ بار خلق اللہ بردارد وخلق را نیازارد نافع المسلمین باشد۔

Marfat.com

باب ہفتم
در متفرقات

بدانکہ جمعیت پنج حرف۔ ہر حرف جمعیت ہر یک مقام بتصور تصرف نعمت تمام بخشد و این ہر یک پنج مقام را صاحب جمعیت در قبض تصرف خود آرد، احتیاج باقی در دل طالب و افسوس نماند، آنچہ داند بستاند۔ و مقام جمعیت جامع العلوم از علم تحقیقات حی و قیوم و پنج گنج و پنج مقام کہ در و تصرف و نعمت تمام این است۔ مقام ازل و تصرف ازل و گنج ازل و نعمت ازل و نعمت ابد و تصرف ابد و گنج ابد چون نعمت دنیا و تصرف تمام آنچہ بروئ زمین است بدست آوردن دنیا و تصرف عقبیٰ و نعمت عقبیٰ و گنج عقبیٰ۔ پنجم مراتب نعمت و تصرف و گنج اعلیٰ قرب وحدانیت فنا فی اللہ بقا باللہ بحق تعالیٰ۔ این است جمعیت ختم تمام۔ مرشد یکہ روز اول از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کلمہ طیبات۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" طالب را با ہر یک مقام جمعیت رساند، کامل از طریق تحقیق و نمر شد خام ناقص از اہل زندیق خلاف سخن لاف زن۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بدانکہ درمیان کار رحمانی و شیطانی و نفسانی تاخیر و اہمال چہ فرق است؟ عجب دارم ازان قوم کہ بر زبان عام و خاص ورد است نام اللہ و یا حفظ قرآن تلاوت و یا علم مسائل فقہ، از زبان ایشان دروغ و از دل ایشان نفاق و از وجود حرص حسد و کبر چرا نمی رود این حکمت است کہ ایشان از اخلاص نام اللہ نمیگیرند و از برای حسبۃ للہ علم کلام اللہ نمی خوانند، بمثل باد صرصر سویٰ اللہ میرود چنانچہ رسم رسوم۔ ہر کہ بنام اللہ و علم کلام اللہ بکنہہ رسد و میشود آشنا و نفس او فنا و قلب او صفا دوام حضوری مجلس محمد مصطفیٰ صلوٰت اللہ علیہ، روح او بقا تماشا کونین بر پشت ناخن می نماید۔ ہر کہ بنام اللہ آشنا شد و با خلاص تمام خواند گوئ معرفت بچوگان صدق از میدان ہر دو جہان می برد۔ نام اللہ باعظمت عظیم آن نام است کہ ابتداً و انتہا در نام اللہ مشاہد نور حضور معرفت تمام است۔ اما خواندن با خلاص نام اللہ با استغراق در مطالعہٗ او دل غرق عارفان را ہر دو بال و پر است۔

ابیات:

بر در درویش رو ہر صبح و شام — تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا بر سرزند سر پیش نہ — آنچہ داری در ملک درویش دہ
دادہ درویش یابی جاودان — از نظر درویش شد شاہ جہان
ہر کہ مقبول است درویش از نظر — شد مراتب او ز بالا عرش تر

جوہر جمعیت راہ و نشان است ظاہر در شریعت ہوشیار و باطن در مراقبہ غرق مشرف مشاہدہ ربوبیت رویت تجلے

Marfat.com

انوار۔

بدانکہ مخلوقات آسمان و زمین تا برسیدن قیامت پنجاہ ہزار سال است۔ این پنجاہ ہزار سال را یک شب دنیا گویند و حساب عرصہ گاہ قیامت پنجاہ ہزار سال روز است۔ پس ظاہر و باطن لکھ سال شد۔ پس در شب دنیا لباس است و در روز قیامت معیشت و لباس تعلق با عبودیت دارد و معیشت کسب را گویند و کسب ذکر فکر معرفت اشتغال اللہ ربوبیت تعلق دارد و اہل عبودیت و فقرأ صاحب ربوبیت۔

قولہٗ تعالیٰ: وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝

پس اہل شب را نظر با دنیا است و اہل روز را نظر بروز قیامت است، بجز حق دیگر نخرند و نہ برند۔ درمیان علماء و فقرأ چہ فرق است علما وقت غضب غصہ از جلالیت علم درانا منی در آیند و فقیران وقت خشم از جمالیت معرفت "اِلَّا اللّٰہُ" از منّی بر می آیند۔ ہر کہ ابتدا علماء عامل است انتہاء او نتیجہ پیشہ درویش کامل است۔

بدانکہ علم از "عین" است و دو "عین" در یکجا جمع شدن مشکل۔ و ہر کہ عالم عامل بود ہر آنکس فقیر کامل عارف بود۔ کسی را کہ علم در قید خود کند در وجود او چہار علم الہام پیدا شود، آنرا غیب الغیب گویند۔ عالم برآید از حجاب عالم پیشہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گیرد و حکم الہام ازل پیدا شود از قرب قدرت سبحانی۔ دوم الہام از تصور اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگاہ راستی میدہد۔ سیوم الہام جمیع اصحاب راہ عبادت ثواب بخشد۔ چہارم الہام کراماً کاتبین و جمیع فرشتگان از برائ کار نیک و بد حقیقت ماضی و حال و مستقبل معلوم کند با آواز بلند جواب میدہند۔ "حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ"۔

بدانکہ مراتب عالم فاضل صاحب فقہ نص و حدیث دیگر است با تفسیر و مراتب ورد و وظائف اہل ذکر دیگر است۔ با فکر تاثیر۔ فکر یست در نعماء حضرت حق تعالیٰ کہ از و در دل حیا زاید، تفکر یست در وعد و عید حضرت حق تعالیٰ کہ از و در خوف زاید، و تفکر یست در معرفت حضرت حق تعالیٰ کہ از و در دل نور توحید زاید، تفکر یست از علم تلاوت قرآن مجید حق تعالیٰ کہ از و در دل اعمال صالح زاید، تفکر یست از دنیا کہ از و در دل سیاہی جمع شود و منصوبہ بازی شیطان زاید۔

در جہان از اہل دنیا و دنیا ہیچ بدتر نباشد۔ عجب ندانند ہر آنکس کہ این بدتر را از نام اللہ و دین محمد و از فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہتر فہمیدہ اند۔ مسلمان مومن آنکس باشد کہ فرض عظیم دوام خدا تعالیٰ را بقدرت غالب حاضر دانند۔ این فرض عظیم بر سر ہر فرض اکبر تر فرض عین است و سنت بزرگ بر ہر سنت بزرگ تر آنکہ خانہ فی سبیل اللہ تصرف کند تا سنت بزرگ ادا شود۔ این فرض و سنت را از اہل اللہ بعمل آرند۔

ہر کہ از مردہ دلان اہلِ دنیا جدائی گیرد و دل او صفا گردد و نفس او مطلق بمیرد۔ مردن نفس ہمین قرار دادہ است کہ از شرک کفر کبر ہوا از خوئ بد خصالت بیرون برآید، گوئ کہ نفس مرد بہ نیک اعمال تائب گشت و انس بہ صفا قلب و بہ

Marfat.com

ارواح مقدس و با عبادت معرفت مشغول شد و نفس مرتبہ مطمئنہ یافت۔

حدیث: ''اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُھَا سِھَامٌ''

حدیث: ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِیْ سَبِیْلٍ وَّعِدْ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ''

مجموعہ علم ظاہر و مجموعہ فقر معرفت الٰہی دریک نقطہ آوردیم و آن دریک حرف است ن نیک نیت و برآمدن از طمع حرص حسد۔ ہر کہ این ہر سہ را بگذارد علم و معرفت ہر دو بدست آرد کہ آن دوام است۔ از ین ہر سہ قطع کردن فقیران را معرفت انتہا تمام است۔

مصنف میگوید کہ صاحب قلب را از قلب ہفت فتح است کہ از ہر یک فتح ہفتاد ہزار (۷۰۰۰۰) فیض روشنی زند، ہر آنکس داند کہ فیض روشنی گیرد۔ درین مقام طالب مرید یقین از قرار ہرگز فرار نخورد و خوار سلب نشود کہ تجلی ذاتی دیگر است و تجلی اسماء دیگر و تجلی حروفی دیگر و تجلی ربانی دیگر۔ و تجلی بر چہار نوع است کہ آنرا محض فیض عطا ذات گوئیند کہ آنچہ از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات بیند مطلق توحید وحدانیت خدا است، آنرا نور معرفت الٰہی گوئیند۔ و آنچہ تجلی اسماء بہ بیند کہ این چنین را نہ تجلی ذات گوئیند و نہ صفات، متفق ذات و صفات۔ و آنچہ تجلی از آیات قرآن نص حدیث بہ بیند، اینچنین تجلی را جہاد اکبر نفس گوئیند۔ و آنچہ تجلی از حروف سی حروفی بیند، این تجلی حروف قلب المکشوف گوئیند۔ ہر یک تجلی از مشق کردن بتصور و تفکر یقین بکشاید، عینہ بعین می نماید۔ پوشیدن چشم را تجلی دیگر و بکشادن وی تجلی دیگر۔ از ریاضت تمام عمر بہتر است کہ چشم در تجلی بردارد و توجہ غرق فنا فی اللہ آرد و بغیر از غرق یافتن مطلب تمام تجلی بہر مراتب خام ناتمام است۔ مطلب کلی کدام است از خود بگذرد و حق بحق برسد کہ آن سرانجام است۔ ای نوشیدن جام نور اللہ جمعیت۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

مرشد یکہ طالب اللہ را ہر یک مقام و آنچہ سوائی مقام معرفت الٰہی را از حاضرات سبق نمید ہد و نکشاید و معلوم نماید، مرشد ناقص لاف زن است۔

ابیات:

در تجلی ذات سوزم سر بسر سِرّ اللہ — این تجلی ذات رہبر باخدا
از ازل تا ابد باشم غرق نور — از ازل تا ابد باشم در حضور
از ازل تا ابد باشم مست حال — از ازل تا ابد بودم با وصال
از ازل تا ابد از خود شد جدا — از ازل تا ابد بودم باخدا

شب و روز بیست و چہار (۲۴) ساعت است و آدمی را شب و روز بیست و چہار ہزار (۲۴۰۰۰) دم است، با ہر دم با خبر باش کہ چہاردہ (۱۴) تجلی و چہاردہ (۱۴) الہام و چہاردہ (۱۴) علم بعضی رحمانی و بعضی شیطانی و بعضی نفسانی و

Marfat.com

بعضی دنیا پریشانی و بعضی از جنونیت و بعضی از موکلان فرشتہ و بعضی از وجود قلبی و روحی و سرّی۔ اگر توفیق الٰہی و رفیق مرشد آگاہی بخشد ہر یک مقام را تحقیق کند، بسلامت ماند و اِلّا نہ سلب شود۔ درین مقام ہزاران ہزار راہ گم کردہ و رجعت خوردہ خلاف شریعت مردہ اند۔

حدیث: ''خُذْ مَا صَفَا وَدَاعْ مَا كَدَرَ''

آنچہ نیک باشد بردارید و آنچہ بد باشد بگذارید۔

بدانکہ اللہ تعالیٰ خواست کہ کن فیکون را بیان کنم، گفت: ''كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ'' از دست چپ از قہر جلالیت نظر کرد، ازان نار شیطانی پیدا شد و از دست راست کرم و لطف و جمعیت و مرحمت و شفقت و التفات نظر کرد، نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پیدا شد روشن بہ از آفتاب تر۔ بعدہ اللہ تعالیٰ کن فرمود ارواح کل مخلوقات مراتب بمراتب، جماعت بجماعت، صف بصف، جابجا خود باادب استادہ شدند متوجہ بحق امر اللہ تعالیٰ۔ بعدہ اللہ تعالیٰ فرمود: ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' جملگی ارواح گفتند: ''قَالُوْا بَلٰى'' آنچہ کہتر و مہتر۔ بعضی ہماندم از ارواح از گفتن ''بـلـى'' پشیمان شدند، چون ارواح کافران و مشرکان و منافقان و کاذبان۔ و بعضی بگفتن ''بلٰى'' خوشوقت و مسرور گشتند از آواز ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' بعدہ اللہ تعالیٰ فرمود: ای ارواحہا! بخواہید آنچہ میخواہید تا بر شما عطا کنم''۔ جملگی ارواحہا گفتند: ''خداوندا! از تو ترا''۔ بعدہ از دست چپ ارواح دنیا و زینت دنیا پیش ارواح کشید۔ خنزیر شیطان از نمرود نفس امارہ داخل دنیا شد۔ چون در دنیا رسید شیطان با آواز بلند بیست و چہار (۲۴) بانگ خواند، نہ (۹) حصہ ارواحہا بشنیدن بانگ بلند خوش آواز شیطان بعضی در سلک شیطان در آمدند۔ بیست و چہار (۲۴) بانگ شیطانی اینست: اول بانگ خوش آواز شیطانی سرود، دوم حسن پرستی، سیوم از انا ہوا مستی، چہارم شرب، پنجم بدعت، ششم ترک صلوٰۃ، ہفتم اسباب مطربانہ چون طنبور و رباب و قانون و سرنا و دف و دہل و آنچہ مانند این ناشائستہ، نہم بانگ ترک الجماعت، دہم غفلت، یازدہم عجب، دوازدہم ریا، سیزدہم حرص، چہاردہم حسد، پانزدہم کبر، شانزدہم نفاق، ہفدہم غیبت، ہژدہم شرک، نوزدہم کفر، بیستم جہل، بیست یکم کذب، بیست دوم ظن، بد بیست سیوم نظر بد بیست چہارم طمع۔ ہر کہ بدین صفت موصوف باشد، او از ان اہل قوم کہ سامع بانگ شیطانی، اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ۔

قولہ تعالیٰ: ''اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ''

آنچہ متعلق شیطان است و متابعت شیطان بمراتب دنیا رسید، پسندیدۂ دنیا گردید و در وغرق شد۔ و از نہ (۹) یک حصہ ارواح پیش حق سبحانہٗ و تعالیٰ! استادہ ماند۔ اللہ تعالیٰ از لطف و کرم فرمود: ''ای ارواح! بخواہید آنچہ از من می خواہید تا بر شما عطا کنم'' یک حصہ باقی ارواحہا گفتند: ''خدایا از تو ترا می خواہم''۔ از دست راست بہشت و حور و قصور

Marfat.com

لذات نعیم بہشت وتمام زینت وزیبائش ارواحہا کشیدند۔ نہ (۹) حصہ ارواحہا جانب بہشت درآمدند۔ اول ارواح کہ در بہشت درآمد، اہل متقی، وبانگ خوش آواز تقویٰ زد، جملگی باستماع بانگ تقویٰ داخل بہشت شدند وبر شریعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آمدند، چنانچہ عالم وفاضل متقی پرہیزگار۔ وباقی یک حصہ ارواح کہ روبروئی اللہ تعالیٰ براز رسیدہ برگوش ایشان نہ بانگ دنیانہ بانگ عقبیٰ رسیدہ، مشتاق اغرق فنافی نور اللہ بقاباللہ حضور متابعت بمجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور فقیر عارف باللہ بود کہ درباب ایشان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ o اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی o مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

تمام شد شمس العارفین

راقم آثم خادم الفقرا بہادر شاہ قادری سلطانی 26 رمضان شریف سابق متوطن حسوالی حال خانہ بدوش دیوا سنگھ والا تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان

نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید
ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

Marfat.com

ضمیمہ

سید امیر خان نیازی کے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے قلمی نسخہ سے تبدیل کردہ، حذف کردہ، اضافہ کردہ الفاظ وعبارات کی تفصیل۔

نمبر شمار	قلمی نسخہ کا صفحہ نمبر	قلمی نسخہ کے مطابق الفاظ/عبارت	تبدیل کردہ الفاظ/عبارت	حذف کردہ الفاظ/عبارت	اضافہ کردہ الفاظ/عبارت
1	4	اگر جانب آسمان بنگرد، هموندم ابر شود باران ببارند هر قدر یکه مردم می خواهند واگر جانب آب بیند	-	آسمان بنگرد، هموندم ابر شود باران ببارند هر قدر یکه مردم می خواهند واگر جانب	-
2	11	ای طالب اسم اللہ بر دل نویس چون و بر دل اسم اللہ سکون وقرار گیرد می گوید کہ ای طالب از حروف اسم اللہ مثل آفتاب تجلی نور وروشنی طلوع زند وگرد بگرد دل ملک لایزالی ولازوالی	اے طالب! این اسم اللہ را بر دل بہ نویس چون طالب بر دل اسم اللہ ذات بہ نویسد وبر دل اسم اللہ ذات سکونت وقرار بگیرد، میگوید طالب اللہ را کہ اے طالب! بیس از حروف اسم اللہ ذات مثل آفتاب تجلی روشن طلوع زند وگرد نہ گرد دل ملک لایزالی ولازوالی بنظر آید	-	-
3	12	باتوفیق مرشد کامل صادق صدیق	بتوفیق مرشد کامل طالب صادق صدیق	-	طالب
4	12	اگر کسی را دل از وسوسہ شیطانی و وہمات نفسانی	رفیق شواہد شد شیطانی	اگر کسی را دل از وسوسہ شیطانی و وہمات نفسانی	-

Marfat.com

5	12	باصفات القلب	بہ صفاء القلب	۔	۔
6	12	رابس بود	رابس بعد	۔	۔
7	13	بمشق اسم اللہ ذات	بمشق تصور اسم اللہ ذات	۔	تصور
8	13	برّ ھوھوھو	سِر ھو، سِر ھو، سِر ھو	۔	برّ، برّ
9	14	آندم صورت می شود خاص نور و میرود بدرگاہ الٰہ حضور مثلِ گوہر میشود، اگرچہ کونین ہر دو جہان جمع بکنند و آنچہ متاع دنیا و بہشت ہست تا برابر قیمت آن نشود کہ آن گوہر بے بہا است	آن دم می شود خاص صورت نور و میرود بدرگاہ الٰہ حضور مثل گوہر اگر دولت کونین ہر دو جہان یکجا جمع بہ کنند و آنچہ متاع دنیا و بہشت ہست تا برابر قیمت آں نہ شود کہ آں گوہرِ بے بہا است	۔	۔
10	14	وہزار مرتبہ استغفار	سہ مرتبہ استغفار	ہزار	سہ
11	16	اساس معرفت محبت	اساسِ معرفت، معراج محبت	۔	معراج
12	16	۔	۔	۔	وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا
13	16	چون علم مکاشفہ معرفت الٰہی بکشاید چنانچہ علم معاملات و علم معاملات در علم مکاشفات در آید	چنانچہ علم مکاشفہ معرفت الٰہی بکشاید و علم معاملات؟ علم معاملات در علم مکاشفات میدر آید	۔	۔
14	17	در وجود گفت یا اللہ فیما بین العبد والرب ہیچ نماند ھو	در وجود گفت یا اللہ بہ گفتن نام اللہ فیما بین العبد و الرب ہیچ حجاب نہ ماند	۔	۔
15	17	ہر چہ خوانی از علم اللہ بخوان	ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان	۔	۔
16	17	فقیر یکہ بعلم ظاہری دوستی ندارد۔ خارج است	دوستی نہ دارد در باطن از مجلس انبیاء جائے نہ یابد	۔	در باطن از مجلس انبیاء جائے نہ یابد۔

Marfat.com

17	17	دل بیرون نرود	-	-	-	دل بیرون نہ رود و بغیر از اسم اللہ ذات سیاہی و کدورت و زنگار و خطرات شرک و کفر از دل بیرون نہ رود
18	18	مشق تصور اسم اللہ ذات چنان دل را زندہ گرداند	تصور اسم اللہ ذات دل را چنان زندہ گردانہ	-	-
19	18	اسم است	اسم اند	-	-
20	19	اسم است، یکی ازل، دوم ابد، سیوم دنیا چہارم عقبیٰ	اسم است ملک، یکے ملک ازل، دوم ملک ابد، سیوم ملک دنیا، چہارم ملک عقبیٰ	-	-
21	19	نقش موجود ہے	-	نقش حذف کردہ	-
22	19	ہر کسی را از الف	ہر کسے را کہ از حرف الف	-	کہ حرف
23	19,20	دوزخ من قدس سرہ ہفتاد سالہ راہ	از صاحب تصور اسم اللہ ذات آتش دوزخ	-	-
24	20	کلمہ طیب	کلمہ طیبات	-	-
25	20	مراتب	تمامیت	مراتب	-
26	20	اذا تم الفقر فھو اللّٰہ	اذا تم الفقر فھو اللّٰہ مراتب فقر	-	مراتب فقر،

Marfat.com

27	20	-	-	-	روزِ اوّل طالب اللہ بایں مرتبہ اذا تم الفقر فھو اللہ ○ موتوا قبل ان تموتوا آں را گویند کہ آنچہ مراتب ممات در حیات بہ بیند۔ مراتب ممات چیست و مراتب حیات چہ باشد؟ مراتب ممات آنست کہ۔
28	20	صراط گزشتہ	صراط گزشتہ بہشت	-	بہشت
29	20	ساغر	حوضِ کوثر شراباً طہورا	ساغر	-
30	20	پانصد سال بسجود	-	-	بررکوع
31	20	از دل چشم	واز چشم دل	-	-
32	21	تصورات	-	تصورات	-
33	21	حاضرات اسم اللہ	حاضرات تصور اسم اللہ	-	تصور
34	21	چنین باید	این چنیں بدید	-	-
35	21	درتن	برتن	-	-
36	21	برآمدن از ماسوئی اللہ	برآمدن از غیر ماسوئی اللہ	-	غیر
37	21	ذکر دیوانہ از	ذکر دیوانہ وار	-	-
38	21	از آتش گرم	از آتش ذکر گرم	-	ذکر
39	22	کشاید	کشاید بذکر	-	بذکر
40	22	غرق نور مشاہدہ	غرق نور بہ مشاہدہ	-	بہ
41	22	نور عصمت اسم اللہ ذات و برکت	-	نور عصمت اسم اللہ ذات و برکت	-
42	23	درمیان انسان وحیوان	انسان وحیوان فرق کنندہ	-	فرق کنندہ
43	24	حضوری تصور حاضرات	حضوری حاضرات	تصور	-
44	24	توحید ذات شعلہ	توحید شعلہ	ذات	-

Marfat.com

45	24	است۔ واگر حرفی از مقابلہ از روئی عظمت وکرم وشرف بدنظر اللہ	-	است۔ واگر حرفے از مقابلہ از روئے عظمت وکرم وشرف بدنظر اللہ	-
46	26	کلمہ طیب	کلمہ طیب	-	اسم
47	26	ہیچ مخفی	ہیچ چیز مخفی	-	چیز
48	27	خوانده	خوانده را	-	
49	27	حاصل شود	حاصل شود۔ اسم لۂ ایں است	-	اسم لۂ ایں است
50	27	علم دعوت سرو گنج آنرا	علم دعوت آن را	سرو گنج	-
51	27	ضمیر شود	ضمیر	شود	-
52	27	قلب سلیم گردد	-	-	صاحب
53	27	باعظمت	بقابہ عظمت	-	بقابہ
54	28	لباس شریعت پوشد	لباس شریعت پوشند	-	پوشند
55	28	جزوکل	کل وجز	-	-
56	28	این است فقر	اسم فقر این است	-	-
57	28	چون در تصور	چون سالک در تصور	-	سالک
58	29	مریض نظر شفا	مریض نظر کند شفا	-	کند
59	31	مقام معرفت	مقام صاحب معرفت	-	صاحب
60	34	اے عزیز تا کہ	اے عزیز تا آنکہ	-	-
61	34	وجود لائق مجلس	وجود ونہ وجود لائق مجلس	-	-
62	35	وبرناف اسم اللہ ذات		و بر ناف اسم اللہ ذات	-
63	36	مشق ودرسر	مشق کند ودرسر	-	کند
64	36	اینجملہ مجموعہ مشقہا	جملہ مشق	مجموعہ	-
65	36	صاحب تصور اسم اللہ ذات تمام وجود طالب ہفت اندام نور گردد و بر وجود طالب	ہفت اندام وجود صاحب تصور نور گردد و ہر وجود او	-	-
66	36	تاثیر کلیہ	کلیہ تاثیر	-	-

Marfat.com

67	36	ایمان ازمن	ایمان ما ازمن	-	ما
68	36	سلب نبود شود	سلب نہ شود	بود	-
69	36	بیند و حضرت	بیند کہ حضرت	و	کہ
70	37	باز نماند دائرہ	باز نماند۔ نقش دائرہ	-	نقش
71	38	مرتبہ یک شش	مرتبہ شش	یک	-
72	39	ہمہ چیز	این ہمہ چیز	-	این
73	40	معبود چون در تصور	معبود در تصرف	چون در تصور	تصرف
74	41	تصور تمامی	تصور سر تمامی	-	سر
75	41	واساس تصور	واز تصور	واساس	واز
76	42	نقش	نقش تبدیل کر دیا ہے	-	-
77	43	نقش	نقش تبدیل کر دیا ہے	-	-
78	44	اسم اللہ ذات	اسم اللہ	ذات	-
79	46	بحق رساند	بحق رسانندہ	-	-
80	46	نمایدو گویند	نمائندہ را گویندہ	نمایدو	را
81	46	مراقبہ اسم ذات	مراقبہ اسم اللہ ذات	-	اللہ
82	46	ونیز شرح مراقبہ	مراقبہ	ونیز شرح	-
83	47	بدانکہ مراقبہ	مراقبہ	بدانکہ	-
84	47	سیوم میم مراقبہ	مراقبہ سیوم "م"	-	-
85	47	وجود میر یزد	وجود محار یزد	-	-
86	47	اللہ	لہٗ	اللہ	لہٗ
87	47	العلم وجود کہ ہفت اندام	العلم کہ ہفت اندام وجود	-	العلم
88	49	اگر	اگرچہ	-	-
89	52	مراقبہ معرفت از اللہ	از مراقبہ معرفت اللہ	-	-
90	53	سواد سویدا	سودا سویدا	-	-
91	53	بعدہ	بعد ازاں	-	-
92	54	قبر	بر	قبر	-
93	54	رب العالمین	رب	العالمین	-
94	54	بیمثال	مثال	بے	-
95	55	صافان	صفاں	صافان	-

Marfat.com

96	55	باشد	باشند	ـ	ـ
97	56	وسوال قلب وراز قلب	ومقام قلب وسوال	قلب واز قلب	وسوال قلب
98	57	دیگر	دیگراست	ـ	است
99	57	واہل روح	واین اہل روح	ـ	این
100	57	دوم فنانی اسم محمد	فنانی اسم محمد	دوم	ـ
101	57	ماسویٰ اللہ است	ماسویٰ است	اللہ	ـ
102	57	ہرطرف	ہرطرفے	ـ	ـ
103	58	اسم اللہ ذات	اسم اللہ ذات است	ـ	است
104	58	طالب بصورت	طالب رابصورت	ـ	را
105	58	وابتدا	ابتدائے	و	ـ
106	58	فنانی محمد	فنانی اسم محمد	ـ	اسم
107	58	است۔ ہرکہ	ـ	ـ	وانتہائے راہ حضوری فنانی
108	58	چون طالب	طالب	چون	ـ
109	59	اسم اللہ ذات	ـ	اسم اللہ ذات	ـ
110	61	تقریر کند وگاہے آنصورت	تقریر کند۔ فی الوقت رجوع بہ "الی اللہ" استغفار توبہ کند	ـ	ـ
111	61	معاملات محاسبہ بانفس	معاملات نفس محاسبہ بانفس	ـ	ـ
112	64	گرددل اسم اللہ میدان	گرددل میدان	اسم اللہ	ـ
113	65	چہار	دو	ـ	ـ
114	65	طریق	طریقہ	ـ	ـ
115	66	عارفان باللہ	عارفان	باللہ	ـ
116	67	سبب	سبب است	ـ	است
117	67	رابابد	باید	را	ـ
118	67	مجلس محمدی ختم تمام است اول مجلس	مجلس محمدی درمقام ازل	ـ	ـ
119	67	بمقام	درمقام	ـ	ـ
120	68	رسدہر	رسیدو	رسدہر	رسیدہ

Marfat.com

121	68	بمجلس	بہ مرتبہ	بمجلس	-
122	69	لاتحزن حاصل شود	وتحزن بخش کند	حاصل شود	بخش کند
123	71	نبود طمع وحرص	نہ بود درو جود مبارک	-	درو جود مبارک
124	71	سرتا قدم راخوش بوئے	سرتاقدم وجود مبارک	-	وجود مبارک
125	72	نافع المسلمین باشد	نافع المسلمین	باشد	-
126	72	با مردم ودر باطن	بہ مردم عوام ودر باطن	-	عوام
127	73	تاکہ	تا آنکہ	-	-
128	73	کدام کہ	کدام است کہ	-	است
129	73	درقید قبض	در قبض قید	-	-
130	74	گردند	گردد	-	-
131	76	تمام عمر روحانی	روحانی تمام عمر	-	-
132	76	ہر کہ خواہد	ہر وقت کہ خواہد	-	وقت
133	77	ازآن است کہ	کہ	ازآنیست	-
134	77	ہیچ آگاہ ندارد	ہیچ آگاہی ندارد	-	-
135	77	شرح دعوت	اہل دعوت	شرح	اہل
136	78	اینچنین غالب	چنین صاحب دعوت	-	صاحب دعوت
137	78	تحقیقات	تحقیق	-	-
138	79	حرف دعوت آن است	حروف آنیست	دعوت	-
139	79	کشتہ بجز کامل	کشتہ نہ شود بجز عامل کامل	-	نہ شود۔ عامل
140	81	پنج گنج	ہفت گنج	پنج	ہفت
141	81	ہفتادہ	ہفت	-	-
142	81	بغیر آوردن جز ماسوی اللہ	آوردن بجز ماسوی اللہ	بغیر	-
143	82	تاکہ	تا آنکہ	-	-
144	82	کامل شد	شد کامل	-	-
145	82	قبر	بر	قبر	-
146	85	دعوت معظم	آن دعوت معظم	-	آن
147	86	خارجی راز	خارجی از	را	-
148	87	تاکہ	تا آنکہ	-	آن
149	87	جمعیت	شرح جمعیت	-	شرح

Marfat.com

150	87	جمعیت	بدان کہ جمعیت	-	بدان کہ
151	88	حرف	حروف	-	-
152	88	ونعمت ابد	مقام ابد	ونعمت	مقام
153	89	بمثل	مثل	-	-
154	90	رادونشان	رانشان	دو	-
155	90	اہل عبودیت	علما اہل عبودیت	-	علما
156	91	وحکم الہام	اول الہام	وحکم	اول
157	91	از وور خوف	از وور دل خوف	-	-
158	91	نیست	یست	-	-
159	92	مسلمان مومن	مومن مسلمان	-	-
160	92	اَلدُّنْيَا قَوْسٌ وَّ حَوَادِثُهَا سِهَامٌ	وَالْاِنْسَانُ فِيْهَا اِمَاجٌ	-	-
161	94	دم	درہم	-	-
162	96	خنزیر	اول شیطان	خنزیر	-
163	96	چہارم شرب	چہارم شرب شراب	-	شراب
164	96	دوازدہم ریا، سیزدہم حرص، چہاردہم حسد، پانزدہم کبر	یازدہم حرص دوازدہم حسد، سیزدہم ریا چہاردہم کینہ، پانزدہم کبر	-	-
165	97	براز رسیدہ	استاد مانند	براز رسیدہ	-
166	98	راقم آثم خادم الفقرا بہادر شاہ قادری سلطانی 26 رمضان شریف سابق متوطن حسوالی حال خانہ بدوش دیوا سنگھ والا تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فرمودا امید ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم	-	راقم آثم خادم الفقرا بہادر شاہ قادری سلطانی 26 رمضان شریف سابق متوطن حسوالی حال خانہ بدوش دیوا سنگھ والا تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فرمودا امید ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم	-

Marfat.com